UNIVERSAL LIBRARY
OU_224088
UNIVERSAL LIBRARY

پاداشِ عمل

جلد پنجم

انگریزی کے مشہور ناول "کنتھ" مصنفہ رینالڈز کا ترجمہ

جسے

مولوی محمد صدیق حسن صاحب سب ایڈیٹر دلگداز و دل افروز نے

فصیح و بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا

اور

مئی ۱۹۱۹ء سے جنوری سنہ ۱۹۲۰ء تک رسالہ دل افروز مین شائع ہوتا

اور بعد تکمیل مرتب ہو کر

باہتمام خاکسار حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز و دل افروز

سنہ ۱۹۲۰ء مین

دلگداز پریس لکھنؤ مین چھپ کے شائع ہوا

(جملہ حقوق محفوظ ہین)

قیمت

جمیع ناول ۵ ۱۲ جلد

۲۸۲۷
۱۱۹۰

سخن سنج! سخن سنج!!! سخن سنج!!!

یہ سہ ماہی رسالہ جنوری ۱۹۱۷ء سے جاری ہے حجم ۳۲ جز ہے مضامین نثر و نظم دونوں قسم کے ہوتے ہیں حصۂ نثر میں مسلمان فاتحان ہند کے مختصر تاریخ اور حصۂ نظم میں مشاہیر شعرا کی منتخب غزلیں اور مشہور نظمیں قیمت سالانہ مع محصول ڈاک رؤسا سے اُن کی فیاضی کے مطابق اور عوام سے فقط ۲؍ نمونے کے واسطے ۲؍ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

منیجر سخن سنج کٹرہ بزن بیگ خان۔ لکھنؤ

کارخانہ روض الریاحین لکھنؤ کا اعلیٰ عطر

(آپ ایک دفعہ آزما کے تو دیکھیں)

عطر کے لیے لکھنؤ مشہور ہے مگر افسوس ہے کہ جو عطر ہے وہ باہر والوں کو نہیں ملتا کیونکہ کہیں مال کی روانگی نوکروں کے ہاتھ ہے اور اُن کے دخل و فصل کا خمیازہ اُن غریبوں ہی کو اُٹھانا پڑتا ہے جو باہر سے منگوانے اور بے دیکھے خریدنے پر مجبور ہیں اور بعض اشتہار دینے والوں کی یہ حالت ہے کہ روپیہ کا مال دو کو اور کبھی چار کو بھیجدیتے ہیں۔ یہ عام خرابیاں دیکھ کے ہم نے ذمہ لیا ہے کہ باہر کے جو صاحب طلب فرمائیں اُن کے لیے معتبر اور مستند کارخانوں کے عطر اعلیٰ و [illegible] تیل وغیرہ خاص طور پر اہتمام کر کے مال بخوبی جانچ کے اور بکفایت خرید کر کے روانہ کر دیا کریں جس کا بہت اچھا اور قابل اطمینان انتظام کیا گیا ہے عطر کے شائق ایک بار امتحاناً منگوا کر دیکھ لیں کہ ہمارے ذریعہ سے اُنھیں کیسا اچھا عطر اور کن داموں کو ملتا ہے۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ بوجہ گرانی صندل عطروں کی قیمت میں ۸؍ فی تولہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور محصول اب بجائے ۴؍ سیر کے ۶؍ سیر ہو گیا ہے۔

عطروں کی فہرست حسب ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ [illegible]	عطر پانڑی فی تولہ [illegible]	عطر عروس فی تولہ [illegible]	عطر مہک پری فی تولہ [illegible]
،، موتیا [illegible]	،، بیلہ [illegible]	،، برگ حنا [illegible]	،، ناگیسر اصلی [illegible]
،، چنبیلی [illegible]	،، مٹی [illegible]	،، مجموعہ [illegible]	،، مخلوط عنبری [illegible]
،، کیوڑا [illegible]	،، راحت روح [illegible]	،، سہاگ [illegible]	،، روح گلاب اصلی [illegible]
،، خس [illegible]	،، جوہی [illegible]	،، اگر عرقی [illegible]	،، خس اصلی [illegible]
،، [illegible]	،، گلاب [illegible]	،، اگر عرقی [illegible]	،، پانڑی [illegible]
،، چمپا [illegible]	،، سنگترہ [illegible]	،، شہناز [illegible]	،، صد برگ [illegible]
،، مولسری [illegible]	،، سیوتی [illegible]	،، مخلوط آصفی [illegible]	

خوشبودار تیلوں کی فہرست ملاحظہ ہو

روغن چنبیلی فی سیر [illegible]	روغن بیلہ فی سیر [illegible]	روغن کیوڑا فی سیر [illegible]	روغن حنائی فی سیر [illegible]

اعلیٰ درجے کا خوشبودار بامزہ خوردنی تمباکو

زردہ تمباکو مشکی فی سیر [illegible]	قوام مشکی فی تولہ [illegible]	گولیاں تمباکو مشکی طلائی فی تولہ [illegible]
ایضاً زعفرانی ،، [illegible]	،، زعفرانی ،، ۴؍ ۲؍	،، نقرئی ،، ۱۰؍ ۸؍ بلا ورق ۴؍

نوٹ۔ درخواست آتے ہی ویلو پی ایبل روانہ ہوگا باردانہ مصارف ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز کٹرہ بزن بیگ خان۔ لکھنؤ

اٹھوان باب

قیدیون کا بھاگ جانا کس طرح ظاہر ہوا

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ قصر النڈیل مین کیا ہوا۔ مارکوس النڈیل نے وہ رات نہایت اضطراب مین بسر کی۔ تڑکے ابھی اندھیرا تھا کہ اُن کی آنکھ کھل گئی۔ فوراً بستر پر سے اُٹھے اور ایک چراغ ہاتھ مین لے کر پانی کے گھڑے کے پاس گئے۔ اور معلوم ہوا کہ صبح ہونے کو ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے اور ذرا جا کے ہاتھ مُنھ دھوے۔ لیکن ان کا ہر ہر عضو کانپ رہا تھا۔ دل مین کہا یا تو آج نہایت سخت سردی ہے اور یا مجھے اختلاج قلب کی شکایت ہو گئی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آج سردی زیادہ تھی۔ لیکن مارکوس النڈیل کا کانپنا فقط سردی کی وجہ سے نہ تھا۔ اُن کا دل ایک عجیب قسم کی بیقراری محسوس کر رہا تھا معلوم ہوتا کہ جیسے بیٹھا جاتا ہے۔ اُنھون نے بہت کوشش کی کہ یہ اثر میرے دل سے زائل ہو۔ لیکن اس مین کامیابی نہ ہوئی۔

مُنھ ہاتھ دُھونے کے بعد مارکوس نے چراغ ہاتھ مین لیا اور مسٹر اینگس وِنٹن کے کمرے کی طرف چلے کہ دیکھین بوڑھا داروغہ کنتھ کو پھانسی دلانے کے لیے اُٹھا یا نہین۔ مگر کمرے مین جھانک کے دیکھا تو اس کو خالی پایا۔ خیال کیا کہ مسٹر اینگس اُٹھ چکا ہے۔ اور اسی قتل کی تیاریون مین مصروف ہے۔ اب وہ گریشم اور ڈینونانٹ کے کمرے کی طرف گئے۔ اس مین اُنھون نے دیکھا کہ دونون انگریز اپنے بچھونون پہ غافل سو رہے ہین۔ لیکن چراغ کی روشنی پہونچتے ہی دونون جاگ پڑے۔ دونون اپنے بچھونون پہ اُٹھ کے بیٹھ گئے۔ چند لمحون تک

خوف و اضطراب کی نظروں سے مارکوس کی صورت دیکھتے رہے۔
ڈیوناٹ "لاٹ صاحب آپ ہی ہیں نہ؟ معاف کیجیے گا لیکن ——— "
مارکوس "بھلا یہ کون سی پوچھنے کی بات ہے؟" مگر دونوں انگریزوں کی خوف زدہ نظروں سے مارکوس سمجھ گئے کہ اُنھیں کیسے واقعات پیش آئے ہیں
ڈیوناٹ "(حمالی سے کر) "اوہ اب مجھے اطمینان ہوا۔ لاٹ صاحب معاف فرمائیے گا میں نے فوری طور پہ آپ کو نہیں پہچانا۔ اصل یہ ہے کہ اس چار دیواری کے اندر عجیب و غریب خواب نظر آیا کرتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہر شخص پریشان ہو جاتا ہے"
مارکوس "کیا تم بھی آج رات کو بہت پریشان ہوئے؟" یہ سوال مارکوس نے گرشیم سے کیا تھا۔
گرشیم "لاٹ صاحب۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ بڑے اطمینان سے سوتا رہا لیکن اب اس کے بیان کرنے سے کیا حاصل؟ میں سمجھتا ہوں کہ صبح ہو گئی۔ اگر ایسا ہے تو اب ہمیں زیادہ تر آیندہ معاملات پر غور کرنے کی ضرورت ہے"
ڈیوناٹ "(بستر سے اُٹھ کے) "بیشک میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ آج رات کے واقعات پھر یاد کروں۔ بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ اُنھیں شراب کے ایک خوش نما جام میں ڈبو دوں ع این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولے"
مارکوس "بے شک۔ میں ابھی ابھی شراب بھیجے دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ اپنے داروغۂ توشہ خانے کو حکم دیدوں گا کہ دو انگریزی وضع کے جوڑے جو بہت اعلیٰ درجے کے اور نہایت نفیس ہوں تمھارے پاس پہونچا دے۔ تاکہ تم دونوں اس رُتبے اور حیثیت کے بن جاؤ جس شان سے کہ تم لارڈ ڈنبار کے سامنے جاؤ گے۔ لیکن افسوس تم اس نوجوان کو پھانسی پہ چڑھتے نہ دیکھ سکو گے جسے تھیں نے گرفتار کر کے میرے پاس پہونچایا تھا"
ڈیوناٹ "جی ہیں تو اُس شراب کے پینے میں زیادہ لطف آئے گا۔ جس کے بھیجنے کا آپ نے وعدہ کیا ہے۔ اس کے سوا اگر تھوڑا سا ہرن کا گوشت یا اس قسم کی کوئی اور چیز بھی ہوتی تو بڑا مزہ آتا۔ اور وہ نوجوان کیا۔ اگر اسکاٹ لینڈ

کے سارے کنتھ لا کے پھانسی پر چڑھا دیے جائین تو بھی مین اُن کے پھانسی پر لٹکنے کو دیکھنا نہ پسند کرون گا۔"

مارکوس "جو تمھاری مرضی ہو۔ کپڑے اور ناشتہ دم بھر مین تمھارے پاس آجائیگا۔ اس کے علاوہ مین یہ بھی حکم دیدون گا کہ میرے اصطبل مین دو نہایت عمدہ گھوڑے تیار کر دیے جائین تا کہ ایک گھنٹے کے اندر اُن پر سوار ہو کے تم یہان سے روانہ ہو جاؤ۔"

یہ کہہ کے مارکوس الندل اس کمرے سے نکلے اور زینے سے اُتر کے بیرونی عمارت مین آئے۔ یہان سے اُنھون نے شراب۔ ہرن کا گوشت۔ کپڑون کے جوڑے بھجوائے۔ اور گھوڑون کے متعلق احکام نافذ کیے۔ اس کے بعد اُنھون نے دریافت کیا کہ کنتھ کے پھانسی دیے جانے کے متعلق ضروری تیاریان ہو چکین یا نہین۔ جواب ملا کہ فقط اینگس ونٹن کے آنے کا انتظار ہے اس لیے کہ قید خانے کے دروازون کی کنجیان اسی کے پاس ہین۔"

مارکوس "معلوم ہوتا ہے کہ اینگس ونٹن اُس کے لانے کو گیا ہے یقیناً وہ تہ خانے مین ہے چلو وہین چل کے دیکھین کیا کر رہا ہے۔"

اب صبح کی روشنی تاریکی پر غالب آتی جاتی تھی۔ مارکوس نے چراغ بجھا دیا۔ اور دس بارہ مسلح جوانون کے ساتھ بیرونی عمارت سے نکلے مگر تہ خانے کے دروازے پر پہونچ کے کیا دیکھتے ہین کہ اُس مین قفل پڑا ہوا ہے۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ کنتھ نے اس دروازے سے نکلتے ہی اِس مین قفل ڈال دیا تھا۔

مارکوس "اینگس تو یہان نہین ہے جاؤ اُسے تلاش کرو۔"

حکم ہوتے ہی چار پانچ جوان چارون طرف دوڑے۔ لیکن دس منٹ مین سب واپس آگئے اور کہا "بوڑھے داروغہ کا کہین پتہ نہین۔"

مارکوس "یہ تو عجیب بات ہے خیر کوئی اینگس ونٹن کے کمرے سے کنجیان ڈھونڈھ لائے۔"

اس حکم کی بھی تعمیل ہوئی۔ لیکن جو شخص اس کام کے لیے گیا تھا اُس نے چند منٹ مین خالی ہاتھ واپس آکر کہا "کنجیان بھی وہان نہین ہین۔

اور بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اینگس ڈنٹن آج رات کو اپنے بچھونے پر لیٹے ہی نہین۔ اِس بات پر مارکوس نے اُس وقت غور نہین کیا تھا جب وہ جلدی مین داروغہ کے کمرے مین گئے تھے۔

مارکوس:"این! کمبخت یہ بات کیا ہے؟ اچھا اس دروازے کو چیر ڈالو"

دروازہ بہت بھاری اور بھدا بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اُس مین آہنی سلاخین اور مضبوط کنڈیین بھی لگی ہوئی تھین۔ لیکن سپاہیون نے تیر مار مار کے اُسے بہت جلد چیر ڈالا۔ اب ایک چراغ لایا گیا اور مارکوس مع ہمراہیون کے تہ خانے مین اُترنے لگے۔ لیکن یہ بات اُن کے دل مین کھٹک گئی تھی کہ کوئی نہ کوئی آفت ضرور پیش آئے گی۔ سب سے نیچے کی کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کے مارکوس کو بہت تعجب ہوا اور اُن کا سارا جسم کانپنے لگا۔ فوراً کوٹھڑی مین گھسے اور دیکھا وہ پراسرار عورت غائب تھی۔ ایک کونے مین پانی ٹپک رہا تھا اور روٹی کے ٹکڑے زمین پر پڑے ہوئے تھے سڑا اور گلا ہوا پیال بھی اُسی طرح پڑا تھا۔ لیکن وہ عورت جسے اینگس ڈنٹن نے فاقہ کشی کی مصیبت سے مار ڈالنا چاہا تھا اُس کا پتہ نہ تھا۔

مارکوس:"دغابازی۔ بیشک کوئی نہایت ہی ذلیل دغابازی کی گئی"

یہ کہتے ہی وہ اِس کوٹھڑی سے نکلے مگر دماغ چکر کھا رہا تھا۔ تاہم مسلح جوانون کے ساتھ آگے بڑھے۔

وہ کمرہ جس مین کنتھ بند کیا گیا تھا مقفل تھا۔ یہ دیکھ کر پھر مارکوس کے دل مین ایک امید پیدا ہوئی۔ اور دل مین کہا "اگر وہ شخص یہان موجود ہے تو اس ذلیل بڑھیا کے نکل جانے کی پروا نہین۔ کنتھ کا خاتمہ ہو گیا تو یہ عورت اگر کچھ کہے گی بھی تو سمجھا جائے گا کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے"

اب تبردن کی مدد سے یہ دروازہ بھی توڑا گیا۔ اور جیسے ہی پٹ ہٹا زنجیرون کی کھڑکھڑاہٹ اور دردناک آہ وزاری کی آواز مارکوس کے کانون مین آئی۔

مارکوس کا چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا۔ مسکرائے اور دل ہی دل مین

کہنے لگے "خیر میرا قیدی موجود ہے وہ نہیں بھاگ سکا"، لیکن کوئی قلم کوئی لفظ اور کوئی خیال اُس عجیب و غریب حالت کو نہیں ظاہر کر سکتا جو مارکوس کے چہرے سے اس وقت ظاہر ہوئی جب چراغ کی روشنی میں اس کوٹھری کے اندر کنتھ کے نوجوان اور خوش نما چہرے کی جگہ وہ دیکھتے ہیں کہ بوڑھا داروغہ کھڑا ہوا ہے اور اُس کے چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی ہے۔

یہ دیکھ کے مارکوس کی زبان بند ہوگئی۔ کوئی لفظ اُن کے مُنھ سے نہ نکل سکا۔ بت بنے ہوئے خاموش کھڑے تھے۔ ہمراہی نوجوان نے کنتھ کی جگہ انگس ڈنٹن کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا تو اُن کی حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔

داروغہ۔ (ہاتھ جوڑ کے) "حضور مجھے معاف کیجیے۔ یہ سب میرا قصور ہے۔ جو کچھ کیا خود میں نے کیا اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیونکر ——"

دفعۃً مارکوس حقیقت سمجھ گئے۔ اس کا تو اُنھیں وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ انگس نے غداری کی ہوگی یا اُس نے خود کنتھ کو چھوڑ دیا ہو۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ قیدی کی جگہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ غرض مارکوس النڈیل کی سمجھ میں آگیا کہ انگس ڈنٹن سے سوتے میں یہ حرکت سرزد ہوئی۔ اور خدا نے اس ذریعہ سے کنتھ کی جان بچادی۔

مارکوس "(انگس کی طرف اشارہ کر کے) اس کو زنجیروں سے چھڑاؤ۔"

لیکن بوڑھے داروغہ کو ان بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے نجات دلانا آسان نہ تھا اس لیے کہ کنجیاں موجود نہ تھیں۔ مجبور ہونا پڑا کہ زنجیریں کاٹ کر اس کے جسم سے علیحدہ کی جائیں۔ اس کوشش میں انگس کے جسم پر کئی جگہ [illegible] لگ گئیں اور وہ زخمی ہو گیا۔ خدا خدا کر کے وہ قید سے چھوٹا لیکن [illegible] پاؤں تک خون بہ رہا تھا اور [illegible] سے وہ مارکوس کے ہمراہ [illegible]

چند منٹ تک نہایت خاموشی رہی۔ زینے سے نکلنے کے بعد

مارکوس اینڈیل کی وہ فوری پریشانی بھی رفع ہو گئی اور اُنھون نے حکم دیا کہ "پچاس نہایت تیز گھوڑے تیار کیے جائین اور پچاس سوار اُن پر بیٹھ کے ہر طرف روانہ ہون۔ اور نوجوان کنتھ کے تعاقب مین ڈھونڈین اور کوڑ دن کے استعمال کرنے مین کوتاہی نہ کرین شکاری کتے بھی چھوڑ دیے جائین۔ اور وہ بھی ان سوارون کے ساتھ جائین۔ اگر وہ باغی نوجوان مل جائے تو اُسی مقام پر بغیر اس کے کہ ایک لفظ بھی اُس کی زبان سے نکلے قتل کر ڈالا جائے۔ اور جو شخص کنتھ کی لاش لائے گا اُسے ایک ہزار اشرفیان انعام مین ملین گی۔"

پندرہ منٹ کے اندر پچاس گھوڑے تیار ہو گئے۔ اور پچاس آدمی ان پر سوار ہو کر کنتھ کی تلاش مین قصر اینڈیل کے پھاٹک سے نکلے۔ چھ شکاری کتے بھی اُن کے ساتھ تھے۔

اس کارروائی کے بعد مارکوس نے اینگس سے کہا "دیکھو اب ہم نے اس خرابی کا امکانی علاج کر لیا ہے جو تمھاری وجہ سے پیش آگئی تھی۔"

اینگس "حضور مجھے تو اپنی اس حرکت پر اتنا صدمہ ہے کہ جی چاہتا ہے اپنے آپ کو قصر کے برج کے اوپر سے سر کے بل نیچے گرا دون لیکن حضور جانتے ہین کہ یہ حرکت مین نے جان بوجھ کر نہین کی۔"

مارکوس "نہین نہین۔ یہ تو مین بخوبی سمجھتا ہون۔ اور اسی وجہ سے مین نے تمھین کسی قسم کا الزام بھی نہین دیا۔ مجھ کو یقین ہے کہ کنتھ بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ اب حکم دو کہ بگل بجایا جائے تاکہ سب جوان اور سپاہی تیار ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ اُنھین لے کے بہت جلد روانہ ہو جاؤن۔"

اینگس "تو کیا آپ کنتھ کے تعاقب کے نتیجے کا انتظار نہ کرین گے؟"

مارکوس "نہین۔ اِس کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ اُس کے بھاگ جانے کی وجہ سے یہ بات بہت ضروری ہو گئی کہ مین اُس کے مددگارون یعنی گلن گال باپ بیٹون کا جلد سے جلد خاتمہ کر دون۔ اُدھر میک آلپین بھی میرا انتظار کر رہے ہون گے۔ گر تشیم اور ڈیونالڈ بھی ایک خاص غرض کے لیے روانہ ہونے والے ہین۔

انیگس: "بیشک حضور کا خیال بہت ٹھیک ہے۔ واقعی یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ اپنی فوجوں کے ساتھ فوراً روانہ ہو جائیں۔ اور کنتھ اور اس کے مددگاروں کو جس قدر جلد ممکن ہو تباہ کر دیں۔ لیکن اس پاگل عورت کے متعلق کیا کیا جائے؟"

مارکوس: "اگر کنتھ گرفتار ہو گیا تو مجھے اس کی کچھ پروا نہیں۔ تم یہیں قصر میں ٹھہرو۔ اگر تمھیں کنتھ کی یا میرے کسی اور معاملے کی کچھ خبر ملے تو فوراً ایک تیز رو قاصد کو دوڑا دینا۔ اور ایک خط لکھ کے میرے پاس بھیجنا۔ میں تمھارے پاس اس رقم کو بھی چھوڑ جاؤں گا جس کا کنتھ کے لاش لانے والے کے لیے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور یہ سن کر میں بہت خوش ہوں گا کہ وہ رقم تمھارے ہاتھ سے کسی کو مل گئی۔"

یہ مختصر گفتگو بجائے سواروں کے روانہ ہو جانے کے بعد سے صحن میں ہوئی۔ مارکوس اور داروغہ کی گفتگو کا سلسلہ جاری تھا کہ گرلشیم اور ڈیونائٹ آپہونچے جن کو کنتھ کے نکل جانے کی خبر پہنچ گئی تھی جس کی مارکوس اور داروغہ کے چہرے دیکھتے ہی انھیں تصدیق ہو گئی۔

گرلشیم: "یہ بہت برا ہوا۔ لیکن آخر واقعہ کیا پیش آیا؟ ہر شخص اس وقت میں پریشان ہے۔ اور کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔"

مارکوس: "اس میں مشکل ہی کیا ہے؟ بڑی آسانی سے سمجھ لیا جا سکتا ہے۔ رات کو انیگس وٹمن اس دغا باز قیدی کے پاس کھانا لے کے گیا۔ چونکہ وہ ایک وحشی درندے کی طرح دیوار میں بندھا ہوا تھا اس سبب سے وٹمن اس کے قریب تک چلا گیا اور ——"

گرلشیم: "ہاں میں اب سمجھ گیا (وٹمن سے) وہ نوجوان ایک شیر کی طرح تم پر جھپٹ پڑا۔ اور بجائے اس کے کہ تمھیں کھا لیتا تمھیں اپنی جگہ باندھ کر بٹھا دیا۔ پھر اس کے بعد کنجیوں کا حاصل کر لینا اور قصر سے نکل جانا نہایت آسان کام تھا۔ کیوں یہی ہوا نہ؟"

داروغہ: "بالکل یہی۔"

ڈیونانٹ "لیکن مجھے امید ہے کہ وہ دغاباز قیدی بہت جلد پکڑ لیا جائیگا۔ لاٹ صاحب کیا اب بھی آپ اپنی اس تجویز پر مستقل ہین کہ فوج کے ساتھ روانہ ہوجائین گے؟"

مارکوس "بے شک اِس معاملے مین کسی تبدیلی کی ضرورت نہین۔ مین تمھین روانگی پر آمادہ دیکھ رہا ہون۔ لہذا مجھے بھی کسی تاخیر کی ضرورت نہین"

گرلشیم "بے شک ہمارے گھوڑے تیار ہین اور ہم کپڑے بھی پہن چکے ہین اور فقط اِس قدر آپ سے پوچھنے کو آئے ہین کہ کوئی اور کام تو نہین ہے"

مارکوس "نہین کوئی نہین اور اِس کے بتانے کی کوئی ضرورت نہین کہ اگر کنتھ تمھین مِل جائے تو اُس پر کسی قسم کا رحم نہ کرنا۔

ڈیونانٹ "لاٹ صاحب آپ بالکل اطمینان رکھین ہم خود ہی اِس کوشش مین لگے ہوئے ہین کہ آپ کا راستہ دشمنون سے صاف کردین۔ بس اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہین۔ اور جب آپ سے دوبارہ ملاقات ہوگی تو خدا کرے مجھے آپ کو اس بات کی مبارکباد دینے کا موقع ملے کہ آپ کے سب دشمن پامال ہوگئے"

گرلشیم "مین بھی اس کا آرزومند ہون"

یہ کہہ کے دونون انگریز رخصت ہوئے۔ تیز گھوڑون پر سوار ہوکے قصر اِنڈل سے باہر نکلے۔ اور دونون مین سے ایک کو بھی محل کے چھوٹنے کا افسوس نہ تھا۔ کیونکہ یہان کی راتین انھین نہایت ہی تکلیف دہ نظر آتی تھین۔

گرلشیم اور ڈیونانٹ کے روانہ ہوجانے کے بعد مارکوس نے حکم دیا کہ فوراً بگل بجائے جائین تاکہ میرے بہادر سپاہی تیار ہوجائین۔

اس وقت وہ شخص جس نے پھانسی تیار کی تھی نہایت ادب کے ساتھ مارکوس کے قریب آیا۔ اور بڑے ادب کے ساتھ پوچھا "کیا اب یہ پھانسی اُتار ڈالی جائے؟"

مارکوس اس کا جواب اثبات مین دینے والے تھے لیکن

اپنی قسم اور اپنا وہ عہد یاد آ گیا جو رات کو کیا تھا۔ ساتھ ہی اُن کی زبان بند ہو گئی۔ اور اُن پر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ کانپنے لگے۔ یہ یاد کر کے کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ پھانسی اُس وقت تک نہ اُتاری جائے گی جب تک ایک آدمی کی جان نہ لے لے انھیں بڑا خوف معلوم ہوا۔ نہ اپنے اِس عہد کو وہ توڑ بھی سکتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ قسموں اور عہدوں کو اِس قدر اہمیت دی جاتی تھی کہ اب ہماری سمجھ میں بھی نہیں آ سکتی۔ اگر کسی شخص کی جان معرضِ خطر میں ہوتی جب بھی وہ اپنے عہد کے توڑنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

اِس وقت بھی وہی عجیب و غریب خوف مارکوس کے دل میں پیدا ہوا۔ لہٰذا اُنھوں نے بڑھئی کو جواب دیا: نہیں اِس پھانسی کو اب ہاتھ نہ لگاؤ۔ اسی طرح قائم رہنے دو۔ میں قسم کھا چکا ہوں کہ اِس پر ایک آدمی کی لاش ضرور لٹکے گی۔ میرا مجرم اگر زندہ یہاں تک نہ آیا تو اُس کی لاش ہی کو منگوا کے میں اِس میں لٹکا دوں گا۔ لہٰذا اسے اسی طرح برقرار رہنے دو۔ بڑھئی مارکوس النڈیل کے پُرجوش الفاظ اور نظروں سے خوف زدہ ہو گیا۔ اور بغیر کسی قسم کا جواب دیے چلا گیا۔ اِس واقعے کو چند منٹ گزرے ہوں گے کہ قصر النڈیل میں جنگی بگل کی آواز گونجنے لگی۔

آدھ گھنٹے کے اندر قصر کے پھاٹک میں سے ایک جلوس نکلنا شروع ہوا۔ جس میں پندرہ سو جنگجو بہادر تھے۔ سب سر سے پاؤں تک مسلح اور اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں جان دینے کے لیے تیار تھے۔ جنگل کے قریب پہونچ کے لارڈ النڈیل کے چند اور سپاہی بھی اِس فوج میں شامل ہوئے کیونکہ وہ لوگ قصر کے اندر نہیں ٹھہر سکتے تھے اور اُنھوں نے اپنا پڑاؤ باہر ڈال دیا تھا۔ اب اِس فوج کی تعداد تقریباً دو ہزار ہو گئی تھی۔ یہ سب مارکوس النڈیل کے جھنڈے کے نیچے قوالوں کا گانا سنتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ فوج کے آگے تین سو سوار تھے۔ جو زرہ بکتر پہنے تھے۔ اور مدافعت کے اسلحہ کے علاوہ اُن کے پاس بندوقیں بھی تھیں۔ اِس رسالے کے بعد سترہ سو بہادر پیدل فوج تھی۔ سب ایک ہی قسم کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ اُن کے

بائین ہاتھ مین ڈھالین تھین۔تیر کمان پیٹھ مین لگے تھے۔ بائین پہلو مین ایک ایک تلوار لٹک رہی تھی اور ہر سپاہی کی پیٹی مین ایک خنجر تھا۔ یہ فوج تھی جس کو مارکوس انگلینڈ کی ملک مین باہمی لڑائی شروع کرنے کے لیے لے کر چلے۔

جب یہ فوج قلعۂ ہیک آلبین کے قریب پہونچی تو دونون ہیک آلبین بھی اپنی فوج کے ساتھ اس مین شامل ہو گئے۔ہیک آلبین بہادر دن کی تعداد ایک ہزار تھی۔ لہذا یہ فوج جو لارڈ ڈگلن گائل اور ڈنبار کے مقابلے کے لیے جا رہی تھی اب اُس کی مجموعی تعداد تین ہزار تھی۔

مارکوس اور ہیک آلبین بھائیون مین معمولی صاحب سلامت ہوئی اور اُس کے بعد سر انڈلف نے کہا۔ "لارڈ صاحب آخر آپ نے کنیتھ کو پھر چھوڑ دیا اور وہ آپ کے قبضے مین آکر نکل گیا۔خدا کی قسم اس نوجوان کی عجیب و غریب زندگی ہے۔پھانسی اور خنجر کسی چیز سے اُس کا خاتمہ نہین ہو سکتا۔ اور قید خانہ ہو یا تنگ و تاریک کوٹھری۔زنجیرین ہون یا بیڑیان کوئی چیز ہو وہ سب سے نکل جائے گا۔معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے اُس کی مدد دیتے ہین۔ ابھی ہمین آپ کے دوسرا رسٹلے تھے جن کے ساتھ ایک نہایت عمدہ شکاری کتا تھا۔اُنھین سے ہمین اس واقعے کا حال معلوم ہوا۔"

مارکوس۔ "ہان یہ عجیب و غریب واقعہ ہے۔لیکن مجھے امید ہے کہ وہ دغاباز نوجوان بہت جلد گرفتار ہو جائے گا۔اور اب گرفتار ہوتے ہی قتل کر ڈالا جائے گا۔"

انڈلف۔ "(مسکرا کے) "گرفتاری کے ذکر سے مجھے یاد آیا کہ آج صبح کو مین نے بھی ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔"

سر ایتھم۔ "ایک نہین دو۔کیونکہ وہ دو آدمی ہین۔"

مارکوس۔ "وہ کون ہین؟"

انڈلف۔ "وہی دونون۔گلبرٹ اسلحہ ساز اور نوجوان جافرے خدمتگار۔"

مارکوس۔ "آہ وہ ہین۔یقیناً یہان وہ کسی نہ کسی دغابازی اور شرارت کے لیے آئے ہون گے۔لیکن وہ ہین کہان؟ اور آپ نے اُنھین کیسے پکڑا؟"

انڈلف "میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب پہلے دونگا۔ میرا بھائی آتھیو اور میں اپنے تین چار ہمراہیوں کے ساتھ ان لوگوں کے جھونپڑوں کی طرف جا رہے تھے جن کے متعلق ہمیں شبہ تھا کہ فوج میں داخل ہونے میں کمی کر رہے ہیں۔ ہم ایک تنگ راستے سے گزر رہے تھے کہ گلبرٹ اسلحہ ساز اور نوجوان جافرے مل گئے۔ اس نوجوان خدمتگار سے مجھے خاص طرح کی کد ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اُس بڈھے مجرم مارمور کے ساتھ وہی قلعۂ میک آلپین میں آیا تھا"

مارکوس "ہاں ہاں مجھے یاد آگیا۔ یہ جافرے وہی ہے جس سے اُس رات کو آپ نے کینن گیٹ میں کنیتھ کا خط چھین لیا تھا۔ غالباً وہ اور اسلحہ ساز دونوں یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ارل گلن گائل قصر لنڈسے میں موجود ہے۔ اسی خیال اور دھن میں وہ اُس طرف جا رہے ہوں گے"

انڈلف "نہیں بلکہ وہ اُس طرف سے آ رہے تھے"

مارکوس "اور آپ نے اُنھیں کیا کیا؟"

انڈلف "کچھ نہیں سوا اس کے کہ اُن کو گرفتار کر لیا۔ اصل یہ ہے کہ ہم روانگی کی تیاریوں میں اس قدر مصروف تھے کہ اِن دونوں قیدیوں کے متعلق کوئی حکم فیصلہ نہیں کر سکے۔ چنانچہ وہ ہماری فوج کے پیچھے سخت پہرے میں ہیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اور جب تک ہم اُن کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ ہی رہیں گے"

مارکوس "بہتر ہے۔ اصل یہ ہے کہ متلاطم و ناپیداکنار سمندر جس میں ہم بڑی بڑی مچھلیوں کے لیے جال ڈال رہے ہیں اُس میں کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہیں"

جتنی دیر میں یہ باتیں ہوئیں میک آلپین کے ہمراہی مارکوس اینڈلف کی فوج کے پیچھے مرتب ہو گئے۔ اس انتظام کے بعد مارکوس اور دونوں میک آلپین بھائی اِس فوج کے آگے ہو کر اُس وسیع اور بڑی سڑک پر ہوئیے جو قصر گلن گائل کو گئی ہے۔ اور وہ قلعہ یہاں سے پچاس میل کے فاصلے پر واقع تھا۔

آدھی مسافت ایک ہی دن میں طے ہو گئی۔ اور شام کے وقت یہ فوج ایک ایسے قصبے میں پہونچی جس کے باشندوں نے جدید نیابت کی طرفداری کا اعلان

کر دیا تھا۔ لہذا اُنھون نے انسٹڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوجون کا نہایت خوشی کے ساتھ استقبال کیا اور اُن کی بڑی خاطر تواضع کی۔ لیکن اسی قصبے مین چند لوگ ایسے بھی تھے جو دل سے لارڈ گلن گائل کے طرفدار تھے چونکہ یہ بات غیر ممکن تھی کہ اس فوج کشی کا مقصد پوشیدہ رہ سکے۔ لہذا کسی نہ کسی طرح اُنھین معلوم ہو گیا کہ یہ فوج ارل گلن گائل کے مقابلے پر جا رہی ہے۔ اس قصبے کا سردار الائی خفیہ طریقے پر ارل گلن گائل کا طرفدار تھا۔ لہذا اُس نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر بٹھا کے فوراً قصر گلن گائل کی جانب روانہ کر دیا تاکہ ارل کو اُن کے دشمنون کی فوج کشی کا حال پہلے سے معلوم ہو جائے۔

یہ قاصد تو رات گئے روانہ ہو سکا۔ کیونکہ جلد روانہ ہونے مین لوگون کو شبہ کرنے کا موقع مل جاتا تاہم یہ خیال کیا گیا کہ یہ قاصد دوپہر تک قصر گلن گائل مین پہونچ جائے گا۔ اور یہ فوج کسی حال مین شام سے پہلے وہان نہین پہونچ سکتی لہذا ارل کو چند گھنٹے پہلے مل جائین گے تاکہ اپنے دشمنون کا سرگرمی کے ساتھ استقبال کر سکین۔

گلبرٹ سٹورساز اور جافرے دونون میک آلپین کے ہمراہیون مین قید تھے اور وہ لوگ نہایت سختی کے ساتھ اُن کی نگرانی کر رہے تھے۔

اُناسیوان باب

قصر ڈنبار

اب ہم اپنے ناظرین کو قصر ڈنبار مین لیے چلتے ہین۔ یہ ایک گاتھک وضع کی پرانی عمارت تھی اور اُس کے برج ویسے ہی چھدرے اور منقش بنے ہوئے تھے جیسے کہ اس زمانے کے قلعون مین بنائے جاتے تھے۔ یہ قصر ایک بلندی پر تعمیر کیا گیا تھا۔ لہذا وہان سے چارون طرف کا میدان دور تک نظر آ سکتا تھا۔ یہان سے تقریباً بارہ میل کے فاصلے پر اُس سے بڑا اس سے بدرجہا زیادہ قدیم اور اس سے زیادہ مضبوط قصر گلن گائل تھا۔

لارڈ ڈنبار کی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور اُن کی فقط ایک اولاد تھی۔ اُن کا بیٹا جو اُن کا وارث تھا اُس کی عمر اٹھارہ برس کی تھی۔ لیکن وہ آج کل اپنے اُستاد کے ساتھ انگلستان کے دارالسلطنت میں تکمیل علم کی غرض سے گیا ہوا تھا۔ لہذا لارڈ ڈنبار اپنے قصر میں اکیلے تھے۔ یعنی اپنی فوج اپنے متعلقین اور اپنے خدمتگاروں کے علاوہ کوئی عزیز و قرابت دار اُن کے پاس نہ تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسٹرلنگ کے واقعہ کے بعد لارڈ ڈنبار قصر لنڈسے میں گئے تھے تاکہ ارل گلن گائل کو اِن واقعات کی خبر کر دیں۔ لیکن چند روز کے بعد وہ اپنے قصر میں چلے آئے۔ اور ارادہ کیا کہ اس میں خاموش بیٹھے رہیں۔ اور دیکھیں کہ آئندہ کیا واقعات پیش آتے ہیں۔ اسی اثنا میں لارڈ ڈنبار نے سخت کوشش کی کہ اپنی قوت کو جہاں تک ممکن ہو بڑھائیں اور خفیہ طریقے پر اپنی رعایا میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ اگر محکمہ نہایت قوت سے کام لینا چاہے تو اُس کا مقابلہ کیا جائے۔ اس طرح اگرچہ وہ بظاہر کسی بغاوت یا دشمنی کو نہیں ظاہر ہونے دیتے تھے لیکن اندر ہی اندر اُنھوں نے سب طرح کے انتظام کر لیے تھے اور ہر بات کے لیے تیار تھے۔ اُنھوں نے سامان رسد اور غلے کے بہت سے بوجھ رات کی تاریکی میں اپنے قصر کے اندر جمع کر لیے۔ اپنی رعایا میں اسلحہ تقسیم کر دیے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اُن کی ایک بہت بڑی فوج نالے کے کنارے ایک نہایت مناسب مقام پر جمع تھی اور ایک رسالہ بھی خفیہ طریقے پر مرتب کر لیا گیا تھا۔ لارڈ ڈنبار نے اپنی ان سب کارروائیوں کا حال لارڈ گلن گائل کو لکھا۔ جب لارڈ ملکم نے اس خط کو دیکھا تو وہ اپنے باپ سے اصرار کرنے لگے کہ آپ بھی اپنے قصر میں چل کے اسی طریقے کو اختیار کریں۔ دراصل یہی وجہ تھی کہ خاندان گلن گائل قصر لنڈسے سے رخصت ہوا اور اپنے آبائی مکان میں آ گیا۔ یہ لوگ اپنے قصر میں اُسی دن شام کو پہونچے ہیں جس دن ٹریشم اور ڈیوانٹ نے کینتھ کو گرفتار کیا تھا۔ دوسرے دن جو ہمارے نوجوان بہادر کو قصر لنڈسے میں گزرا لارڈ ڈنبار اور گلن گائل میں موجودہ واقعات کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں دونوں میں ایک عہدنامہ ہو گیا جس کی رو سے وہ ایک دوسرے کے

مدد و معاون بن گئے۔ لیکن موجودہ مصالح وقتی کے خیال سے وہ رسم نہین ادا ہوئی جو مارکوس النڈیل اور نہیک آلبین کے معاہدے کے وقت ادا کی گئی تھی۔

دوسرے دن صبح کو ۹ بجے دو سوار جو نہایت عمدہ کپڑے پہنے ہوے تھے قصر ڈنبار کے پھاٹک پر آئے۔ گو کہ اُن کے ہمراہ کوئی خدمتگار یا سائیس نہ تھا۔ پھاٹک پر آکے اُنھون نے خواہش کی کہ "اِس قصر کے مالک موجود ہون تو ہم اُن سے ملنا چاہتے ہین"۔ دربان نے پوچھا "مین لارڈ صاحب کو آپ کا کیا نام بتاؤن؟" دونون مین جو زیادہ معمر نظر آتا تھا۔ بولا "کہدینا کہ ہم دو شریف انگریز ہین اسکاٹلینڈ مین محض تفریح کی غرض سے آنا ہو گیا۔ لیکن لارڈ ڈنبار سے اس وقت ایک ضرورت سے ملنا چاہتے ہین۔ تم ہمارے نام لارڈ صاحب کو بتا سکتے ہو۔ کہدینا کہ ماسٹر گریشم متوطن ڈڈل سکس اور ماسٹر ڈیونانٹ متوطن لندن آپ کی خدمت مین باریاب ہونا چاہتے ہین۔" دربان چلا گیا۔ اور جیسے ہی وہ نظر سے اوجھل ہوا گریشم نے ڈیونانٹ سے کہا "دیکھو مین نے کس خوبی سے اپنے نامون کے ساتھ ڈڈل سکس اور لندن لگا دیا۔ اسکاٹلینڈ کے اُمرا بڑے مغرور ہوتے ہین۔ اور جب تک نام کے ساتھ کوئی خاص خطاب نہ لگا ہو اُن کی نظر مین کوئی نہین جچتا۔"

ڈیونانٹ "دوست گریشم مجھے تمھاری اِس راے سے اتفاق نہین ہے مین تو دیکھتا ہون کہ اسکاٹلینڈ کے اُمرا بڑے ہوشیار اور چالاک ہین۔ یہ تو آدمی کی صورت دیکھتے ہی پہچان جاتے ہین کہ کس پاے کا آدمی ہے۔ بہرحال لارڈ ڈنبار اس وقت ہمارے نامون پر زیادہ غور نہ کرین گے۔ بلکہ وہ تو یہ دیکھین گے کہ ہماری تلوارین کتنی لمبی ہین۔"

گریشم "خیر جو کچھ ہو دیکھا جائے گا۔ لیکن یہ قصر بہت تنگ و تاریک معلوم ہوتا ہے۔"

ڈیونانٹ "لیکن قصر النڈیل سے تو زیادہ تاریک و ہیبتناک ہرگز نہ ہو گا۔ پرسون رات کے خوفناک واقعات تو مین زندگی بھر نہ بھولون گا۔ اس وقت تک یہ بات ہماری سمجھ مین نہین آئی کہ وہان رات کو ہم خواب دیکھ رہے تھے یا ہشیار تھے۔ اُنو وہ خوفناک کراہنے کی آواز! اور وہ ہیبتناک ڈھانچہ جو پادریون کے

لباس میں چھپا ہوا تھا۔"

گرشیم "بس بس۔ کم سے کم میں تو منع کر چکا ہوں کہ اُن مہیب واقعات کو نہ یاد دلاؤ۔"

ڈیونانٹ "لیکن اس کو کیا کروں کہ مجھے وہ واقعات کسی طرح بھولتے ہی نہیں۔ ہر گھنٹے میں کم سے کم دس بارہ دفعہ وہ سب باتیں نظر کے سامنے پھر جاتی ہیں۔ اور نہ مجھے بڈھے داروغہ کی خوفناک شکل بھولتی ہے جب وہ سوتا ہوا ہمارے کمرے میں گھس آیا تھا۔ گرشیم وہاں کے مقابلے میں کل کی رات کیسے آرام سے بسر ہوئی! گو کہ وہ جھونپڑی جس میں ہم ٹھہرے تھے بہت چھوٹی تھی لیکن وہاں کی ہر چیز معلوم ہوتا تھا کہ جیسے جنت سے آئی ہے۔ اور قصر اننڈیل کے مقابلے میں ——"

گرشیم "چپ رہو۔ کہیں کوئی سُن نہ لے۔ یاد رکھو کہ ہمیں بہت بڑا کام کرنا ہے۔ کیونکہ اسی کی کامیابی پر ہماری تنخواہوں اور خطابوں کا دارومدار ہے۔"

ڈیونانٹ "بے شک اور ہمیں اس کام میں بہت جلدی کرنی چاہیے۔ انگلینڈ اور میک آیین کی متحدہ فوجیں آج ہی شام کو اس احاطے میں داخل ہو جائیں گی۔"

اب ان دونوں انگریزوں نے پھاٹک کی سلاخوں میں سے دیکھا کہ دربان واپس آ رہا ہے۔ لہذا فوراً زبان روک لی۔ دربان نے ایک اور آدمی کو بلایا۔ اور اُس کی مدد سے بھاری پھاٹک بلند کیا گیا۔ دونوں انگریزوں نے فوراً اپنے گھوڑے بڑھائے اور قصر ڈنبار کے اندر داخل ہوئے۔ ایک خدمتگار ان کے قریب آیا اور ادب سے سلام کرنے کے بعد کہا "تشریف لائیے۔"

ناظرین کو یاد ہو گا کہ گرشیم اور ڈیونانٹ نے قصر اننڈیل سے روانہ ہوتے وقت انگریزی وضع کے کپڑے پہن لیے تھے۔ جس کی وجہ سے بظاہر وہ نہایت معزز نظر آتے معلوم ہوتا کہ کسی دربار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور فنون جنگ سے بھی واقف ہیں۔ خدمتگار ایک ڈیوڑھی میں گزر کر کے انھیں چھوٹے صحن میں لے گیا۔ اس کے بعد ایک اور پھاٹک ملا جس کے اندر بڑا صحن تھا۔ اور اُسی کے بیچ میں قصر کی اصلی عمارت تھی۔ راستے میں جتنے نوکر خدمتگار اور پہرے والے ملے سب نے بہت ادب سے جھک کے سلام کیا۔

اندرونی عمارت مین پہونچ کے وہ ایک کمرے مین سے گذرے جس مین جھنڈون کے پھریرے اور زرہ بکتر کے جوڑے لٹک رہے تھے۔ وہان سے ایک پتھر کے زینے پر چڑھ کے وہ ایک خوشنما کمرے مین آئے جس مین لارڈ ڈنبار بیٹھے اُن کا انتظار کر رہے تھے۔ لارڈ صاحب کی خدمت مین چند اور ملازمین بھی حاضر تھے جو کسی قدر معزز درجہ رکھتے تھے۔ لیکن گرنشیم کی زبان سے یہ سُن کے کہ مین آپ سے علحدہ کچھ باتین کرنا چاہتا ہون لارڈ صاحب نے اُن سب کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔

اُن کے جانے کے بعد لارڈ ڈنبار نے کہا "آپ کے نام گرنشیم اور ڈیونانٹ ہین۔ اور یہ صحیح ہے کہ آپ انگریزی قوم سے تعلق رکھتے ہین؟"

گرنشیم "جی حضور۔ ہم دولتمند تھے اور معزز خاندانون سے تعلق رکھتے ہین۔ انگریزی دربار مین ہم نے نام بھی بڑا پیدا کیا تھا۔ لیکن حضور جانتے ہون گے کہ دولت کے پر ہوتے ہین۔ اور وہ اُڑ جاتی ہے۔ اسی طرح درباری اعزاز بھی انقلاب پذیر ہوا کرتا ہے۔ کسی وقت آپ دیکھین گے کہ روشنی ہے۔ اور دھوپ نکلی ہوئی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھیے تو بادل گھِر آیا اور تاریکی ہو گئی۔ خاندانی اعزاز زینت اور زیبائش کے لیے تو بہت بھلا ہوتا ہے۔ لیکن خالی معدے کو کسی طرح نہین بھر سکتا۔"

ڈیونانٹ "حضور میرے رفیق اپنے حال کو بخوبی نہین ظاہر کر سکتے۔ لہذا مین چاہتا ہون کہ صاف صاف عرض کر دون۔ ہم دو شریف انگریز ہین۔ اپنی تلوارون کے سوا اب ہمارے پاس کوئی چیز نہین باقی رہی۔ لہذا چاہتے ہین کہ اُنھین سے کام لین۔ اسکاٹلینڈ مین ہم فقط سیر کرنے آئے تھے۔ مگر اڈنبرا مین ہم نے ایسی بے جگری سے خرچ کیا کہ پاس کچھ نہ رہا۔ اور اب اِس بات کا موقع ڈھونڈھ رہے ہین کہ کوئی شریف اور فیاض شخص ہمین اپنے پاس رکھ لے۔ تاکہ اُس کی طرف سے ہم شجاعت و شرافت کا جوہر دکھا سکین۔"

ڈنبار "مین آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ لیکن قبل اِس کے کہ کچھ اور کہون مین آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہون کہ آپ نے مجھی سے یہ درخواست کیون کی؟"

گرنشیم "زمانے کی حالت دیکھو اگر کوئی شخص صورت و تعات نہ سمجھ جائے تو بڑا بیوقوف ہے۔ اِس بات کو ہر شخص سمجھ رہا ہے کہ اسکاٹلینڈ کی مختلف جماعتون مین

عنقریب جھگڑا ہونے والا ہے۔ مین اور میرے لائق دوست ماسٹر ڈونانٹ دونون اس نتیجے کو پہونچے ہین کہ جدید نیابت اور آرل گلن گائل کے دوست عنقریب ایک دوسرے کے مقابل ہتھیار اُٹھانے پر آمادہ ہو جائین گے۔ اس خیال سے ہم بھی اپنی تلوارون سے کام لینے پر آمادہ ہوے۔ بسبب بھے سچے ہم اپنی خدمتین اُسی جانب پیش کرتے ہین جس گروہ سے ہمارے دلون کو ہمدردی ہے کیونکہ ہمارے خیال مین یہی جماعت زیادہ فیاض ہے اور قوم کو عظیم الشان فائدہ پہونچانے کے لیے بھی زیادہ مناسب ہوگی۔ اسی وجہ سے ہم آپ کی خدمت مین حاضر ہوے ہین"

لارڈ ڈنبار "لیکن آپ پہلے ارل گلن گائل کے پاس کیون نہین گئے؟ یہ تو آپ جانتے ہین کہ وہی اس جماعت کے سردار ہین"

گرسٹیم "حضور ہم تو اسی خیال سے آپ کے پاس آئے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ ارل گلن گائل کی حالت آج کل بہت نازک ہو رہی ہے۔ اور وہ ہر کام مین پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہون گے۔ کیونکہ دشمن اُن کے ہر خفیف معاملے کو بھی بدگمانی کی نظر سے دیکھ رہے ہین لہذا میری اور میرے لائق دوست ماسٹر ڈونانٹ دونون کی یہ راے قرار پائی کہ سب سے پہلے ہم آپ کی خدمت مین حاضر ہون۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے آپ آرل گلن گائل کے پکے دوست ہین۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہون کہ ہم براہ راست ارل کے پاس چلے جائین تو ہمین اس مین بھی کوئی عذر نہین ہم فوراً قصر گلن گائل کی طرف روانہ ہو جائین گے۔ جس کی نسبت ہم نے سنا ہے کہ یہان سے فقط چند میل کے فاصلے پر واقع ہے"

لارڈ ڈنبار "آپ کی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہایت صاف طبیعت کے لوگ ہین۔ غالباً آپ کے پاس کچھ ایسی تحریرین بھی ضرور ہون گی جن سے آپ کے حالات کی تصدیق ہو سکے"

گرسٹیم "بیشک موجود ہین۔ اچھا ہوا کہ ہم نے اپنی حیثیت کو کچھ زیادہ بڑھا چڑھا کے نہین بیان کیا تھا۔ اس وقت تک تو ہمارے خیال مین تھا کہ ہماری ظاہری شکل و صورت ہی ہماری شرافت کا ثبوت دینے کے لیے کافی ہے۔ گر غنیمت ہوا کہ اُن لوگون کے مطمئن کرنے کے لیے جنھین فقط شکل شباہت اور ظاہری طرز

گفتگو سے اطمینان نہین ہوتا ہم نے چند تحریرین بھی اپنے پاس رکھ لی تھین"
یہ کہہ کے گریشم نے وہ خطوط لارڈ ڈنبار کے ہاتھ مین دیے جو اُس نے قصر الندڈیل مین تیار کیے تھے۔ یہ خطوط شاہ انگلستان ہنری ہشتم کے دربار کے چند نہایت معزز اور نامور لوگون کی جانب سے بنائے گئے تھے۔ لارد ڈنبار نے اُن خطون کو سرسری نظر سے دیکھا۔ اور سمجھ گئے کہ اُن مین اُن لوگون کے چال چلن اُن کی شرافت اور بہادری کی نسبت بخوبی اطمینان دلایا گیا ہے۔ بہرحال خطون کو ہاتھ سے رکھ کے لارڈ ڈنبار نے کہا "خیر اب مین سمجھتا ہون کہ ہم ایک دوسرے کے مذاق سے واقف ہو جائین گے۔ میرا خیال ہے کہ اگر واقعی لڑائی شروع ہو گئی تو ہماری جماعت کے لیے تجربہ کار اور ہوشیار افسرون کی ضرورت ہو گی جو باقاعدہ طریقے پہ فوج کو لڑا سکین۔ لہذا اگر واقعی کوئی ضرورت پیش آگئی تو مین ——"
گریشم "جو کچھ آپ نے فرمایا اُس کو مین اور ماسٹر ڈیونانٹ دونون بخوبی انجام دے سکتے ہین۔ ماسوا اس کے ہم آپ کو یہ بھی اطمینان دلاتے ہین کہ لڑائی کے وقت ہماری تلوارین آپ کی اصلی خدمت انجام دین گی۔ نوجوانون کو جنگی تعلیم دینا اُس کے متعلق مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ آپ اپنے ایک سو ہائی لینڈ کے جوانون کو چند روز کے لیے میرے سپرد کرین اُن کو مین اگر آپ کی اس چھوٹی سی فوج کے لیے ایک مکمل نمونہ نہ بنا دون تو کہیے گا کہ مین نہایت ہی دغاباز اور بدمعاش شخص تھا"
لارڈ ڈنبار "آپ کی اس خدمت کو مین بڑی خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہون خیر اب آپ ناشتہ کر لین۔ اس کے بعد مین خود آپ کو لے کے چلون گا۔ اور اس علاقے کے خاص خاص مقامات آپ کو دکھا دون گا تاکہ آپ کی جو جنگی مہارت ان خطوط سے ثابت ہوتی ہے اُس سے فائدہ اُٹھایا جا سکے"
اس کے بعد لارڈ ڈنبار نے اپنے خدمتگارون کو بلایا۔ اُن مین سے ایک گریشم اور ڈیونانٹ کو دوسرے کمرے مین لے گیا جہان پُرتکلف کھانا میز پر اُن کے سامنے چنا گیا اور انھون نے بھی ہاتھ مارنے مین کسی قسم کی کمی نہین کی۔ گھنٹہ بھر کے بعد اُنھین اطلاع دی گئی کہ لارڈ صاحب

آپ کے ہمراہ چلنے کے لیے تیار ہین۔ لہذا وہ قصر کے باہر صحن مین آئے اور دیکھا کہ نئے گھوڑے تیار کھڑے ہین۔ اور لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہیون کے لیے بھی خوبصورت گھوڑے علیحدہ کسے کھڑے ہین۔ جیسے ہی یہ دونون وہان پہونچے لارڈ ڈنبار بھی اپنے ہمراہیون کے ساتھ قصر سے نکلے۔ بہر حال سب گھوڑون پر سوار ہوئے اور پھاٹک کے باہر نکلے۔

گرنتیم لارڈ ڈنبار کے داہنے جانب تھا اور ڈیونانٹ بائین جانب۔ چار خدمتگار بیس قدم کے فاصلے پر اُن کے پیچھے تھے۔ راستے بھر لارڈ صاحب اپنے دونون دوستون سے نہایت اطمینان کی باتین کرتے رہے۔ انگریزی دربار کے متعلق اُنھون نے بہت سے سوال کیے۔ اور اُن لوگون کے پُر مذاق طرز گفتگو سے بہت خوش ہوئے۔ جگہ جگہ پر وہ بتاتے جاتے کہ یہ اِس علاقے مین کیسا مقام ہے۔ یہ ایک گھاٹی ہے جس مین دشمنون کو دھوکہ دے کے لایا جا سکتا ہے۔ یہ ایک جنگل ہے جہان ایک کمین گاہ مقرر کیجا سکتی ہے۔ اور یہ تنگ راستہ پہاڑون مین سے ہو کے قصر گلن گال کو گیا ہے۔ اس پہاڑی پر سے ڈنبار کا سارا علاقہ نظر آتا ہے۔ اور رعایا کو جمع کرنے کے لیے اُس کی چوٹی پر آگ جلائی جاتی ہے مختصر یہ کہ لارڈ ڈنبار نے اِن دونون انگریزون کو اپنے علاقے کا ہر دلچسپ منظر اور ہر ایک جنگی اہمیت رکھنے والی جگہ دکھادی۔

راستے مین وہ اپنی رعایا مین سے ایک شخص کے مکان مین تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے۔ یہان اُنھون نے کھانا کھایا۔ اور گھوڑون کو بھی دانہ چارہ دے دیا گیا جس کے بعد یہ مختصر جماعت آگے روانہ ہوئی۔ اور اب وہ ایک گھاٹی مین ہو کے نالے کے کنارے کنارے چلے۔ یہ راستہ اُس مقام کو گیا تھا جہان لارڈ ڈنبار کی فوجین جمع تھین اور جس کا حال ہم کسی پہلے باب مین بیان کر چکے ہین۔ جیسے ہی بگل کے ذریعے سے لارڈ صاحب کے آنے کی خبر دی گئی غارون اور کھوہون مین سے ہائی لینڈ کے بہادر سپاہی نکل پڑے۔ ڈرراٹ جس کا مکان چند میل کی مسافت پر اسی نالے کے کنارے واقع تھا۔ اتفاقاً وہ بھی اِس وقت یہان موجود تھا۔ لارڈ ڈنبار کو اس پر

بہت بہادر سپہ تھا اور اُس کو وہ بہت چاہتے تھے۔ لہٰذا اُنھوں نے گرنشیم اور ڈیو نانٹ کو اُس سے ملایا۔

لارڈ ڈنبار "میرے دوست ڈرماٹ یہ دو معزز انگریز ہیں۔ اور ہمارے بہادر سپاہیوں کو یہ قواعد سکھائیں گے۔ جس کا جاننا اب نہایت ضروری ہوگیا ہے تاکہ یہ لوگ میدان جنگ میں اپنی قوت سے بخوبی کام لے سکیں۔"

گرنشیم "بیشک مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ ان بہادر سپاہیوں کو انگریزی طرز پر جنگی تعلیم دی جائے۔"

ڈرماٹ "لیکن حضور۔ اسکاٹلینڈ کی ضرورتوں کے مطابق تو ہمارے یہ سپاہی فن جنگ کو بخوبی جانتے ہیں۔"

ڈرماٹ ان انگریزوں کو دیکھ رہا تھا۔ مگر خود بخود اُس کے دل میں اُن کی طرف سے نفرت پیدا ہوگئی۔ حالانکہ خود اُس کو بھی اس نفرت کی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی۔ لیکن ان کی وضع قطع اور حلیے میں کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور تھی جس سے اُس کا دل اُن سے نفرت کرنے لگا۔

لارڈ ڈنبار نے خیال کیا کہ ڈرماٹ گرنشیم اور ڈیونانٹ سے محض اس وجہ سے ناراض ہے کہ یہ دونوں انگریز ہیں۔ لہٰذا اُنھوں نے کہا "خیر اب اس وقت اس معاملے میں زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ دونوں نہایت شریف لوگ ہیں اور ہمارے لائق دوست ہیں اس لیے کہ ہمارے ساتھ ہمدردی کر رہے ہیں۔ لہٰذا ڈرماٹ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ کرنا چاہیے ممکن ہے کہ ان کا مشورہ ہمارے لیے سودمند ہو اور یہ بات تو یقینی ہے کہ یہ اپنی تلواروں سے ہماری مدد کریں گے۔"

ڈرماٹ "حضور کا ایک ادنیٰ اشارہ خادموں کے لیے حکم ہے۔ لہٰذا میں آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کروں گا۔"

لارڈ ڈنبار "اچھا اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ لیکن اگر ان دونوں میں سے کوئی تمھارے پاس میرا پیام لائے تو بلا لحاظ اپنی رائے کے فوراً اس حکم کی پوری طرح تعمیل کرو۔"

یہ کہہ کے لارڈ ڈنبار نے گھوڑے کی باگ موڑی- اور تیزی کے ساتھ واپس روانہ ہو گئے- اور گرنیتم ڈیونانٹ اور چاروں خدمتگار اُسی طرح ساتھ تھے-

جب وہ قصرِ ڈنبار میں پہونچے تو شام ہو چکی تھی کیونکہ یہ گھاٹی قصر سے تین میل کے فاصلے پر تھی- گھاٹی کی طرف جاتے وقت وہ آہستہ آہستہ گئے تھے اور ایک نہایت پیچدار راستے سے ہو کے گزرے تھے- کیونکہ لارڈ صاحب ان انگریزوں کو بعض اہم مقامات دکھا دینا چاہتے تھے جس میں کئی گھنٹے زائد صرف ہو گئے چنانچہ جب وہ قصرِ ڈنبار کے پھاٹک پر پہونچے تو بالکل شام ہو چکی تھی-

یہاں ایک قاصد لارڈ صاحب کا انتظار کر رہا تھا- اور جیسے ہی وہ صحن میں پہونچے مندرجۂ ذیل خط اُن کے ہاتھ میں دیا گیا-

از قصر گلن گائل- وقت دوپہر

میرے شریف دوست

مجھے ابھی ابھی یہ خبر ملی ہے کہ آئنڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوجیں روانہ ہو گئی ہیں- اور وہ ہماری طرف آرہے ہیں- اگرچہ اُنھوں نے اس نقل و حرکت کا اصلی سبب کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا- لیکن یہ بات یقین کے درجے کو پہونچ گئی ہے کہ وہ میرے مقابلے کو آرہے ہیں- یہاں سے پچیس میل کے فاصلے پر ایک قصبہ ہے اور وہاں کا سرائے والا میرا خیر خواہ ہے- اُس نے فوراً اپنے بیٹے کو دوڑا کے مجھے اس کی اطلاع دی ہے- لہذا خطرے کا وقت قریب آگیا- آئنڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوج کے سپاہیوں کی تعداد تین ہزار ہے- اُن کے مقابلے میں گلن گائل اور ڈنبار کی متحدہ جماعت مشکل سے دو ہزار ہو گی- تاہم مقابلہ کرنا ضروری ہے کیونکہ میں محصور ہو کے بیٹھنے کی پوری تیاریاں نہیں کر سکا ہوں- ماسوا اس کے اگر میں قصر کے پھاٹک بند کر کے دشمنوں میں محصور ہو کے بیٹھ رہا تو سارے اسکاٹ لینڈ میں میری کمزوری ظاہر ہو جائے گی- جس کو میں نہیں پسند کرتا- الغرض ہمیں فوری طور پر لڑنے کے لیے آمادہ ہو جانا چاہیے- اگر آپ اپنا کوئی معتبر اور قابل اطمینان آدمی میرے پاس بھیجدیں تو بہت اچھا ہو- تاکہ میں اُسی کی معرفت آپ کو اپنی

تجویزوں سے آگاہ کردوں - موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ مناسب ہوگا کہ ہمارے آپ کے درمیان میں خط و کتابت بہت کم ہو - لہذا بلا تامل اپنے کسی معتبر شخص کو جس پر آپ کو پورا اطمینان ہو میرے پاس بھیجدیں -

آپ کا وفادار دوست - گلن گائل -

بخدمت معزز اور شریف لارڈ ڈنبار - جلدی کیجیے تاکہ وہ تحفے جو میں آپکے پاس بھیجنا چاہتا ہوں - روانہ کرسکوں "

لارڈ ڈنبار نے فوراً اپنے اعلیٰ درجے کے ملازموں کو قصر کے بڑے کمرے میں جمع کیا - اور انھیں گلن گائل کا خط پڑھ کے سُنایا - گرنیشم اور ڈیونانٹ بھی وہاں موجود تھے - اُنھوں نے اِس موقع پر یہ بھی نہ کیا کہ ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا ہو - ممکن ہے کہ اُن کے باغیانہ ارادے کسی پر کھل جائیں - مگر اِس بات کا اُنھیں یقین ہوگیا اب اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا وقت قریب آگیا ہے -

لارڈ ڈنبار نے سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کے کہا " دوستو یقیناً اب کام کرنے کا وقت آگیا ہے - میں نے شریف گلن گائل سے ایک معاہدہ کرلیا تھا جس کی رو سے ضرور ہے کہ اُن کی ضرورت کو میں اپنی ہی ضرورت سمجھوں اور دشمنوں کے مقابلے میں اُن کی مدد کروں - عام اس سے کہ وہ دشمن کوئی ہو اور کسی غرض سے آیا ہو - ہمیں فوری کارروائی کرنی چاہیے - ماسٹر گرنیشم آپ مجھے نہایت ہوشیار معتبر اور محتاط آدمی معلوم ہوتے ہیں - لہذا آپ اسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کے قصر گلن گائل میں چلے جائیں - اور دیکھیں کہ شریف ارل کیا چاہتے ہیں - اِس بات کے ثبوت کے لیے کہ میں آپ کو اپنی طرف سے بھیج رہا ہوں - آپ میری مُہر کی انگوٹھی لیے جائیں - اس کے علاوہ ارل کا قاصد جو یہ خط لایا ہے وہ بھی آپ کے ساتھ واپس جائے گا "

گرنیشم - (دل میں خوش ہو کے) " میں حضور کے ہر حکم کے بجا لانے کو تیار ہوں کوئی اور حکم بھی ہے ؟ اگر کوئی زبانی پیام بھی حضور اپنے شریف دوست گلن گائل کو بھیجنا چاہتے ہیں جس سے ملنے کی مجھے تمنا تھی ؟ "

لارڈ ڈنبار "ماسٹر گریشم تم ارل گلن گائل سے کہہ دینا کہ آپ کے خط کے جواب مین دو تین گھنٹون کی جو دیر ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم اپنے علاقے کا دورہ کر رہے تھے اور جیسے ہی قصر مین واپس آئے جواب دیا۔ اس کے علاوہ مجھ کو نہ تمھین کوئی حکم دینا ہے اور نہ کوئی پیام بھیجنا ہے۔ کیونکہ لائق گریشم یہ بات تو آرل گلن گائل سے تم خود کہہ دوگے کہ مین دل و جان سے اُن کا طرفدار ہون۔"

گریشم سلام کر کے رخصت ہوا اور روانہ ہو گیا۔

گریشم کے جانے کے بعد جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند ہو گیا لارڈ ڈنبار نے کہا "اب ماسٹر ڈلونانٹ آپ دیکھ رہے ہین کہ دفعتہً ایسے واقعات پیش آ گئے ہین کہ مین نے آپ کی اور آپ کے ہمراہی کی خدمتون سے کام لینا شروع کیا ہے۔ ایک خدمت مین نے ماسٹر گریشم کے سپرد کری۔ اب دوسری ضرورت درپیش ہے"

ڈلونانٹ "(وفاداری کے لہجے مین) "حضور جس کام کا حکم دین گے اُس کی فوراً تعمیل کی جائے گی۔"

ڈنبار "اچھا تو فوراً ایک گھوڑا تیار کرا کے آپ اُس پر سوار ہون۔ ایک رہبر آپ کے ساتھ جائے گا۔ اور اُس گھاٹی مین پہونچا دے گا جہان ابھی ابھی آپ میرے ساتھ گئے تھے۔ وہان میری فوج جمع ہے۔ اُس کو مشعل کی روشنی مین آپ قواعد سکھائین۔ اور اُنھین بتا دین کہ وقت قریب آ گیا کہ اُن کی تلوارین دشمنون کی تلوارون سے لڑین۔ لہذا اُنھین تیار رہنا چاہیے۔ تاکہ اطلاع ملتے ہی چل کھڑے ہون۔ جب آپ کے دوست گریشم قصر گلن گائل سے واپس آ جائین گے مین آپ کے پاس مزید احکام بھیجدون گا۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کے وہ دوست ہی اُن احکام کو لے کے آپ کے پاس آئین۔"

ڈلونانٹ تعظیماً جھکا۔ اور مختصر الفاظ مین لارڈ ڈنبار کی قدر دانی کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد ہی ایک رہبر کو ہمراہ لے کے اُس گھاٹی کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہان اُس کا فرض ہے کہ جاتے ہی وہان کی فوجون کو انگریزی اصول جنگ کی تعلیم دینا شروع کر دے۔ اور تیمع اپنے ماتحت تمام سپاہیون کے تیار رہے کہ حکم ہوتے ہی جوش و خروش کے ساتھ ہی میدان جنگ کی طرف کوچ کر دے۔

اسّی واں باب

دغا بازی

اب ہم مع اپنے ناظرین کے گرتیشم کے ساتھ قصر گلن گائل میں چلتے ہیں

گرتیشم اِس قصر میں ایک گھنٹے میں پہونچ گیا۔ کیونکہ آرل کا قاصد جو وہ خط لایا تھا اُسے قریب کے راستے سے لے گیا۔

قصر گلن گائل میں اس وقت بڑا جوش تھا۔ بیشمار مشعلیں روشن تھیں جن کی وجہ سے سارے قصر میں ایک آگ سی لگی ہوئی تھی۔ قصہ کے سب سے اونچے برج پر آگ بھی روشن تھی۔ اور یہ گلن گائل کی رعایا کے لیے اِس بات کا اشارہ تھا کہ اپنے آقا کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کے لیے فوراً حاضر ہو جائیں۔

قصر میں اِس و[illegible]بت تیز روشنی تھی اور ہر برج دمدمہ وفصیل اس روشنی میں صاف نظر آ رہا تھا۔ جیسی اِس قصر کے اندر روشنی تھی ویسی ہی اُس کے باہر تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ گرتیشم قاصد کے ہمراہ قصر کے صحن میں پہونچا تو اُس نے دیکھا کہ گلن گائل کے جنگجو بہادر جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بعض شمار کرنے والے محرر کے پاس اپنا نام لکھوا رہے ہیں۔ بعض اسلحہ کی مشق کر رہے ہیں بعض اپنی تلواروں پر باڑھ رکھ رہے ہیں۔ اور بعض اپنی زرہوں کو صاف کر رہے ہیں۔ سب کے چہروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گو وہ ایک خطرناک کام کے لیے بلائے گئے ہیں مگر ہر شخص خوش اور مطمئن ہے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ سب لوگ اپنے شریف آقا کے ساتھ بے انتہا محبت رکھتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اُس کی طرفداری میں اپنے اسلحہ سے کام لینے میں کوتاہی نہ کریں۔ انھیں چست و چالاک لوگوں میں ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم بھی تھے۔ ارل کے جسم پر ایک چھوٹی سی زرہ تھی اُن کے سر پر ایک خود تھا۔ جس کے اوپر ایک چھوٹا سا ہلکا تاج تھا۔ پیروں میں بھدا اور مضبوط جوتا تھا۔ خود کے اوپر سفید پروں کی ایک کلغی تھی۔ پہلو میں ایک لمبی تلوار لٹک رہی تھی۔ اور ہاتھ میں زبردست تبر تھا۔ لیکن لارڈ ملکم پوری طرح زرہ بکتر سے آراستہ تھے اُن کے سر پر خود تھا جو چہرے کو بھی چھپائے

تھا - آہنی دستانے - چار آئینہ - غرضکہ ایک پورا فولادی جوڑا اُن کے جسم پر سجا ہوا تھا - جس مین سنہرا کام بنا تھا - اور آئینے کی طرح چمک رہا تھا -

لیکن لیڈی آوی لینا کہان تھی - یہ نہ تھا کہ وہ اپنے کمرے مین بیٹھی گھبراتی اور خوف سے کانپتی ہو - بلکہ وہ بھی اِن لوگون مین جو تیاری مین مصروف تھے موجود تھی - خادمہ اُرسولا اور چند اور خادمائین اُس کے ساتھ تھین - اور وہ اپنے باپ کی رعایا کو جوش دلاتی اور اُنھین عنایت و مرحمت کے رومال تقسیم کرتی پھرتی تھی - اُس کے گال اِس گھڑی جوش کی وجہ سے چمک رہے تھے - اُس کے سر پہ سہرے اور موتی نہ تھے - بلکہ ایک سادہ رومال لپٹا ہوا تھا - جس مین ایک عقاب کا پر لگا تھا - اُس کے جسم پہ بجائے ریشم اور مخمل کے کپڑون کے خاص اُس وضع کی چادر تھی جو اُس کے باپ کی رعایا کا بانا سمجھی جاتی تھی - یعنی ایک سرخ چادر جس مین نیلی اور سبز دھاریان بنی تھین - اُس کے کاندھے پر پڑی تھی - ایک چھوٹا سا خوشنما خنجر سبز ریشمی ڈوری مین بندھا ہوا نازک پتلی کمر مین لٹک رہا تھا - غرض اُس کی وضع و انداز سے صاف نمایان تھا کہ ایک ہائی لینڈ کے سردار کی بیٹی ہے -

اِس مختصر بیان سے ہمارے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جب گریشم قاصد کے ہمراہ قصر گلن گائل مین داخل ہوا ہے تو اُس کی نظرون کے سامنے کیسا منظر پیش ہو گیا - شریف گلن گائل کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ ایک خاص قاصد لارڈ ڈنبار کے پاس سے آیا ہے تو وہ لارڈ ملکم اپنے کئی سردارون اور معزز نوکرون کو لے کے بڑے کمرے مین چلے گئے تاکہ وہین اُس سے ملاقات کرین -

گریشم جیسے ہی ارل گلن گائل کے سامنے آیا اپنا نام بتایا! اور وہ مُہر کی انگوٹھی پیش کی - پھر وہ زبانی پیغام جو لارڈ ڈنبار نے دیا تھا عرض کیا - اُس کے بعد کہا حضور جو کچھ فرمائین گے اُس کو مین اپنے شریف آمر لارڈ ڈنبار کی خدمت مین جاتے ہی عرض کر دون گا "

ارل "میرے شریف دوست لارڈ ڈنبار کے قاصد مین تمھارا سا خیر مقدم ادا کرتا ہون - اور مین تم سے اُسی اطمینان کے ساتھ صفائی سے باتین کرون گا کہ گویا

تمھارے معزز مربی سے دو بدو گفتگو ہو رہی ہے۔ ماسٹر گرنیشیم میں آپ کو بتانا چاہتا ہون کہ مین نے چند جاسوسون کو دشمن کی نقل و حرکت دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ ابھی آدھا گھنٹہ ہوا کہ وہ واپس آئے۔ اور اُن سے مجھے معلوم ہوا کہ آلنڈیل اور ریک آلپین کی فوجین رات بسر کرنے کے لیے یہان سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام مین ٹھہر گئی ہین۔ اور اس مین کوئی شک نہین کہ اُن کا ارادہ کل میرے قصر پر حملہ کرنے کا ہے۔ لیکن مین اپنی اُسی راے پر قائم ہون جو مین نے آج دوپہر کو اپنے دوست لارڈ ڈنبار کو خط کے ذریعے سے لکھ بھیجی تھی۔ مین نے ارادہ کر لیا ہے کہ قلعے کے باہر نکل کے دشمنون سے مقابلہ کرون۔ لہذا ماسٹر گرنیشیم مین آج رات کو بہت سویرے اپنی فوج کو لے کے آلنڈیل اور ریک آلپین کے مقابلے کو اپنے قصر سے روانہ ہو جاؤن گا۔ اور جس وقت مشرقی پہاڑیون سے آفتاب کی کرنین نمودار ہون گی گلن گائل اور اُن کے خونخوار دشمن ایک دوسرے کے سامنے ہون گے۔"

یہ کہہ کے ارل گلن گائل ایک میز کے قریب آئے جس پر قلم دوات اور کاغذ رکھے ہوئے تھے۔ اُنھون نے جلدی سے ایک نقشہ بنایا اور بتایا کہ دیکھو مین اس طریقے پر لڑنا چاہتا ہون۔"

ارل گلن گائل "ماسٹر گرنیشیم۔ اس نقشے کو آپ غور سے دیکھین اور میرا مطلب بخوبی سمجھ لین۔ (نقشے مین بتا کے) یہ قصر گلن گائل ہے۔ یہ قصر ڈنبار ہے۔ اور اس کے آگے بیس میل کے فاصلے پر وہ گھاٹی ہے جہان لارڈ ڈنبار کی فوج جمع ہے۔ اور دیکھیے یہ وہ مقام ہے جہان آلنڈیل اور ریک آلپین کی متحدہ فوجین پڑی ہوئی ہین۔ مین صبح سے کچھ پہلے اپنے قصر سے نکلون گا۔ دشمن کی طرف بڑھون گا اور سامنے کی جانب سے حملہ کر دون گا۔ لیکن اسی وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ ڈنبار کی فوجین دشمنون کی پشت کی جانب سے حملہ آور ہون۔ لہذا اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیے میری اور ڈنبار کی فوجین صبح ہونے سے چار گھنٹہ قبل اُس گھاٹی سے روانہ ہو جاین۔

اُن راستون سے جن کو مین اس کاغذ پر بنائے دیتا ہون اور جو ڈنبار کے لوگون کو بخوبی معلوم ہین وہ کئی طرف سے نمودار ہو کے دفعتہً دشمن پر اُس کی پشت کی جانب سے حملہ آور ہو سکتے ہین جس سے دشمنون مین پریشانی پیدا ہو جائے گی"۔

لارڈ ملکم "اباجان کی یہ تجویز بے شک عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ اگر اس پر پوری طرح عمل ہو گیا۔ اور وقت کی بھی پابندی ہو گئی تو اس مین ذرا بھی شک نہین کہ آلنڈیل اور بینک آبین کی متحدہ فوجون کو شکست ہو جائے گی حقیقت یہ ہے کہ ہم چاہتے ہین کہ باوجود فوجون کے کم ہونے کے دشمن پر غلبہ حاصل کر لین"

گرنشیم "مین اس تجویز کو بخوبی سمجھ گیا۔ اور اب مین خود اُسے بنا لون گا۔ یہ کہہ کے اُس نے ایک کاغذ کا ٹکڑا لیا اور اُس پر آرل گلن گائل کے بتائے ہوے نقشے کی پوری پوری نقل بنا دی اور کہا" اس سے آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ تجویز میرے ذہن نشین ہو گئی ہے"۔ چونکہ حملہ نامہ و پیام آپ مین اور لارڈ ڈنبار مین فقط زبانی ہو گا اور کاغذ پر نہین لکھا جا سکتا کہ مبادا دشمن کے ہاتھ مین پڑ جائے لہذا ضرورت ہے کہ مین اس تجویز کو پوری طرح سمجھ کے ذہن نشین کر لون"

گلن گائل "بیشک میرے دوست لارڈ ڈنبار نے بڑا ہوشیار اور عقلمند قاصد میرے پاس بھیجا" یہ کہہ کے آرل نے ایک قیمتی انگوٹھی اپنی انگلی سے اُتار کے گرنشیم کو دی اور کہا" لو اسے میری دوستی کی یادگار مین پہن لو۔ اگر کل کی لڑائی کا انجام ہمارے مقصد کے مطابق ہوا تو اسی کو اس کا صلہ تصور کرنا"

گرنشیم نے مناسب الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور دھوکہ دینے اور آرل کے دل مین اپنی طرف سے اطمینان پیدا کرنے کے لیے لڑائی کے متعلق چند تجویزین پیش کین۔ اور کہا" میرے خیال مین قصر ڈنبار مین تقریباً دو سو جنگ بہادر ہون گے۔ ان کے علاوہ لوگ جو گھاٹی مین جمع ہوئے ہین اُن کی تعداد سات یا آٹھ سو ہو گی ————"

آرل گلن گائل "ہان سب ملا کے ایک ہزار ہو جائین گے۔ اور تقریباً اتنی ہی تعداد سے مین صبح کو اس قصر سے نکلون گا۔ یہ سمجھنا چاہیے کہ تین ہزار دشمنون

کے مقابلے مین ہماری جانب سے فقط دو ہزار ہون گے۔ لیکن مجھے اِس حکمت عملی کی وجہ سے اپنی کامیابی مین کسی قسم کا شک نہین ہے۔ بشرطیکہ یہ کارروائی بن پڑے۔ اور نہایت قابلیت اور پابندی وقت کے ساتھ اس پر عمل ہو جائے۔"

گرشیم "لیکن مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ خود لارڈ ڈنبار اپنے دو سو بہادرون کے ساتھ آکے آپ کی فوج مین شامل ہو جائین یا اُسی فوج کے ساتھ رہین جو گھاٹی مین پڑی ہوئی ہے؟"

گلن گائل "(کسی قدر غور کے بعد) "آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ گھاٹی مین تقریباً آٹھ سو سپاہی ہین۔ جن مین سوار بھی ہین۔ تو میرے خیال مین دشمن کی پشت پر حملہ کرنے کے لیے یہ تعداد بخوبی کافی ہے۔ بخلاف اس کے میری فوج جو سامنے سے مقابلہ کرے گی بہت کمزور ہے۔ اور یہ کمزوری اُس حالت مین اور زیادہ پریشان کُن ہو جائے گی اگر خدانخواستہ گھاٹی والی فوج کے پہونچنے مین ذرا بھی تاخیر ہو گئی۔ ماسٹر گرشیم آپ ہی غور کرین کہ اگر ان لوگون کے آنے مین کچھ دیر ہو گئی تو میرے ایک ہزار سپاہیون کی مختصر فوج کو تین ہزار بہادرون کی قوت روکنا پڑے گی۔ اگرچہ مجھے اپنی وفادار رعایا پر کامل اطمینان ہے۔ لیکن تین آدمیون کے مقابلے مین ایک کی مناسبت کہان تک قابل برداشت ہو سکتی ہے؟ بہرتقدیر میرے نزدیک مناسب یہ ہو گا کہ لارڈ ڈنبار اپنے دو سو بہادرون کے ساتھ میری فوج مین آکے شریک ہو جائین۔ اِس حالت مین اگر گھاٹی والی فوج کو آنے مین دیر ہو گئی تو بھی ہم دشمنون کو لڑائی مین مصروف رکھ سکین گے یہان تک کہ گھاٹی والی فوج میدان جنگ مین پہونچ کے اور دشمن کی پشت پر حملے کر کے اُنھین منتشر کر دے۔

گرشیم "تو حضور اب سب معاملات طے ہو گئے۔ میرے شریف آقا اور مربی لارڈ ڈنبار علی الصباح اپنے دو سو بہادرون کے ساتھ آکے آپ کی فوج مین شریک ہو جائین گے۔ اور مجھے شک نہین کہ گھاٹی کی فوج کی سرداری میرے ایک دوست ڈی تونانٹا کے سپرد ہو گی۔ تاکہ ہم انگلینڈ اور نیک آئین کی متحدہ فوج پر پشت کی جانب سے حملہ آور ہون۔"

اب جلسہ ختم ہوا۔ اور ایک بڑی چاندی کی کشتی مین شراب کی تولین اور جام لاکے میز پہ رکھ دیے گئے۔ ناظرین بخوبی اندازہ کر سکتے ہین کہ آزل کو اسٹر گرتیشم سے زیادہ اصرار کرنے کی ضرورت نہین ہوئی۔ اُس نے پیہم کئی جام لبالب بھرکے حلق مین اُنڈیل لیے۔ اس کے بعد اُس نے گلن گائل اور اُن کے دوستون کی کامیابی کا جام پیا۔ اور قصر ڈنبار کو واپس جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ارل نے چاہا کہ چند لوگون کو حفاظت کے لیے اُس کے ساتھ کر دین۔ لیکن گرتیشم نے اپنی تلوار اپنے ہاتھ مین لے کے دکھائی اور کہا میری سب سے بڑی محافظ یہ ہے۔ رہبر کی بھی مجھے ضرورت نہین۔ اس لیے کہ فوجی سپاہی کے لیے کم سے کم یہ ضروری ہے کہ جس راستے سے ایک دفعہ گذرا ہو دوبارہ اس پہ بغیر رہبر کے چلا جائے۔“

یہ کہہ کر گرتیشم رخصت ہوا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے قصر گلن گائل سے تھوڑی دور تک قصر ڈنبار کی طرف جانے کے بعد وہ سڑک سے کٹ کے ایک جانب مُڑا۔ اور رات کی تاریکی مین جس قدر جلد ممکن ہوا گھوڑے کو دوڑاتا ہوا وہان پہونچا جہان مارکوس آلنڈیل اور میک آلپین کی فوجین پڑی ہوئی تھین۔ ارل گلن گائل نے النڈیل کے پڑاؤ کا مقام ایسی عمدگی سے بتا دیا تھا کہ باوجود تاریکی کے وہ بہت جلد اس جگہ پہونچ گیا۔ لوگ اُسے فوراً مارکوس النڈیل کے پاس لے گئے اور اُس نے وہ تمام باتین جو قصر النڈیل سے روانہ ہونے کے بعد پیش آئی تھین کہہ سنائین۔

مارکوس النڈیل ”بیشک تمھین اپنے مقصد مین بڑی کامیابی ہوئی۔ اور مین دیکھ رہا ہون کہ تم اور ڈیونانٹ سرزمینشن ہی نہین حاصل کر لوگے۔ بلکہ سرداری کی سنہری مہمیزین بھی تمھین ملین گی۔“

گرتیشم ”جی ہان اسی کے شوق مین تو ہم اتنی کوشش کر رہے ہے۔ لیکن اب مجھے ایک منٹ بھی یہان نہ ضائع کرنا چاہیے۔ آپ میرے الفاظ کو خوب ذہن نشین کر لین۔ لارڈ گلن گائل صبح کو اپنی فوج کے ساتھ قصر سے نکلین گے۔ اور اس بات کے متوقع ہون گے کہ لارڈ ڈنبار اپنے قصر کے اندر کی چھوٹی سی

جماعت کے ساتھ جا کے اُن کے شریک ہو جائیں گے۔"
مارکوس النڈیل "ہاں میں سمجھ گیا۔ اور ان معاملات کو دیکھ لوں گا۔ لیکن یہ کام تمہارے اور ڈیونانٹ کے ذمے ہے کہ گھاٹی کی فوجیں وہیں رہیں اور وہاں سے نہ نکلنے پائیں۔"
گرلیشم "جی ہاں اس کے متعلق تو آپ اطمینان رکھیں۔ خیر اب میں رخصت ہوتا ہوں اور کل اُس وقت آپ سے ملوں گا جب آپ کے دشمن قتل ہو چکے ہوں گے اور آپ کے ہاتھ میں اسیر ہوں گے۔ اور اُس وقت آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ میں نے اور ڈیونانٹ نے آپ کا مقصد حاصل ہونے میں اپنے اقرار کے مطابق کیسی اعلیٰ خدمت انجام دی۔"
یہ کہہ کے گرلیشم مارکوس سے رخصت ہوا۔ اور تنگ و تاریک راستے میں جہاں ہر جگہ نشیب و فراز تھا گھوڑے کو نہایت تیزی کے ساتھ اُڑاتا ہوا چلا تاکہ مارکوس کے پڑاؤ میں آنے کی وجہ سے جتنی دیر لگی ہے اُس کی تلافی ہو جائے۔ دس بجے کے بعد وہ قصر ڈنبار کے پھاٹک پر پہونچا۔ فوراً پھاٹک کھولا گیا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی وہ سیدھا لارڈ ڈنبار کے پاس پہونچا۔
لارڈ ڈنبار نے اُس کی صورت دیکھتے ہی پوچھا "ہاں گرلیشم آ گئے؟ آپ کیا خبر لائے ہیں؟ اور شریف گلن گائل نے آپ کے ذریعے سے کیا پیام بھیجا ہے؟"
گرلیشم "حضور ارل گلن گائل کو اس پیش آنے والی لڑائی کے متعلق کامیابی کا کامل اطمینان ہے۔ جاسوسوں کے ذریعے سے انھیں بعد میں معلوم ہوا کہ النڈیل اور میک آبین کی متحدہ فوجوں کی تعداد کے متعلق بہت مبالغہ کیا گیا تھا۔ لہٰذا اب ہماری کامیابی میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں اِس تجویز کو بھی بتائے دیتا ہوں جو ارل گلن گائل نے پیش کی ہے۔ واقعی وہ ویسے ہی ہوشیار اور عقلمند ہیں جیسے کہ بہادر ہیں۔" یہ کہہ کے گرلیشم نے ایک کاغذ اُٹھا لیا جس پر لارڈ ڈنبار کے سمجھانے

سکے لیے نقشہ بنایا اور کچھ ضروری باتین زبانی سمجھا دین۔
لارڈ ڈنبار۔ "مین سمجھ گیا کہ یہ کارروائی کس طریقے سے انجام پائے گی یعنی یہ کہ مین اپنی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ جو اِس قصر مین موجود ہے علی الصباح نکلون اور قریب کے راستے سے جا کے شریف گلن کائل کی فوج مین شامل ہو جاؤن۔ اور تم میرے لائق دوست گرنیشم اپنے ساتھ ہی ڈلونانٹ سے فورًا جا ملو۔ مین اپنی اصلی فوج کی سپہ سالاری تم دونون کے سپرد کرتا ہون لہذا جس قدر جلد ممکن ہو گھاٹی مین پہونچ جاؤ۔ اور سپاہیون کو میرا یہ قطعی حکم پہونچا دو کہ وہ تیار ہو کر علی الصباح تمھاری سرداری مین روانہ ہو جائین۔ تاکہ ہمارے دشمنون کو کامل شکست ہوا اور ہمین فتح حاصل ہو سکے"
گرنیشم۔ "جس حد تک میرا اور میرے دوست ڈلونانٹ کا تعلق ہے آپ کامل اطمینان رکھین۔ جہان تک ہمارے امکان مین ہے سب باتین آپ کی مرضی کے مطابق انجام پائین گے تاکہ اس مہم کی کامیابی مین کسی قسم کا شک نہ رہے حقیقت یہ ہے کہ آپ کے شریف دوست گلن کائل سے اس مہم کے متعلق مین نے کافی بحث کر لی ہے۔ اور اُن کے مقصد کو ایسا سمجھ گیا ہون کہ اب ہماری ناکامی غیر ممکن ہے"
یون اطمینان دلا کے گرنیشم پھر گھوڑے پر سوار ہو کے قصر سے نکلا۔ ایک رہبر اس کے ساتھ تھا تاکہ رات کے اندھیرے مین گھاٹی کا راستہ نہ بھول جائے الغرض آدھی رات کے بعد گرنیشم اُس گھاٹی مین پہونچا اور دیکھا کہ مشعلون کی روشنی مین ڈلونانٹ فوجون کو قواعد سکھا رہا ہے۔ ڈلونانٹ قرب و جوار کے مختلف مقامات پر گیا ہوا تھا تاکہ سب سوارون کو جمع کر لے گرنیشم کے پہونچنے کے بعد ہی ڈنبار کا وہ وفادار خادم بھی ایک چھوٹے سے رسالے کے ساتھ گھاٹی مین پہونچ گیا۔ اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اس ساری فوج کی تعداد آٹھ سو تھی۔ یہ سب اس وقت مشعلون کی روشنی مین صفین باندھے کھڑے تھے۔ گرنیشم نے اُن کے سامنے کھڑے ہو کے ایک پر جوش تقریر کی۔ جس مین اُس نے وفاداری ہی کی تلقین نہین کی۔ بلکہ یہ کہا کہ اپنے

آقا اور سردار کی طرف سے جان دیدینے مین بھی ہمین کمی نہ کرنی چاہیے۔ سپاہیون کو اُس نے قدیم زمانے کے بہادرون کے تاریخی کارنامے یاد دلائے اور بتایا کہ تمھارے آباؤاجداد نے ڈنبار کے جھنڈے کے نیچے کیسی کیسی اہم خدمتین انجام دی ہین۔ اِس طرح اُنھین جوش دلانے کے بعد اُس نے کہا "مین اور میرے دوست ڈیونانٹ تمھارے سردار مقرر کیے گئے ہین تاکہ اِس لڑائی مین جو عنقریب شروع ہونے والی ہے ہم تمھین کامیابی کے ساتھ لڑا سکین۔"

اس طرح اپنے الفاظ اور لہجے سے ان وحشی بہادرون کے دلون مین اپنی جانب سے اطمینان پیدا کر کے اُس نے کہا تم تیار رہو۔ کل دن کو کسی وقت ہم روانہ ہو جائین گے۔ اس اثنا مین تم اپنی اپنی جگھون پر غارون مین جا کے اطمینان سے ایک گہری نیند لے لو۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی۔ ڈرماٹ اگرچہ اِن دونون انگریزون کی صورت سے متنفر تھا۔ لیکن لارڈ ڈنبار کے حکم کے مطابق اسے بھی حکم کی تعمیل کرنا پڑی۔ بلکہ اُس کی دلی شرافت اس نفرت پر غالب آگئی۔ لہذا اُس نے مہمان نوازی کے خیال سے اُن سے کہا کہ باقی رات آپ میری ہی جھوپڑی مین چل کے بسر کرین جو یہان سے فقط ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ گرنتیم اور ڈیونانٹ نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور ڈرماٹ کے ہمراہ نالے کی جانب چلے۔

اکاسی وان باب

سرا کے اصطبل کے دروازہ

ڈرماٹ کے کم حیثیت مگر آرام دہ جھوپڑے مین پہونچ کے گرنتیم اور ڈیونانٹ نے اُس مختصر اور سادے کھانے سے انکار نہین کیا جو میزبان نے اُن کے سامنے لا کے رکھ دیا۔

آتشدان کی آگ اور شراب کی بوتلین جھوپڑی کے اندر کے منظر کو نہایت خوشگوار بنا رہی تھین۔ ڈرماٹ نے نہایت اخلاق کے ساتھ اپنے مہمانون

سے کہا "میں جانتا ہوں کہ یہ جگہ اور یہ سادہ کھانا آپ کی حیثیت کے مطابق نہیں ہے۔ لیکن جو کچھ اس وقت حاضر ہے وہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں"

گرنیتھم "میرے شریف دوست کسی معذرت کی ضرورت نہیں۔ ہم بے تکلف گروں کے بھی عادی ہیں اور خیموں کے بھی۔ ہم نے اپنے زمانے میں نہایت عمدہ گائے کا گوشت بھی کھایا ہے۔ اور گھوڑے کا گوشت بھی۔ اسی طرح ہم اس بات کی بھی پروا نہیں کرتے کہ گوشت جو پرتکلف رکابیوں میں میز پر لاکے رکھا گیا ہے اس کو چھری سے کاٹ کاٹ کے کھاتے ہیں یا کسی خیمے میں آگ کے قریب بیٹھ کے بھونتے اور تلوار سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نگل لیتے ہیں"

ڈیونانٹ "بیشک۔ اسی طرح ہمیں اس کی بھی پروا نہیں کہ خوش ذائقہ شراب پی رہے ہیں یا تیز قسم کی بدمزہ شراب۔ آج کی رات چونکہ غیر معمولی درجے کی سردی ہے لہذا مجھے یقین ہے کہ تمھاری یہ شراب ہمارے جسموں میں کافی گرمی پیدا کر دے گی۔ لیکن ماسٹر ڈرماٹ آؤ اور ہمارے ساتھ شراب پینے میں شریک ہو"

گرنیتھم "ہاں میں بھی اپنے دوست کی اس رائے کی تائید کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ جب تک تم شریک نہ ہو گے میں کوئی لقمہ نہ توڑوں گا۔ اور نہ شراب کا گھونٹ حلق سے اتاروں گا۔ ایں تم لارڈ ڈنبار کے ایک بہادر سپاہی جس پر ہمیشہ لارڈ صاحب کو کامل بھروسہ رہا ہو اور ایک خدمتگار کی طرح ہمارے سامنے کھڑے ہو۔ نہیں۔ نہیں۔ دوست یہ کبھی نہیں ہو سکتا"

ڈیونانٹ "میں نے دیکھا تھا کہ جب لارڈ ڈنبار نے سہ پہر کو ہمیں تم سے ملایا ہے تو تمھارا چہرہ کسی قدر متغیر ہو گیا۔ اور اس وقت بھی جب کہ میرے لائق دوست ماسٹر گرنیتھم نے یہ ظاہر کیا کہ لارڈ ڈنبار نے ہمیں ان فوجوں کا افسر مقرر کیا ہے تو اُس وقت بھی تمھارا چہرہ تاریک ہو گیا تھا جسے میں نے مشعل کی روشنی میں دیکھ لیا۔ لہذا ماسٹر ڈرماٹ اگر

تمھارے دل مین کوئی حسد پیدا ہوا ہو تو مین درخواست کرتا ہون کہ اُسے نکال ڈالو۔ کیونکہ یہ بات ایک بہادر جنگ جو کے لیے نہایت نازیبا ہے۔ اس کے علاوہ مین وعدہ کرتا ہون کہ مین اور ماسٹر گرنشم دونون اس بات کا خیال رکھین گے کہ کوئی بات بغیر تم سے مشورہ کیے نہ کرین گے۔ چند روز مین جب تم ہماری طبیعتون سے واقف ہو جاؤ گے تو دیکھو گے کہ ہم دونون کیسے نیک اور شریف لوگ ہین۔ خیر اب آؤ ہمارے پاس بیٹھو اور شراب کے دور مین شریک ہو۔"

ڈرماٹ نہایت شریف ناتجربہ کار اور سیدھا آدمی تھا۔ دونون مہمانون کی لسّانی کے آگے اُس سے کچھ کہتے نہ بن پڑا اور اُس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ "مین نے اِن لوگون پر شبہ کرنے مین بڑی نا انصافی کی۔ واقعی یہ نہایت شریف۔ لائق اور سادہ مزاج لوگ ہین" چنانچہ وہ اُن کے قریب بیٹھ گیا اور اُن دونون نے اُسے بہلا کے اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کی اُنھون نے دیکھ لیا تھا کہ اُس کے دل مین ہماری طرف سے کچھ نہ کچھ بدگمانی ضرور ہے۔ لہذا اندیشہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ شبہات اُس کے دل مین زیادہ بڑھین۔ اور یہ سیدھا قصر ڈنبار مین جا کے دریافت کرے کہ سب باتین لارڈ ڈنبار کے حکم کے مطابق ہو رہی ہین یا نہیں۔ غرض دونون انگریزون نے پوری لسّانی اور خوش اخلاقی سے کام لے کے فقط اتنا ہی نہین کیا کہ اُسے اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کرتے ہون بلکہ اُس کی بے انتہا خاطر مدارات کرنے لگے۔ وہ اِس وقت زیادہ شراب پینا نہین پسند کرتا تھا مگر اُن دونون نے بار بار اصرار کر کے اتنی پلا دی کہ اُس کو کافی نشہ ہو گیا۔ اور اُس نشہ مین وہ دل سے اُن کا فریفتہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر مین بھاڑ کی راحت بخش آگ اور اُن دونون انگریزون کی چرب زبانی اور لڑائی مین نام پیدا کرنے کے خیال نے ڈرماٹ کے دل سے وہ بدگمانی کے خیالات زائل کر دیے جو اُن کی صورت دیکھ کر ابتدا اُس کے دل مین پیدا ہو گئے تھے۔ اب وہ اپنے دل مین یہ کہہ رہا تھا کہ "میرے شریف آقا لارڈ ڈنبار بڑے

خوش قسمت ہین کہ اُنھین گرنشیم اور ڈیونانٹ کے ایسے شریف اور بہادر افسر ہاتھ آ گئے۔"

ڈرماٹ۔" تو آپ کا خیال ہے کہ کل ہم سے اور اَلنڈیل اور میک آلپین سے ضرور لڑائی ہو گی؟"

گرنشیم۔" ہان ضرور ہو گی۔ آج ہی شام کو جب مین اِس گھاٹی کی طرف آ رہا تھا مجھے اس کی خبر ملی۔ اور مجھے یقین ہے کہ کل دوپہر تک ہم مین اور دشمنون مین لڑائی شروع ہو جائے گی۔ لیکن اچھے ڈرماٹ مین تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہون۔ گھاٹی کا راستہ تو مجھے معلوم ہو گیا۔ لیکن یہ نہین معلوم کہ تمھاری جھونپڑی کے آگے یہ راستہ کہان گیا ہے۔"

ڈرماٹ۔" یہ آگے بڑھ کے بڑی سڑک مین مل گیا ہے۔"

گرنشیم۔" لیکن دوست ایک بات میری سمجھ مین نہین آتی۔ باوجودیکہ تمھارا طریقۂ جنگ بہت مختلف ہے۔ لیکن پھر بھی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ فوجین اِس گھاٹی مین ایسی جگہ پہ کیون جمع کی گئی ہین۔ اتنا تو تم بھی سمجھتے ہو گے کہ اگر دشمن اِس علاقے مین داخل ہو گئے اور گھاٹی کے گرد پہاڑیون پہ قبضہ کر لیا تو پھر یہ ساری فوج بڑی مصیبت مین مبتلا ہو جائے گی اُس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ نہ باقی رہے گا۔ کیونکہ نالے مین سے ہو کے گزرنا عین لڑائی کی حالت مین نہایت خطرناک ہو گا۔"

ڈرماٹ۔" بے شک۔ آپ کا کہنا بجا ہے۔ لیکن آپ کو یہ نہین معلوم کہ یہان بہت سے غار اور سُرنگین ایسی ہین جو وار پار ہین۔ اور پہاڑیون کی دوسری جانب نکلی ہین۔"

گرنشیم۔" اخاہ! اب مین اِس پُراسرار گھاٹی کو سمجھ گیا یعنی ایک مقررہ اشارہ پاتے ہی تمھارے یہ سب جنگجو بہادر سرنگون مین سے ہو کے دوسری جانب نکل جائین گے۔ اور یہ گھاٹی ایک لمحہ کے اندر بالکل ویران اور سنسان ہو جائے گی۔"

ڈرماٹ۔" جی ہان یہی بات ہے۔ بعض سُرنگین ان مین سے ایسی ہوشیاری

کے ساتھ بنائی گئی ہین کہ ساری فوج اُن مین سے ہو کے پہاڑی کی دوسری جانب پہنچ سکتی ہے اور اِس سہولت سے کہ دشمن کو خبر بھی نہ ہو کہ کیا ہوا۔ ہمارے ہیان ایک شخص ہے جو اِن پہاڑی راستون اور سرنگون کو سب سے زیادہ جانتا ہے بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ اِس معاملے مین سارے اسکاٹ لینڈ مین اور کوئی اس کا مقابل نہین ہو سکتا۔ لیکن اس وقت وہ ہماری فوج مین موجود نہین ہے۔ اس کا نام ہاردِن ہے۔ چند روز ہوئے وہ ایک نوجوان بہادر کے ساتھ گیا ہے جس کا کچھ نہ کچھ حال آپ نے بھی ضرور سُنا ہوگا۔ بہر حال وہ لارڈ ڈنبارکی رعایا مین بہت ہر دلعزیز ہے اور لارڈ ڈگلن گائل بھی اس سے بہت محبت کرتے ہین کیونکہ یہ بہادر اور شریف کنتھ ——"

گرنسیم۔ آہ یہ نام تو مین سُن چکا ہون۔ یہ وہی نوجوان ہے جسے چند عجیب و غریب واقعات پیش آئے۔ کیون وہی ہے نا؟"

ڈرحاٹ۔ "ہان ہان وہی۔ لیکن مجھے تعجب ہے کہ اب تک وہ واپس کیون نہین آیا۔ اُس نے لارڈ اانڈیل کی فوجون کی روانگی کا حال ضرور سُنا ہوگا۔ اور اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ فوجین کہان جا رہی ہین یقین ہے کہ وہ عنقریب آجائے گا تاکہ اِس لڑائی مین شریک ہو سکے۔ ماسوا اِس کے ہاردِن کی بھی آج کل بہت سخت ضرورت ہے"

گرنسیم اور ڈیونانٹ نے معنی خیز نظرون سے ایک دوسری کی صورت دیکھی اور دونون کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ہاردِن وہی ہے جسے ہم نے کنتھ کو گرفتار کرنے سے پہلے ہلاک کیا تھا۔

گرنسیم۔ "ہان تو تم اِن سُرنگون کا حال بیان کر رہے تھے جو اِس گھاٹی سے باہر کی جانب گئی ہین؟"

اِس موقع پر ہم اپنے ناظرین کو چند واقعات بتا دینا چاہتے ہین۔ گرنسیم اور ڈیونانٹ کا اصلی مقصد یہ تھا کہ لارڈ ڈنبار کی یہ فوج ارل گلن گائل کی مدد پر نہ جا سکے تاکہ ہارکوس انڈیل اور میک آلپین کو اپنے دشمنون پر کامل فتح حاصل ہو جائے لیکن اس اندیشے سے کہ کہین ہماری دغا بازی کا

حال نہ کھل جائے اِس فکر مین بھی لگے ہوے تھے کہ اپنے نکل جانے کا راستہ بھی ڈھونڈھ رکھین۔ اِسی خیال سے گرنیشم نے یہ سوال کیا تھا کہ جہان تک ممکن ہو اس گھاٹی کے خفیہ راستون سے وہ واقف ہو جائے۔ دل مین کہہ رہا تھا کہ کل کمن گھاٹی اور ڈنبار کی شکست کی خبر صبح کو یہان ضرور آجائے گی۔ لہذا اُس وقت کے لیے یہ پہلے سے تیار ہو رہے تھے تاکہ اس خبر کے آتے ہی جس قدر جلد ممکن ہو نکل جا سکین۔

ڈرماٹ "آپ تو دیکھ چکے ہین کہ آج تیسرے پہر کو جب ہمارے لاٹ صاحب یہان تشریف لائے ہین ہمارے بہادر انھین غارون اور سرنگون مین سے نکلے تھے۔ اُنھین مین سے بعض غار ایسے ہین جو اندر ہی اندر پہاڑ کی دوسری جانب تک چلے گئے ہین۔ اِن غارون کے مُنھ جھاڑیان یا چٹانون کے بیچ مین ایسی جگہ پر واقع ہوئے ہین کہ بلندی پر سے کسی کو نہین نظر آسکتے۔"

گرنیشم۔ (بے پروائی کے ساتھ) "اور ایسا کوئی غار تمھاری جھونپڑی کے قریب بھی ہے؟"

ڈرماٹ "حضرت آپ خود ہی سمجھ جایئے کہ کوئی جھونپڑی ایسے ویران اور سنسان جنگل مین بغیر کسی خاص مقصد کے نہین بنائی جا سکتی۔ کسی زمانے مین جب اور سب سُرنگین نہین ظاہر ہوئی تھین اسی جھونپڑی پر دارومدار تھا جن دنون اس علاقے مین لڑائیان ہو رہی تھین یہ نالہ اور گھاٹی کمین گاہ کا کام دیتے تھے۔ جہان موقع کے لحاظ سے ڈنبار کی فوجین جمع ہو تین۔ آرام کرتین۔ اور اگر شکست ہوتی تو پناہ لے سکتین۔ یہ جھونپڑی اس ساری گھاٹی کی کنجی تھی اور چلیے مین آپ کو دکھا دون۔"

یہ کہہ کے وہ اپنی جگہ سے اُٹھا چراغ ہاتھ مین لیا اور دونون کو لے کے جھونپڑی کی پشت کی جانب گیا۔ جہان ایک چھوٹا سا صحن تھا۔ یہان وہ ایک غار مین داخل ہوا جو اصطبل کا کام دیتا تھا۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ کنتھ جب یہان آیا تھا تو یہین اُس نے چار گھوڑے دیکھے تھے۔ اب اِس وقت اصطبل مین فقط دو گھوڑے تھے جو گرنیشم اور ڈیونانٹ کے تھے۔

ڈرماٹ نے غار کے انتہائی سرے پر جا کے لکڑیان اور گھانس

ہٹائی اور کہا "آپ اس دروازے کو دیکھتے ہیں؟"

دونوں انگریزوں نے اُس دروازے کی طرف دیکھا جو غار کے اندر ایک جانب دیوار میں لگا تھا۔

گرشیم "یہ راستہ کہاں گیا ہے؟"

ڈرماٹ "اس پہاڑی کی پشت کی جانب ایک ایسا گہرا غار ہے کہ اُس کے اندر ساری فوج سما سکتی ہے۔ اور اس کے اوپر چٹانیں کچھ اس طرح نکل آئی ہیں کہ نیچے کی چیز اوپر سے ہزار جھک جھک کے دیکھیے نہیں نظر آسکتی۔ آپ اس چراغ کو اپنے ہاتھ میں لے لیں میں ابھی آپ کو سب کچھ دکھائے دیتا ہوں۔"

گرشیم نے چراغ اپنے ہاتھ سے لیا۔ ڈرماٹ ان لکڑیوں کو ہٹانے لگا جو دروازے کے سامنے باقی رہ گئی تھیں۔ اس کے بعد جیسے ہی اُس نے گرشیم کے ہاتھ سے چراغ لیا اور اُس خفیہ راستے کے متعلق کوئی خاص بات بتانی چاہی۔ دفعۃً ہوا کا ایک جھونکا آیا اور چراغ گل ہوگیا۔

ڈرماٹ "جناب میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ یہ کیسا عجیب و غریب راستہ ہے اور ضرورت کے وقت اس سے کیسا اہم کام لیا جا سکتا ہے۔ ایک مرتبہ لارڈ ڈنبار اور قریب کے ایک بیرن میں لڑائی جاری تھی۔ اسے بہت زمانہ گزرا میں اُس وقت بچہ تھا اور میرے باپ زندہ تھے۔ بیرن بڑی سڑک پر سے ہو کے اس گاؤں میں اپنی فوج کے ساتھ پہونچ گئے۔ میرے والد اور میں اسی دروازے کے ذریعے سے نکل گئے۔ بیرن جب اس جھونپڑی میں آئے تو دیکھا کہ یہ خالی پڑی ہے۔ اُنھوں نے اصطبل پر زیادہ غور نہیں کیا۔ اور آگے بڑھتے تاکہ لارڈ ڈنبار کے زرخیز علاقے پر حملہ کرے۔ مگر میرے والد اور میں پہاڑی کی دوسری جانب سے فوراً قصر ڈنبار میں پہونچے اور ان واقعات کی اطلاع دیدی۔ اس وقتی اطلاع کے مل جانے کی وجہ سے لارڈ ڈنبار اپنی فوج کے ساتھ بیرن کے مقابلے کو نکلے اور اپنے تمام کھیتوں اور مویشیوں کو بچا لیا۔"

یہ کہہ کے ڈرماٹ نے دروازہ بند کر دیا۔ اور اصطبل سے باہر نکلا۔ دونوں انگریز اُس کے ساتھ تھے جھونپڑے کے اندر داخل ہو کے سب اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے

اور تھوڑی دیر تک مختلف باتین ہوتی رہین۔ اُس کے بعد ڈرماٹ نے کہا اب تین بج گئے ہین آپ جا کے میرے بستر پہ سو رہین ؟

گرنیشم ؟ ہان مین بھی یہ خیال کرتا ہون کہ دو ایک گھنٹے کے لیے لیٹ رہون۔ کیون دوست ڈیونانٹ اس مین تمھاری کیا راے ہے ؟"

ڈیونانٹ ؟ مجھے اس مین کوئی عذر نہین بشرطیکہ ہمارا میزبان بھی تھوڑی دیر آرام کرے"

ڈرماٹ ؟ مین نے ارادہ کر لیا ہے کہ اسی آگ کے قریب چادر اُوڑھ کے پڑ رہون۔ لہذا اگر آپ میرے سونے کے کمرے مین آرام کرنا چاہین تو کر سکتے ہین"

گرنیشم اور ڈیونانٹ یہ نہین چاہتے تھے کہ ڈرماٹ کہین باہر جائے۔ لہذا جب اُنھون نے دیکھا کہ وہ سونے کے لیے تیار ہے تو وہ بھی دوسرے کمرے مین چلے گئے۔ اصل یہ ہے کہ اُن پر نیند کا غلبہ نہ تھا مگر اس بات کا موقع ڈھونڈھ رہے تھے کہ کہین علیحدہ بیٹھ کے آپس مین باتین کرین۔ آج کے دن وہ تھکے بھی زیادہ تھے کیونکہ اُنھین کئی دفعہ آنا جانا پڑا تھا۔ اور چونکہ وہ ایک سازش مین مصروف تھے لہذا اُن کا دماغ بھی پریشان ہو رہا تھا۔ اور جب تک اس دُھن سے خالی نہ ہو لین کہ مقصد مین کامیابی حاصل کر لین۔ اور کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے جس سے دغابازی کا حال کھل جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی چاہتے تھے کہ دونون ایک ساتھ نہ سو رہین جیسے ہی دوسرے کمرے مین پہونچے۔ ایک پلنگ پر جو وہان بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے اور آپس مین سرگوشیان کرنے لگے۔

ڈیونانٹ ؟ تمھارا کیا خیال ہے سب باتین ہماری مرضی کے مطابق ہو رہی ہین یا نہین ؟"

گرنیشم ؟ ہان مجھے تو سب ٹھیک نظر آتا ہے"

ڈیونانٹ ؟ لیکن فرض کرو کہ لارڈ ڈنبار نے کوئی جدید حکم بھیجا اور اُن کے قاصد نے آ کے دیکھا کہ بجاے فوجی کوچ کے تیاریان ہونے کے گھاٹی مین موت کا سا سناٹا پڑا ہے تو وہ یہ نہ سمجھ جائے گا کہ دغابازی کی جا رہی ہے۔ وہ فوراً جا کے اس بات کو مجھ پر ظاہر کر دے گا کہ تم ایک خاص کام کے لیے بھیجے

سے گئے تھے اور اُس کی تعمیل نہ کرنے سے تمھارا مطلب یہ ہے کہ اُن کے ساتھ دغابازی کر رہے ہو۔ فرض کرو کہ ایسا اتفاق پیش آگیا تو یہ ہائی لینڈ کے وحشی باشندے سب کے سب یکبارہی ہمارے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور پھر اُس وقت کیا ہوگا؟"

گریشم۔ (بے صبری کے ساتھ) "فرض کرو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہمیں پنشن اور سنہری مہمیزیں بغیر کسی خطرہ میں پڑنے کے مل جائیں گی؟ تمھاری کمزوری دیکھ کے مجھے بڑی شرم آتی ہے۔"

ڈیونانٹ: "دوست گریشم اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں ڈرتا ہوں تو تمھاری غلطی ہے میرا فقط یہ مطلب ہے کہ ہم آپس میں ہر طرح کے نشیب و فراز پر خوب غور کر لیں۔"

گریشم: "اور دوست ڈیونانٹ میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔ کیونکہ میں نے بہت جلدی میں رائے قائم کر لی۔ لیکن تم دیکھو جب تک ہم اس چار دیواری کے اندر ہیں اُس وقت تک اگر کوئی واقعہ پیش آیا اور ہمیں کسی قسم کا شبہ محسوس ہوا تو ہمیں نکل جانے کا راستہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ یہ ہم نے بہت اچھا کیا کہ اپنے دوست ڈرناٹ سے اس خفیہ دروازے کا حال معلوم کر لیا جو اصطبل کے اندر ہے آؤ دیکھیں وہ جاگتا اور ہماری باتیں تو نہیں سُن رہا ہے۔"

یہ کہہ کے گریشم دروازے کے پاس آیا اور ایک درز میں سے جھانک کے دیکھا کہ ڈرناٹ آگ کے قریب اپنی چادر میں لپٹا ہوا پڑا ہے آگ اور چراغ کی روشنی میں یہ بھی نظر آیا کہ اُس کی آنکھیں بند ہیں اور وہ بظاہر بالکل غافل سو رہا ہے۔ اس بات کا اطمینان کر کے گریشم پھر ڈیونانٹ کے قریب جا کے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ اب اُن کی تھکن ناقابل برداشت ہو گئی تھی لہذا یہ طے پایا کہ ایک شخص ایک گھنٹے کے لیے سو رہے۔ اور دوسرا جاگتا رہے تاکہ کوئی اہم اور خطرناک واقعہ نہ پیش آ سکے۔ ایک چیت پٹ نے فیصلہ کر دیا کہ پہلے گریشم سو رہے۔ لہذا وہ پہلے لیٹ کے سو گیا۔ ڈیونانٹ سے جہاں تک ممکن ہوا ہوشیار رہنے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ ایک گھنٹہ

گذر گیا۔ اب گرٹیشم کے جاگنے اور ڈیونانٹ کے سونے کی باری تھی۔ اور یہ گھنٹہ بھی اُسی اطمینان سے گزر گیا۔

اب صبح کے چھ بجے تھے اور دونون انگریز اس بات پر غور کر رہے تھے کہ پھر باری باری ایک نیند لے لین۔ دفعۃً جھونپڑی کے باہر سے گھوڑے کی ٹاپون کی آواز آئی جس کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

ڈیونانٹ۔ (آہستہ سے) "یہ کیا ہے؟"

گرٹیشم "چپ رہو۔ دیکھین کون ہے"

اس آواز سے ڈرماٹ جھٹ پٹ چونک کے اُٹھ بیٹھا تھا اُس نے فوراً چراغ جو میز پر جل رہا تھا اُٹھا لیا۔ کیونکہ ابھی اندھیرا تھا۔ اور دروازہ کھولا۔ اندھیرے مین اُس نے دیکھا کہ ایک سوار باہر کھڑا ہے۔ لیکن جیسے ہی چراغ کی روشنی مین اُس کا چہرہ نظر آیا ڈرماٹ مارے خوشی کے اُچھل پڑا کیونکہ اُس نے پہچان لیا کہ یہ وہی شریف اور خوبصورت نوجوان کنتھ ہے۔

ڈرماٹ نے فوراً آگے بڑھ کے اُس نوجوان کا ہاتھ شوق سے پکڑ لیا اور کہا "خدا کا شکر ہے کہ تم آ گئے مین ابھی تمھاری ہی باتین کر رہا تھا ——"

کنتھ "(گھوڑے پر سے اُتر کے) "میرے شریف دوست مجھے ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ بھی یہان نہ روکو۔ کہین ایسا نہ ہو کہ زیادہ دیر ہو جائے۔ فوراً مجھے ایک گھوڑا دو تاکہ مین اُس پر سوار ہو کے آگے روانہ ہون"

ڈرماٹ۔ (کنتھ کی طرف غور سے دیکھ کے) "میان کنتھ تم پریشان اور متفکر نظر آتے ہو۔ اندر آؤ کچھ کھا لو۔ تھوڑی دیر آرام لے لو۔ اور مجھے بتا دو ——"

کنتھ "آرام اور کھانا۔ نہین نہین جب تک مین لارڈ ڈنبار سے نہ مل لون گا کھانا پینا حرام ہے۔ ایک گھڑی بھی نہین ٹھہر سکتا۔ مگر یہ بتاؤ اور جلدی بتاؤ کہ میرے قاصد گلبرٹ اور جافرے لارڈ ڈنبار کے پاس پہونچے یا نہین؟ ہو اُن کو اُس دغابازی کی خبر ہوئی جو اُن کے اُن کے ساتھ کی جانے والی ہے؟"

ڈرماٹ "مجھے اس کی بالکل خبر نہین۔ لیکن دغابازی۔ کیا کوئی دغابازی کی گئی ہے؟"

کنتھ "ہان دغابازی اور نہایت ذلیل دغابازی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو

میرے قاصد نہ پہونچے ہون مین خود جا رہا ہون تاکہ اُنھین آگاہ کر دون۔ مجھے کئی گھنٹے دیر ہوگئی۔ کیونکہ میرا تعاقب کیا گیا مجھ پر حملہ کیا گیا۔ اور شکاری کتے میرے پیچھے چھوڑے گئے تھے "

ڈرماٹ " خدا کی پناہ۔ میان کنیتھ۔ تمھارے پیچھے اور شکاری کتے!"

کنیتھ " ہان تم نہین جانتے کہ مجھ پر یہان سے جانے کے بعد کیا کیا گزری۔ نہایت خوفناک واقعات پیش آئے۔ دغابازی قتل سب ہی کچھ ہوگیا۔ مین یہان کئی گھنٹے قبل پہونچ گیا ہوتا لیکن مجھے اپنی جان بچانے کے لیے آدمیون اور کتون سے لڑنا پڑا۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے دشمن ان وحشی جانورون سے زیادہ خوفناک ہین۔ لیکن ان خطرون سے نکل آیا اور مجھ کو بہیر کے راستے سے چکر کھا کے آنا پڑا۔ جن مین کئی دفعہ مین پہاڑون مین راستہ بھول گیا "

ڈرماٹ " تم کہتے ہو کہ قتل ہوا "

کنیتھ " ہان قتل۔ افسوس غریب ماروِن قتل کر ڈالا گیا۔ اور نہایت دغابازی کے ساتھ دو انگریزون نے ———"

ڈرماٹ۔ (تعجب سے) " دو انگریز!"

کنیتھ " ہان دو انگریز۔ اور انھین بدمعاشون نے قسم کھائی کہ لارڈ ڈنیارکو تباہ و برباد کر کے دم لین گے "

ڈرماٹ " اور اُنکا نام گرتشیم اور ڈیونانٹ ہے؟"

کنیتھ " ہان ہان تمھین کیسے معلوم ہوا؟"

ڈرماٹ " دونون یہان موجود ہین " یہ کہہ کے اُس نے اندر آنے کی اشارہ کیا۔ فوراً کنیتھ اور ڈرماٹ نے اپنی تلوارین میانون سے نکال لین اور زور سے کمرے کا دروازہ کھول کے اندر گھس پڑے۔ لیکن کمرہ خالی تھا۔ اس لیے کہ دونون انگریز بھاگ گئے تھے۔ ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی جس سے معلوم ہوا کہ کہ وہ اس طرف سے نکل گئے ہین۔

ڈرماٹ " اصطبل مین چلو۔ وہان اُن کے گھوڑے موجود ہین " یہ کہہ کے وہ ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین چراغ لیے ہوئے جھونپڑی کے باہر

نکلا۔ اور پشت کی جانب چلا کنتھ اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ ناگہان ہوا کا ایک جھونکا آیا اور چراغ گل ہو گیا۔ اب کسی قدر روشنی ہو چلی تھی۔ قریب کی چیزیں بہت دھندلی نظر آنے لگی تھیں۔ ڈرماٹ اور کنتھ اصطبل کے قریب آ کے ٹھہر گئے کہ سنیں اور کیا ہو رہا ہے۔ لیکن بالکل خاموشی تھی۔ اب ڈرماٹ نے آگے بڑھ کے دونوں گھوڑوں کو ٹٹولا اور معلوم ہوا کہ دونوں موجود ہیں۔ اب اُس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید دونوں انگریز بجائے اصطبل میں آنے کے کسی طرف پیدل بھاگ گئے۔ قبل اس کے کہ اپنے اِس خیال کو وہ ظاہر کرے۔ ہوا کا ایک تیز جھونکا اندر سے اصطبل کے اندر سے آیا۔ اور فوراً اصل واقعہ اُس کی سمجھ میں آ گیا۔ ڈرماٹ آگے بڑھا اور اُس دروازے کو جا کے ٹٹولا جو اصطبل کے خاتمے پر لگا ہوا تھا اُس کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے نسیم سحر کے خنک جھونکے تیزی کے ساتھ آ رہے تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اُن کی ٹھنڈک ہڈیوں کے اندر گودے کو جائے دیتی ہے۔ مگر ابھی تک کنتھ کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا۔ اصطبل کے اندر بالکل تاریکی تھی۔ دروازے کو کھلا دیکھتے ہی ڈرماٹ کے منہ سے حیرت و استعجاب کا ایک کلمہ نکل گیا۔

کنتھ۔ "کیا ہوا؟"

ڈرماٹ۔ "وہیں ٹھہریے خدا کے لیے آگے نہ بڑھیے گا۔ بس وہیں کھڑے رہیے"

کنتھ۔ "لیکن ہوا کیا؟ آپ اس قدر متعجب کیوں ہیں؟ اور وہ دونوں دغا باز انگریز کہاں ہیں؟"

ڈرماٹ۔ "جی نیچے غار میں پڑے ہوئے مر رہے ہیں یہ دروازہ ایک چٹان کے اوپر واقع ہے اور وہ چٹان نہایت ہی ڈھالو ہے"

کنتھ۔ فوراً سمجھ گیا اُس کی پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آ گیا۔ اور اُسے معلوم ہو گیا کہ ان انگریزوں کا کیا حشر ہوا ہو گا۔

بیاسی واں باب

اقرار گناہ

کنتھ اور ڈرماٹ اصطبل کے اندر اندھیرے میں دروازے کی چوکھٹ پر

جو ایک گہرے غار کے دہانے پر قائم تھا چند لمحون تک خاموش کھڑے رہے دونون پریشان تھے لیکن کنتھ کو زیادہ پریشانی تھی۔ دونون انگریز اگرچہ نہایت ذلیل دغابازی کی غرض سے آئے تھے اور بڑے شرمناک کام مین مصروف تھے۔ لیکن کنتھ کا دل ایسے لوگون کے ساتھ بھی بے رحمی سے دور اور ان تنگ خیالیون سے بہت اعلیٰ و ارفع تھا۔ لہذا اُس کے دل مین یہ خیال ضرور پیدا ہوا۔ کہ جہان تک ممکن ہو اُن انگریزون کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے "

کنتھ " ہائے ہائے۔ تم نے یہ آواز سنی ؟ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص سخت تکلیف کی وجہ سے کراہ رہا ہے۔ یہ انسانی آواز ہے یا ہوا کے سناٹے نے یہ آواز میرے کان مین پیدا کردی ؟ نہین اُسی آواز کو مین پھر سُن رہا ہون "

ڈرماٹ " جی ہان مین بھی سُن رہا ہون۔ آئیے ذرا غور سے سنین " یہ کہہ کے وہ دروازے مین سے سر نکال کے آگے کی طرف جھکا۔ نیچے بہت ہی گہرا غار تھا۔ ذرا بھی اُس کا ہاتھ پھسل جاتا یا اُسے خفیف سا بھی دھکا لگ جاتا تو وہ بھی سیدھا اُسی مقام پر پہونچ جاتا جہان وہ دونون انگریز پڑے ہوئے تھے۔

چند لمحون کے بعد کنتھ نے پوچھا " آپ کو کچھ سنائی دیتا ہے ؟ "

ڈرماٹ " جی ہان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جانکنی کی حالت مین پڑا کراہ رہا ہے۔ کیا ہمین نیچے اُترنا چاہیے ؟ "

کنتھ " بیشک ممکن ہو تو ضرور چلیے۔ مین تو ایک کتّے کو بھی اس حالت مین مرتے نہین چھوڑ سکتا۔ گو کہ یہ دونون دغاباز باغی تھے تاہم اُن کو اس حالت مین چھوڑ دینا انسانیت سے بعید ہے۔ یہ بڑی بے حمیتی ہوگی "

ڈرماٹ " تو چلو نیچے اُترین "

کنتھ " کیونکر ؟ "

ڈرماٹ " نیچے جانے کا ایک ڈھالو راستہ بھی ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ چٹان کو کسی قدر ہموار کردیا گیا ہے۔ اس مین اُس کثرت کے ساتھ درختون کی جڑین پیدا ہو گئی ہین کہ انسان اُن کو پکڑ کے بڑی آسانی کے ساتھ نیچے اُتر سکتا ہے دیکھیے مین آگے چلتا ہون "

یہ کہہ ڈرماٹ دروازے سے نکل کے اُس غار مین اُترا اب تارکی اور کم ہو گئی تھی اور آنکھین بھی اُس تارکی کی عادی ہو گئی تھین۔ لہذا کنتھ نے جھک کے دیکھ لیا کہ یہ نشیبی راستہ کس طریقے پر واقع ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ اِس غار مین اُترنا نہایت خطرناک تھا۔ کہین بھی پاؤن پھسل جاتا یا کوئی جڑ ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اُترنے والا سیدھا نیچے جا رہتا۔ لیکن اُس شخص کے لیے جو کیلیڈونیہ کے نشیب و فراز سے واقف تھا۔ اور خطرناک زندگی بسر کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ یہ نشیبی راستہ کچھ زیادہ خوفناک نہین نظر آیا۔ تقریباً ۶۰ فٹ تک وہ سیدھا نیچے کی جانب چلا گیا تھا۔ وہان پر ایک نالہ تھا جو ایک سو بیس فٹ گہرا تھا۔

ڈرماٹ اور کنتھ دونون اُس غار مین اُترے۔ اب صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔ اور اب وہ دونون عین اُس مقام پر پہونچے جو اصطبل کے دروازے کے نیچے تھا۔ یہان نظر آیا کہ ڈیونانٹ مر چکا تھا کیونکہ اُس کا سر پھٹ گیا تھا۔ اور چہرہ پہچانا تک نہ جاتا تھا۔ لیکن دوسرا انگریز ابھی زندہ تھا۔ کیونکہ وہ گرتے وقت جڑون یا ناہموار چٹانون کے گروہون مین کئی جگہ ٹکراتا اور رُکتا ہوا زمین پہونچا تھا۔ سارا اینڈا ہر جگہ پر زخمی تھا۔ لیکن ایسا صدمہ نہین پہونچا تھا جیسا کہ اُس کے ہمراہی کو پہونچا۔ اُسی کے منھ سے کراہنے کی آواز آ رہی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ ابھی وہ بے ہوش نہین ہے۔

اُس کو کنتھ دیکھتے ہی اپنے دلی بغض کو بھول گیا اُسے نظر آیا کہ ایک انسان جان کنی کی مصیبت مین مبتلا ہے۔ لہذا وہ اُس کے اوپر جھکا۔ اور کوشش کرنے لگا کہ زرہ بکتر کو کھول کے اُس کے جسم سے اتارے۔

گرلیشم۔ نہین نہین۔ کنتھ۔ یہ بالکل بیکار ہے۔ بس تم اپنا کان قریب لاؤ بلکہ بہت قریب۔ یہ الفاظ بڑی مشکل سے اُس کے منھ سے رُک رُک کے نکلے۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اپنے جرم کا اقرار کر کے وہ اُس دلی تکلیف کو کم کرنا چاہتا ہے جو اِس وقت اُس کے دل پر طاری ہے۔

کنتھ اپنا کان اُس کے منھ کے قریب لے گیا تو ڈرماٹ کو اشارہ کیا

کہ آپ ہی جُھک کے سنیے۔ اس لیے ہمارے نوجوان بہادر کے دل مین خود بخود یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ مرنے والا شخص کوئی ایسی بات کہنے والا ہے جس کی تصدیق کے لیے ایک گواہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ کنتھم کے اشارے کے مطابق ڈرماٹ بھی جُھکا اور اپنا سر نوجوان بہادر کے قریب لے گیا۔ تاکہ وہ بھی ان الفاظ کو سن لے جو گرشیم کے منھ سے نکلنے والے ہین۔

گرشیم "ہان یہ بھی ٹھیک ہے ڈرماٹ کو بھی سُن لینے دو۔ کنتھم مجھے معلوم ہوگیا کہ تمھاری زندگی ایک راز ہے۔ کوئی خطرہ تمھارے قریب تک نہین پہونچ سکتا۔ تم ہر آفت سے بچ کے نکل جاتے ہو۔ خدا تمھین برکت دیتا ہے اور وہی تمھین ہر معاملے مین کامیاب کرتا ہے۔ مین بڑا بدنصیب ہون کہ مین نے اس شخص کی جان لینے کی کوشش کی جس پر خدا مہربان ہے۔ شاید اسی کا پاداش ہے کہ ایسی مصیبت سے مر رہا ہون۔ بیشک۔ بیشک یہ تمھارے رفیق کے مار ڈالنے کا نتیجہ ہے جس کو مین نے اُس روز پتھر لڑھکا کر قتل کیا تھا"

کنتھم "(ڈرماٹ سے) "دیکھو یہ آرون کا ذکر ہے"

گرشیم "ہان ہان مین ہی نے اُس کو قتل کیا۔ لیکن اکیلی یہی ایک جان نہین ہے جو مین نے اپنی زندگی مین لی۔ کنتھم اپنا کان بہت قریب لاؤ۔ خود بخود یہ بات میرے دل مین پیدا ہوگئی کہ اُس روز جو نقصان تم کو پہونچایا تھا اُس کی کچھ تلافی کر دون تو مین خوشی کے ساتھ مرون گا۔ مارکوس الندیل تمھارے نہایت ہی سخت دشمن ہین اور اس بات کو تم بخوبی جانتے ہو۔ لہذا مین تمھین ایک ایسی بات بتائے دیتا ہون جس سے وہ تمھارے قبضے مین آجائین گے۔ یعنی اُن کی عزت۔ اُن کی دولت۔ اُن کا رتبہ اور اُن کی جان تک تمھارے ہاتھ مین ہوجائے گی۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ قانون اور انصاف ایسی چیزین ہین اور اس قدر قوت رکھتی ہین کہ ظالم کو ہر وقت پکڑ سکتی ہین"

کنتھم "کہو کہو۔ جلدی بتاؤ کہ کیا واقعہ ہے" یہ الفاظ کنتھم نے ایسی گھبراہٹ کے ساتھ کہے کہ ڈرماٹ کو بڑا تعجب معلوم ہوا۔

گرشیم "ہان مین خود کہے دیتا ہون۔ کنتھم اپنا کان قریب لاؤ اور ڈرماٹ

تم بھی اپنا کان میرے پاس لاکے سُنو ۔ ایسا نہ ہو کہ میرا کوئی لفظ تمھارے کانون تک نہ پہونچ سکے۔ چوبیس برس گزرے اور اب کی موسم خزان مین پورے چوبیس سال ہو جائین گے۔ اس وقت مین اور یہی مارکوس جو اُن دنون لارڈ کریشم کہلاتے تھے لندن سے گھوڑون پر سوار ہو کے قصر اَلنڈیل کے قریب آ گئے اور جنگل مین چھپ رہے۔ انگلس دشمن ہم سے آگے ملا۔ مگر آہ مین مر رہا ہون میری جان نکل رہی ہے۔ کنتھ اپنا کان زیادہ قریب لاؤ مین اپنی آخری سانس کے ساتھ اپنے اس جرم کو ضرور ظاہر کر دون گا جو میری روح کو پریشان کر رہا ہے۔"

اس کے بعد وہ چند لمحون کے لیے خاموش ہو گیا۔ کنتھ اور ڈرماٹ دونون اسی طرح اپنے کان اُس کے مُنھ کے قریب لگائے ہوئے تھے اور نہایت خاموشی کے ساتھ سننے کے مشتاق تھے۔ اتنے مین ٹوٹے اور غیر مربوط الفاظ مین جو بہ مشکل سنے جا سکتے تھے گریشم نے اپنے ایک نہایت ہی سخت اور خوفناک جرم کا حال ظاہر کر دیا۔

ڈرماٹ کو شک ہوا کہ مجھ سے سننے مین کچھ غلطی ہوئی ہے۔ لیکن کنتھ کے لیے یہ معاملہ زیادہ تعجب خیز نہ تھا۔ کیونکہ یہی باتین وہ پُراسرار عورت کی زبان سے سُن چکا تھا۔ اب اس وقت گریشم کی زبانی سُن کے اُسے یقین ہو گیا کہ جو کچھ اُس عورت نے بیان کیا وہ اب بالکل ٹھیک تھا۔

گریشم کی زبان ابھی بند نہین ہوئی تھی۔ ابھی تک غیر منتظم الفاظ ادا کر سکتا تھا۔ دفعتہً پھر ایک خیال اُس کے دل مین آیا۔ جس سے اُس کی آنکھین یکایک چمک اُٹھین۔ اور کہنے لگا "افوہ! اب مین سمجھا کہ مارکوس النڈیل تمھارے ایسے دشمن کیون ہین؟ تو ہان کنتھ مین سب سمجھ گیا۔ بس اتنا ہی کہون گا کہ خدا تمھ... دلائے۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی گریشم کی آ...

روح پرواز کر گئی۔

کنتھ اور ڈرماٹ دونون اُٹھ

کی بے جان لاش کی طرف دیکھتے رہے۔ دونون کے دلون مین اِس وقت
وہی خیالات موج زن تھے جو گرنیتھم کی زبانی سُن چکے تھے۔ تھوڑی دیر مین گرنیتھم
کے آخری الفاظ کا مطلب ڈرماٹ کی سمجھ مین آگیا اور اُس نے کہا "شریف دلیر
نوجوان۔ بے شک خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو آپ کا حق دلائے۔ آپ
کی شرافت آپ کی پیشانی سے نمایان ہے۔ اور آپ ویسے ہی خوبصورت ہین
جیسا کہ کسی شریف زادے کو ہونا چاہیے۔ ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہی
کہ آپ کی رگون مین نہایت معزز نسل کا خون دوڑ رہا ہے۔ خیر اب اے بہادر
نوجوان۔ ڈنبار کے سپاہیون کو آپ ہی میدان جنگ مین لے جائین۔ اور
جلدی کیجیے کہ کہین ایسا نہ ہو ان دونون کی دغابازی سے ہمین کوئی سخت نقصان
پہونچ جائے۔" یہ کہتے ہی وہ کنتھ کے قدمون پر گر پڑا۔

کنتھ۔ (ڈرماٹ کو اُٹھا کے) "بیشک اب ہمین ایک لمحہ بھی نہ ضائع کرنا چاہیے
اگر ہم اِس لڑائی مین زندہ بچے تو اُن دونون کو واپس آ کے دفن کر دین گے۔"

ڈرماٹ۔ "کنتھ! افوہ! آپ کا دل کس قدر شریف ہے آپ ایسے شخص کے
ساتھ بھی شریفانہ برتاؤ کرنا چاہتے ہین جس نے ابھی بتا دیا کہ وہ دو آدمیون
کو قتل کر چکا ہے جو کہ ــــــ"

ڈرماٹ کا یہ جملہ ختم نہین ہونے پایا تھا کہ کنتھ فوراً اوپر چڑھنے لگا۔
ہو، ڈرماٹ بھی اُس کے پیچھے ہو لیا۔ اس غار مین اوپر چڑھنا نیچے اُترنے
کی بہ نسبت زیادہ آسان تھا۔ اس کے سوا اب صبح کی روشنی بھی بہت تیز
ہو گئی تھی۔ چڑھتے وقت کنتھ نے اس منظر کو بخوبی دیکھ لیا اور یہ خیال کر کے
اُس کا دل کانپ گیا کہ دونون انگریزون نے کس خوفناک طریقے سے جان
ُرنز ... نے سُن لیا تھا کہ کنتھ یہان آ پہونچا ہے۔ لہذا وہ کھڑکی مین سے
دروازہ کھولا اور جلدی مین دونون باہر نکلے۔
کے نیچے ہی ایک گہرا غار ہے۔ فوراً نیچے جا رہے
قتل کرنے کی یہ سزا ملی تھی۔
ن اصطبل مین پہونچ گئے۔ اُنھون نے

ایک لمحہ بھی بیکار ضائع نہین کیا۔ بلکہ لڑائی کے لیے فوری تیاریان کرنے لگے۔
ڈرماٹ نے زرہ پہن لی اور کنتھ نے بھی وہ زرہ بکتر کا جوڑا اپنے جسم
پر آراستہ کیا جو سر جیمیس لنڈسے سے ملا تھا۔ اور جس کو وہ نہایت احتیاط کے ساتھ
یہان تک لے آیا تھا۔

یہ جوڑا اُس کے جسم پر بالکل ٹھیک تھا۔ پہننے کے بعد بھی اُس کے جسم
کا تناسب اور خوبصورتی بخوبی ظاہر ہوتی تھی۔

اس کا گھوڑا بہت تھک گیا تھا لہذا وہ اصطبل مین باندھ دیا گیا۔ اور
ڈیلو نانٹ کا گھوڑا جو دونون مین زیادہ مضبوط اور اچھا نظر آتا تھا۔ کنتھ کے
حوالے کیا گیا۔ ڈرماٹ گریشم کے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور جس وقت آفتاب
کی کرنین بخوبی نظر آنے لگین وہ دونون اُس گھاٹی مین پہونچے جس مین ڈنبار
کی فوج والے جمع تھے۔ پہلے پہل ان لوگون کو یہ دیکھ کے کہ ایک مسلح سوار ڈرماٹ
کے ساتھ آرہا ہے بہت تعجب ہوا۔ لیکن جب کنتھ ان کے قریب پہونچا اور اُنھون نے
اُس کی صورت دیکھی تو سب مین ایک قسم کا غیر معمولی جوش پیدا ہوگیا۔ اُن مین سے
ہر ایک کو اُس نوجوان کے ساتھ محبت تھی۔ کیونکہ اُس نے تھر آسٹر لنگ مین ان کے
سردار کی جان بچائی تھی۔ لہذا جیسے ہی اُنھون نے کنتھ کو جنگی لباس مین آراستہ
دیکھا۔ خود بخود اُن کے دل مین یہ خیال گزرا کہ گویا یہی سردار ہے جسے خدا نے
ہماری سربراہی کے لیے بھیجا ہے۔

ڈرماٹ نے ان لوگون سے بیان کیا کہ گریشم اور ڈیلو نانٹ دونون
ذلیل جاسوس تھے۔ اور اُنھین اپنی دغابازی کی سزا مل گئی۔ اب اس بات کا
خوف ہے کہ اُن کی دغابازی سے دیکھیے ہمین کیسا نقصان پہونچتا ہے۔ اسی لیے
کنتھ یہان آگئے ہین کہ تمھین التندیل اور میک آلپین کی تعدد جماعت کے مقابلے
پر لے جائین۔ یہ سنتے ہی ڈنبار کے سپاہی مسرت خیز نعرے بلند کرنے لگے۔ فوراً
بگل کے ذریعے سے سب سپاہی بلائے گئے۔ اور پیدل اور سوار سب جمع
ہوگئے۔

اب کنتھ نے دیکھا کہ مین اس چھوٹی سی فوج کا سپہ سالار ہون جس نے اپنا

پانچ سو بہادر پیدل سپاہی ہین- اور تین سو سوار جو زرہ ہون سے آراستہ ہین-
تھوڑی دیر مین ہمارے نوجوان بہادر نے اپنی فوج کا معائنہ کرلیا- اس کے بعد اُس نے کوچ کا حکم دیا- یہ فوج گھاٹی سے نکلی اور سب سے قریب راستے سے ہو کے اُس طرف چلی جہان دشمنون کا پڑاؤ تھا- اور اب پہاڑون مین بگل کی آواز اور ڈنبار کے مخصوص نعرۂ جنگ کی آوازین گونج رہی تھین-

یہ ایک عجیب و غریب منظر تھا- چھوٹی سی فوج جس کا سپہ سالار ایک حسین اور نوجوان شخص تھا آگے بڑھتی چلی جاتی تھی- جنگجو بہادر جو بہت سی خونریز لڑائیون مین تجربہ حاصل کر چکے تھے ایک نوجوان سردار کی ماتحتی مین خوش خوش چلے جا رہے تھے- اور کیسا سردار جو کبھی کسی لڑائی مین نہین شریک ہوا تھا- اُس کے نام مین ایک جادو تھا اور ہر شخص کا دل کہہ رہا تھا کہ اِس کی ماتحتی مین ہم فتح حاصل کرین گے-

---

تراسی وان باب

شکست

طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل لارڈ ڈنبار اپنی مختصر جماعت کے ساتھ قصر سے نکلے- اور قصر گلن کائل کی جانب چلے- اُنھین اِس بات کی بالکل خبر نہ تھی کہ دیگر مقامات مین کیا ہو رہا ہے- یہ بات اُن کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی کہ دونون انگریز جن پر مین نے کامل بھروسہ کرلیا ہے اور جنھین ایسے اہم کامون کا ذمہ دار بنا دیا ہے وہی میری تباہی اور بربادی کی فکر مین ہین- انھین اُس تجویز پر جو لارڈ گلن کائل نے پیش کی تھی اپنی کامیابی کا کامل یقین تھا- لہذا وہ اپنی مختصر جماعت کے آگے خوشی خوشی چلے جاتے تھے- اور دل مین خیال کر رہے تھے کہ چند گھنٹون کے اندر رانڈیل اور میک آلپین کی فوجین بھوسے کی طرح ہوا مین اُڑ جائین گی-

یہ چھوٹی فوج تنگ گھاٹیون اور پہاڑی راستون مین خاموش چلی

جا رہی تھی - اور ہر سپاہی اس لمحے کے شوق مین بیتاب تھا جب کہ بگل کے ذریعے سے حملے کا اشارہ ہو گا۔

ہم بتا چکے ہین کہ قصر ڈنبار سے قصر گلن گائل تقریبًا بیس میل کی مسافت پر تھا - آدھا راستہ بخیر و خوبی طے ہو گیا - دفعتہً ایک پہاڑی پر سے جس کی گھاٹی مین یہ مختصر فوج چلی جا رہی تھی بگل کی آواز آئی - لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہی فورًا سمجھ گئے کہ کیا ہوا - ساتھ ہی اُنھین اس بات کا بھی یقین ہو گیا کہ ہمارے ساتھ دشمنی اور دغا بازی کی گئی - اس پر بھی ہر شخص نے فورًا اپنی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا - اور جیسے ہی بگل کی آواز دوبارہ گونجی - وہ تلوارین میانون سے نکل پڑین - پھر لارڈ ڈنبار کے ایک فوری حکم کی تعمیل مین اُن کی مختصر جماعت دو صفون مین آراستہ ہو گئی - دونون صفین ایک دوسرے کی طرف اپنی پیٹھ کیے تھین - اس طرح دونون صفون کا رُخ دونون طرف کی بلندیون کی جانب تھا - یہ ترتیب قائم ہوتے ہی دونو جانب کی بلندیون اور گھاٹیون مین سے میک آلپین کی پوری فوج نکل پڑی - اور دونون خونخوار سپاہی اُس کے سردار تھے - ایک ہزار سپاہیون نے ایک ساتھ لارڈ ڈنبار کی اس چھوٹی سی فوج پر حملہ کر دیا - اور دم بھر مین دونون جانب کے بارہ آدمی گر پڑے - لیکن اتنی ہی دیر مین لارڈ ڈنبار کی فوج محصور ہو چکی تھی - آخر لارڈ صاحب کو اَنڈلف کے آگے ہتھیار ڈال دینا پڑے تاکہ اُن کے وفادار ہمراہی بیکار نہ مارے جائین - اُنھون نے بڑھ کے اپنی تلوار اَنڈلف کے حوالے کر دی - اور ڈنبار کے تمام ہمراہیون کو بھی اپنے سردار کی تقلید کرنی پڑی -

اب لارڈ ڈنبار میک آلپین کے ہاتھ مین قید تھے - میک آلپین دو جماعتون مین تقسیم ہو گئے اور لارڈ ڈنبار کے ہمراہیون کو اپنے بیچ مین لے کے گھاٹی کے باہر نکلے - سر اَنڈلف اور سر ابرہیم اس فتحمند فوج کے آگے آگے تھے -

لارڈ ڈنبار کے دل مین اب ایک قسم کا شبہ پیدا ہوا جو گرٹیشم کے متعلق تھا - اُنھون نے اپنے دل مین کہا "یقینًا اُسی نے میرے اِس ارادے کا حال دشمنون پر ظاہر کر دیا - ورنہ یہ بات کب ممکن تھی کہ مین اتنے سویرے اپنی مختصر فوج کے ساتھ قصر

گلن گائل کی جانب جاؤن گا دشمن کو کیونکر معلوم ہو سکتی تھی کہ اس طرح چھپ کے دفعتہً آ پڑا۔ لیکن اگر گریشم واقعی دغا باز جاسوس ہے تو پھر میری بڑی فوج کا کیا حشر ہو گا جس کی سرداری پرین نے اُس کو بھیجا ہے؟"

بغیر اُس فوج کے آئے لارڈ گلن گائل کی چھوٹی سی فوج کو بھی یقیناً شکست ہو جائے گی۔ یہ ہُوا تو پھر مارکوس النڈیل اور خونخوار ہیک آبین کی کامیابی کا کیا نتیجہ ہو گا؟" قصر گلن گائل اور تعرڈنبار دونون لوٹ لیے جائین گے۔ دونون علاقے تباہ و برباد ہون گے۔ قصبے اور گاؤن جلا دیے جائین گے۔ اور مویشی ہنکا لیے جائین گے۔ غرض یہ سارا ضلع تباہ و برباد ہو جائے گا۔"

یہ افسوسناک خیالات تھے جو لارڈ ڈنبار کے دل مین اُس وقت گزرے، جب کہ وہ اپنی جماعت کے آگے آگے ایک جنگی قیدی کی حیثیت سے چلے جاتے تھے۔ اُن کے بہادر اور بدقسمت ہمراہیون کے دلون مین بھی یہی خیال تھا۔ اُن کے چہرون سے اس شکست پر افسوس نہ ظاہر ہوتا بلکہ اس بات کی خواہش ہر شخص کے دل مین تھی کہ جس طرح بنے دشمنون سے انتقام لینے کا موقع ملنا چاہیے۔

جس وقت ڈنبار کے قیدی اور اُن کے قید کرنے والے میکرآبین سپاہی پہاڑی کی گھاٹیون سے نکل کے اُس میدان مین آئے جس کے سامنے قصر گلن گائل واقع تھا صبح کی روشنی افق مشرق سے نمودار ہونے لگی تھی۔ اُنھون نے دیکھا کہ ارل گلن گائل کی فوجین قلعے سے باہر نکل رہی ہین۔ تھوڑی دور آگے النڈیل کے جنگ جو بہادر بھی نظر آ رہے تھے۔ یہ دیکھتے ہی لارڈ ڈنبار کے منھ سے ایک افسوسناک آہ نکلی۔ کیونکہ اُنھین فقط اس بات کا افسوس نہ تھا کہ مین اِس لڑائی مین کوئی حصہ نہ لے سکون گا۔ بلکہ زیادہ اس کا افسوس تھا۔ کہ میرے دوست گلن گائل کی مختصر جماعت تباہ و برباد ہونے سے نہ بچ سکے گی۔ کیونکہ اُن کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

اب ہم اپنے ناظرین کو اُس مختصر فوج کی طرف لیے چلتے ہین جو ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم کی ماتحتی مین لڑائی کے لیے نکل رہی ہے۔ اس مین ایک ہزار جنگ جو بہادر ہین۔ ارل اور اُن کے بیٹے لارڈ ملکم دونون چست و چالاک

جنگی گھوڑوں پر سوار ہیں۔ لارڈ گلن گائل کے چہرے سے سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ اور لارڈ [illegible] کا چہرہ اولوالعزمی کے جوش سے چمک رہا ہے۔ ایک بُرج کے اوپر جو قصر گلن گائل کے پھاٹک کے اوپر واقع ہے نازآفرین لیڈی ادی لینا کھڑی ہے۔ اُس کی خادمہ ارسولا بھی اُس کی خدمت میں حاضر ہے ادی لینا کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ہیں۔ مگر نازک ہونٹوں پر ایک تبسم نمایاں ہے۔ افسوس تو اِس بات کا ہے کہ اُس کے باپ اور بھائی میدان جنگ میں جا رہے ہیں۔ اور خوشی اِس بات کی ہے کہ میں ہی پہلی لڑکی نہیں ہوں جو قلعے کے برج پر کھڑی ہو کے اپنے بہادروں کی لڑائی کا تماشا دیکھ رہی ہو۔ یہاں کھڑے اُس کو زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ بگل کی آواز ہوا میں گونجی جس سے اُس کے دل میں بھی ایک عجیب و غریب جوش پیدا ہو گیا۔

یہ سماں قائم تھا کہ مشرقی پہاڑیوں سے آفتاب طلوع ہوا۔ اور اُس کی کرنیں بہادروں کے خودوں اور زرہوں پر پڑنے لگیں۔

ادی لینا نے ارسولا کی طرف مخاطب ہو کے کہا "دیکھو دشمن کس جوش سے بڑھ رہے ہیں۔ تم اُس سرخ جھنڈے کو دیکھتی ہو جو اِس مرغزار میں بڑھتا چلا آتا ہے؟ یہاں سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہو گا۔ اخاہ! میں پہچان گئی۔ یہ آلنڈل کا جھنڈا ہے۔ خدا نہ کرے کہ کبھی یہ اِن دیواروں کے اُوپر نصب ہو۔ یہ کہہ کے ادی لینا نے اپنے قصر کے بلند ترین برج کی طرف پلٹ کے دیکھا جس کی چوٹی پر گلن گائل کا پھریرا اُڑ رہا تھا۔

ارسولا: آمین۔ لیکن اسی جھنڈے کے نیچے مجھے کوئی چمکدار شے نظر آ رہی ہے معلوم ہوتا ہے کوئی سپاہی پوری زرہ بکتر سے آراستہ ہے"

ادی لینا: "ہاں ارسولا تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ یہی اُن کا سردار ہے۔ جس کی زرہ آفتاب کی روشنی میں چمک رہی ہے۔ غالباً یہی مارکوس النڈل ہیں"

ارسولا: "اگر یہ النڈل کی سپاہ ہے تو میک آلپین کی فوجیں کہاں ہیں؟ کیا دونوں ایک ہی میں شامل ہو گئی ہیں؟"

ادی لینا: "غالباً یہی ہو گا۔ لیکن میں تو میک آلپین سرداروں کو کہیں نہیں دیکھتی

اُن مین تو مارکوس کے سوا کوئی نہین نظر آتا۔"

ارسولا:۔ لو اُدھر دیکھو۔ اُس گھاٹی کی طرف سے بھی تو کچھ فوجین آرہی ہین؟"

اوی لینا:۔ (خوشی کے ساتھ) "ہان ہان یہ لارڈ ڈنبار کی فوجین ہین جو قصر کے باہر ابا جان کی فوجون مین شامل ہونے کو آتی ہین۔ مگر یہ کیا؟ وہ تو ادھر نہین آتین! بلکہ الندیل کی فوجون مین جارہی ہین!"

ارسولا:۔ غالباً اُن کا یہ مقصد ہوگا کہ دشمن کی پشت کی جانب سے جا کے حملہ کرین اور آپ کے ابا جان سامنے کی جانب سے حملہ آور ہون۔"

اوی لینا:۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن مین نے تو آبا جان اور بھائی ملکم کو یہ کہتے سُنا تھا کہ لارڈ ڈنبار اپنے دو سو سپاہیون کے ساتھ آکے قصر کے باہر ہم سے مِل جائین گے۔ لیکن یہ فوج جو گھاٹی سے نکلی ہے یہ تو اس سے بہت زیادہ ہے۔ دیکھو ابا جان نے اپنی فوج کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور اب وہ اُس فوج کی طرف اشارہ کر رہے ہین۔ اور دیکھو بھائی ملکم گھوڑا دوڑا کے جاتے ہین کہ قریب سے اُنھین دیکھ آئین۔"

یہ کہہ کے اوی لینا خاموش ہو گئی۔ اور سامنے کے منظر کو غور سے دیکھنے لگی۔ اُس نے دیکھا کہ لارڈ ملکم اپنا گھوڑا بڑھا کے اُس فوج کی طرف گئے جو پہاڑون مین سے نکلی تھی۔ پھر گھوڑا پھیر کے اپنے والد کے پاس واپس آئے۔ اوی لینا نے یہ دیکھ کے کہا "اس کا کیا مطلب؟ بھائی ملکم نے ان لوگون کو دیکھتے ہی اس طرح اپنا گھوڑا پھیر لیا گویا بجائے دوستون کے دشمن نظر کے سامنے آگئے۔ مگر وہ دیکھو اب میری سمجھ مین آگیا۔ دیکھو وہ میک آلپین ہین وہ اُن کا جھنڈا ہے۔ اور وہ دونون خونخوار بھائی بھی نظر آرہے ہین۔"

ارسولا:۔ لیکن بیوی اُن کے درمیان مین ایک چھوٹی جماعت کے آگے کون ہے؟"

اوی لینا:۔ مین خود کی کلغی تک پہچانتی ہون۔ بیشک وہی ہین۔ تو کیا اُنھون نے دغا بازی کی؟ اور دشمنون سے مل گئے! خود اُن کے ساتھ دغا بازی کی گئی؟ اور گرفتار کر لیے گئے۔ افسوس میرا دوسرا خیال غالباً صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے شریف ڈنبار اور اُن کے ہمراہی کسی کمین گاہ مین پھنس گئے۔ اور اب وہ

جنگی قیدی ہیں جو خونخوار میک آلپین نے انھیں گرفتار کر لیا ہے۔ اب تو اب ابا جان اور بھائی کو اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ اتنی بڑی عظیم الشان فوج کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور کوئی اُن کی مدد کے لیے نہ آئے گا۔ یہ ہوا تو یقیناً انھیں شکست ہو جائے گی۔"

ارسولا" بیوی دیکھیے آپ کے ابا جان اور بھائی اپنے سپاہیوں کے سامنے کھڑے کچھ کہہ رہے ہیں۔ جسے سنتے ہی سب نے زور و شور سے نعرہ بلند کیا۔"

اور حقیقت یہ ہے کہ ارل گلن کائل اور لارڈ ملکم کے پُرجوش الفاظ نے ایک ہزار بہادروں کو لڑائی پر آمادہ کر دیا تھا۔ اُنھوں نے زور و شور سے نعرہ بلند کیا اور بگل کی آواز یں بھی گونجنے لگیں۔ لیڈی آڈی لینا اور اُس کی خادمہ دونوں بخوبی دیکھ رہی تھیں کہ سامنے میدان میں کیا واقعات پیش آ رہے ہیں۔ لارڈ ملکم نے اپنا گھوڑا بڑھا کے اُس فوج کو دیکھ لیا تھا جو پہاڑوں میں سے نکلی تھی۔ اور پہچان گئے تھے کہ میک آلپین کے سپاہی ہیں۔ لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہیوں کو بھی اُنھوں نے دیکھ لیا تھا۔ جن کی حالت سے صاف ظاہر تھا کہ اِن خونخواروں کے ہاتھ میں قید ہیں۔ یہ دیکھتے ہی فوراً اپنے باپ کے پاس واپس آئے۔ اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ ارل نے کہا "اگرچہ اب ہمیں کسی مدد کی امید نہیں ہے مگر جو کچھ ہو میں آگے بڑھ کے دشمن سے مقابلہ کروں گا۔"

اس کے بعد ارل اور ملکم دونوں نے یکے بعد دیگرے اپنے لوگوں کے سامنے مختصر اور پُرجوش تقریریں کیں اُنھیں بتایا کہ ہمارے مددگار دوست لارڈ ڈنبار خدا جانے کیونکر سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ اُن کی بڑی فوج دشمنوں کی پشت کی جانب سے عنقریب نمودار ہو گی۔ اور جو تجویز آج صبح کے لیے قرار پا چکی تھی وہ ضرور عمل میں آئے گی۔ پھر ارل اور ملکم نے کہا "ہمارے بہادروں کو چاہیے کہ اپنے آبا و اجداد کی سی بہادری ظاہر کریں"۔ اسی کے جواب میں وہ پُرجوش نعرہ بلند ہوا تھا جو قصر کے برج کے اوپر آڈی لینا اور ارسولا کے کانوں تک پہنچا تھا۔

اب ہر لحمہ ایک محفوظ مقام سے دیکھنے والے کے لیے زیادہ دلچسپ ہوتا جاتا تھا۔ سیک آلیپین بھائی لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہیوں کو اس طرح گرفتار کیے ایک مکان میں لے گئے جو قصر سے دو میل کی مسافت پر تھا۔ اُن کے احاطے میں یہ جنگی قیدی بند کر دیے گئے۔ سیک آلیپین کے ایک سو آدمی اُن کی حفاظت کے لیے مقرر ہوئے۔ یہ تعداد اس کام کے لیے کافی تھی۔ اس لیے کہ ڈنبار کی فوج والے اسلحہ سے محروم کر دیے گئے تھے۔ بقیہ نو سو لوگوں کو لے کر تنڈلف اور اتیھ مار کوس الندڈیل کی فوج میں شامل ہو گئے۔ اور اُس کے آدھ گھنٹے کے اندر لڑائی شروع ہو گئی۔

نازک دل والی آدی لینا کے لیے یہ نہایت نازک وقت تھا۔ اُس کے نازک دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے۔ کبھی چہرہ خوشی سے چمکنے لگتا کبھی سارا بدن کانپنے لگتا۔ کبھی جوش سے مُٹھیاں کس لیتی۔ اور ہونٹ کھل جاتے لیکن آدی لینا کی نظر فقط ایک طرف جمی ہوئی تھی۔ وہ لڑائی کو نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ اُس کی نظر اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ ساتھ رہتی۔ جو پہلو بہ پہلو لڑ رہے تھے۔ ادرسولا کا دل فقط آرل اور تکلم میں نہیں لگا ہوا تھا۔ بلکہ اُس کی نظریں میدان جنگ میں ہر جانب دوڑ تیں۔

ایک گھنٹہ اسی حالت میں گزر گیا۔ اور کسی جانب ذرا سی بھی کامیابی نہیں حاصل ہوئی۔ گلن گائل کی فوج اگرچہ تعداد میں بہت کم تھی لیکن استقلال کے ساتھ لڑتی رہی۔ اتنی دیر میں دونوں جانب کے بہت سے لوگ زخمی ہو کے گر چکے تھے۔ اور آدی لینا اپنے باپ اور بھائی کو اُسی طرح نظر جمائے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ یکایک اُس نے دیکھا کہ تکلم اور لارڈ الندڈیل سے مقابلہ ہو گیا۔ لیکن اُسی مقام پر ایسی شدید لڑائی ہونے لگی کہ دونوں علیحدہ ہو گئے۔

مگر افسوس آدی لینا کا چہرہ دفعتہً زرد کیوں پڑ گیا؟ اور اب اُس پر مُردنی کیوں چھائی ہوئی ہے؟ شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ وہ اپنے والد کی فوجوں کو پیچھے ہٹتے دیکھ رہی ہے؟ افسوس گلن گائل

کی فوج بے ترتیب ہو گئی اور بھاگ رہی ہے۔ ہر شخص پریشان اور منتشر ہے۔ یہ دیکھتے ہی آدی لینا نے عاجزی سے زمین پر گھٹنے ٹیک دیے۔ اس مین اگر سولانے بھی اُس کا ساتھ دیا۔ اور آدی لینا نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے۔ اور درگاہ الہی مین دعا مانگی کہ "یہ لوگ جو مجھے عزیز ہین اس لڑائی مین زندہ و سلامت رہین"

یہ دعا مانگتے ہی آدی لینا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور پھر میدان مین نظر دوڑائی۔ اپنے باپ اور بھائی کہین نہین نظر آتے تھے" ہئی ہئی! کیا وہ بھی مارے گئے؟ اور دیکھو النڈل کے خونخوار وحشی ہر طرف گلن گال کے لوگون کو قتل کر رہے ہین۔ اُن کی صفین گلن گال کے منتشر لوگون کی طرف برابر بڑھتی آتی ہین۔ اور جو شخص سامنے آتا ہے اُسکو وہ قتل کر ڈالتے ہین" آدی لینا نے اپنے باپ اور بھائی کی سفید کلغیون کو پہچان لیا۔ اب وہ لڑتے نہین ہین۔ بلکہ دشمنون کی صفون کے بیچ مین ہین۔ اور دشمن اُنھین اپنی فوج کے پیچھے لیے جاتے ہین۔ ہائے ہائے! وہ قید ہو گئے۔ اور آدی لینا دل مین کہہ رہی کہ ایسے دشمنون سے رحم کی امید رکھنا بیکار ہے۔

اب وہ بار بار النڈل کی فوج کے پیچھے پہاڑون کی جانب نظر دوڑاتی ہے۔ جدھر سے ڈنبار کی فوجین آنے والی تھین۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ مدد اسی طرف سے آئے گی لیکن دو گھنٹے گزر گئے ابھی تک پتہ نہین۔ لارڈ ڈنبار اور اُن کی چھوٹی سی فوج کو دشمنون مین دیکھکر اُسے خیال ہوا تھا کہ دغابازی کی گئی ہے۔ مگر افسوس معلوم ہوتا ہے کہ ڈنبار کی بڑی فوج نے بھی آنے مین دیر کی اور اسی وجہ سے النڈل اور نیک آبین کو کامیابی حاصل ہو گئی۔

بدقسمت آدی لینا نے اپنے باپ کی فوج کا شکست کھانا اور اُن لوگونکا قتل ہونا اپنی آنکھون سے دیکھ لیا تھا۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ باپ بھائی دشمنون کے ہاتھ مین گرفتار ہو گئے۔ اس کے بعد اب وہ اس طرف دیکھنے لگی جدھر سے مدد کے آنے کی امید تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی زبان سے نکلا "آئین یہ کون

چمکتے ہیں۔ آفتاب کی شعاعیں لوہے پر چمک رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیشمار ننگی تلواریں۔ تبر۔ اور نیزے گھاٹی میں چمک رہے ہیں۔ اب ایک بگل کی آواز بھی کان میں آئی۔ کیا حقیقت میں یہ وہی مددگار فوج ہے یا دشمنوں کی کوئی نئی کمک زیادہ خونریزی کرنے کی غرض سے آرہی ہے؟"

اب ہم یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ لڑائی کے خاتمے پر حملہ آور فوجیں قصر کے بہت قریب تک آگئی تھیں۔ کیونکہ گلن گائل سپاہ کو شکست ہوتے ہی دشمنوں نے اُن کا تعاقب کیا تھا۔ اور قصر کے قریب تک آپہونچے تھے۔ خونریزی بدستور جاری تھی کیونکہ گلن گائل کی فوج جس کی تعداد دو سو سے زائد نہیں رہی تھی اتنی دور پیچھے ہٹ کے پھر مقابلہ کرنے لگی۔ یہی لڑائی ہو رہی تھی جب کہ آدی لینا نے وہ منظر سامنے دیکھا جس کی وجہ سے اس کے سارے جسم میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی۔

لیکن النڈل اور میک آلپین کی متحدہ فوجوں کو ابھی کسی بات کی خبر نہ تھی۔ کیونکہ وہ فتح کے نشہ میں مست ہو رہے تھے اور خونریزی میں مصروف تھے۔ اُنھوں نے پلٹ کے بھی نہیں دیکھا کہ اُن کی پشت کی جانب کیا ہو رہا ہے۔ اُدھر سے بگل کی آواز ان کے کانوں میں آئی تو ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا کہ یہ آواز کدھر سے آرہی ہے۔ لیکن فوراً خونریزی موقوف ہو گئی۔ اور گلن گائل کے لوگوں کو موقع مل گیا کہ قصر کے اندر داخل ہو گئے جن کے اندر آتے ہی اُنھوں نے پھاٹک بند کر لیے۔ اور مارکوس النڈل اور میک آلپین بھائیوں نے اپنی فوجوں کو از سر نو مرتب کیا۔ تاکہ اُس نئی آنے والی فوج کا مقابلہ کریں۔

اُن لوگوں کے ذریعے سے جو قصر میں واپس آئے آدی لینا کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ اُس کے باپ اور بھائی قید کر لیے گئے ہیں۔ اور دشمنوں نے اُنھیں اسی احاطے میں بھیج دیا ہے جہاں لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہی قید تھے۔ یہ معلوم کرکے اُسے کسی قدر اطمینان ہوا کہ اُنھیں کسی قسم کا صدمہ نہیں پہونچا ہے۔ اب آدی لینا نے غلاموں اور خدمتگاروں کو حکم دیا کہ

زخمیون کی خوب اچھی طرح خبرگیری کرین۔ اس کے بعد وہ پھر اُسی برج پر گئی جہان سے اُس نے اپنی چھوٹی سی فوج کو بہادری کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا۔ اب کی اُس نے دیکھا کہ آنندپل اور تیک آپین کی فوجین صفین باندھے کھڑی ہین۔ لیکن اب یہ فوج قصر گلن گائل سے اس قدر قریب تھی کہ آدی لینا نہایت صفائی سے لارڈ انندپل کو گھوڑے پر سوار دیکھ رہی تھی۔ جب کہ وہ اپنی فوجون کو جوش دلاتے پھرتے تھے۔ اس نے خونخوار تیک آپین بھائیون کو بھی دیکھا۔ جن کے ہاتھ مین خون آلود تلوارین تھین۔ اور جو اپنے لوگون کی صفون مین چکر لگا رہے تھے اپنے وحشیانہ طریقے پر اُن بھائیون کی تعریف کرتے جنھون نے لڑائی مین بہادری ظاہر کی تھی۔ اور قصر گلن گائل کی طرف اشارہ کر کر کے کہتے تھے کہ اگر اس دوسری لڑائی مین جو اب پیش آنے والی ہے تم نے کامیابی حاصل کر لی تو یہ مال غنیمت تمھارے لیے موجود ہے"

آدی لینا نے زیادہ دیر تک اس فوج کو نہین دیکھا بلکہ بہت جلد اُس کی آنکھین پہاڑون کی طرف اُٹھ گئین۔ جدھر سے نئی فوج آ رہی تھی۔ اب اُس نے دیکھا کہ ایک چھوٹی فوج ایک جنگی بہادر کی ماتحتی مین بڑھتی چلی آتی ہے جو زرہ بکتر سے آراستہ سر سے پاؤن تک دریائے آہن مین غرق اور خوشنما گھوڑے پر سوار ہے۔ تین سو سوار اُس کے پیچھے ہین اور اُن کے بعد پانچسو پیدل سپاہی چلے آتے ہین۔ جن کے بیچ مین ڈنبار کا جھنڈا بلند ہے۔

لیکن یہ افسر کون ہے جو اس چھوٹی سی جماعت کو میدان جنگ مین لیے آتا ہے؟ اُس کا چہرہ خود مین چھپا ہوا ہے۔ لہذا یہ معلوم کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ کون ہے۔

چوراسی وان باب

فتح

آدی لینا نے اِس فوج کو آتے دیکھا تو اُس کا دل دھڑکنے لگا۔ جب اُس کے

فوری جذبات کچھ کم ہوئے تو اُسے نظر آیا کہ یہ فوج جو آرہی ہے دشمنوں یعنی آنندپال اور میک آلپین کی متحدہ فوجوں کے تہائی حصے کے برابر بھی نہیں ہے۔ لیکن اس پر غور کرنے کا اُسے زیادہ موقع نہیں ملا تھا کہ اُس کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک دوسری لڑائی شروع ہوگئی۔

جس طرح کوئی تلاطم خیز ندی پہاڑوں پر سے اُتر کے میدان میں پھیل جاتی ہے اُسی طرح اس وقت کنتھ کی فوج نے پھیل کے آنندپال اور میک آلپین پر حملہ کیا۔ سب کے آگے ہمارا نوجوان بہادر تھا۔ اور اب دونوں فوجوں میں تلواریں چل رہی تھیں۔ بگل بجے اور لوگوں نے زور و شور سے جنگ کے نعرے بلند کیے۔ کنتھ کی پیدل فوج سواروں کے ایک پہلو سے نکل کے آنندپال اور میک آلپین کی فوجوں پر حملہ آور ہوئی۔

کنتھ کے دل میں اس وقت عجیب و غریب جوش بھرا ہوا تھا۔ اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ بتائی جو اپنے سوار کا اشارہ پاتے ہی تیزی کے ساتھ دشمن کی صفوں میں گھس پڑا۔

اتنے میں کنتھ کی نظریں اُس بُرج پر پڑیں جہاں آدی لینا کھڑی لڑائی کا تماشا دیکھ رہی تھی۔ اس خیال نے اُس کے دل میں اور ولولہ پیدا کر دیا کہ میں اپنی معشوقہ کے سامنے جنگ کر رہا ہوں۔ یہ اثر اُس کے عضو عضو میں سرایت کر گیا۔ وہ ہمیشہ بہادر تھا لیکن جیسی بہادری اُس وقت اس سے ظاہر ہو رہی تھی ناقابل بیان ہے۔

اب لڑائی زور و شور کے ساتھ ہو رہی تھی گھوڑوں کی ٹاپوں سے اس قدر گرد اُڑی کہ لوگوں کو سانس لینا مشکل ہو گیا۔ ناہ کوس آنندپال اور میک آلپین بھائی یہ سمجھتے تھے کہ اس تازہ وارد فوج پر فتح حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہ ہوگا۔ لیکن اب انھیں نظر آیا کہ یہ تمنا آسانی کے ساتھ نہیں پوری ہو سکتی۔ بلکہ اب یہ خیال بھی اُن کے دل میں پیدا ہوا کہ دیکھیں ہمیں فتح حاصل بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ کنتھ کی بہادری نے ہمراہیوں میں سے ہر شخص کے دل میں جوش پیدا کر دیا تھا۔ ہر شخص کو یہی دُھن تھی کہ اپنے نوجوان سردار کی ماتحتی میں اپنی

کی سی بہادری اور جرأت ظاہر کرے۔ اُن کے قدم کسی طرح آگے بڑھنے سے نہ رُکتے۔ جو سامنے آتا اُسے کاٹ کے ڈال دیتے۔ یکایک سرانڈلف اور ایتھم نے اپنے گھوڑ دن کو آگے بڑھایا کہ اس تازہ وارد فوج کے سپہ سالار کا مقابلہ کریں۔ اُن کو آتے دیکھ کر کنتھ نے پیچھے ہٹنے کا خیال نہیں کیا بلکہ اپنی تلوار زیادہ مضبوطی کے ساتھ پکڑ لی اور زین پر خوب جم کے بیٹھ گیا تاکہ اُن کے مقابلے کے لیے تیار ہو جائے۔ اُن دونون نے کنتھ پر ایک ساتھ حملہ کیا تھا۔ لیکن کنتھ سر سے پاؤن تک دریاے آہن مین غرق تھا۔ میک آلپین بھائی اپنی معمولی وضع مین تھے تاہم اُن کے جسمون پر ہلکی زرہین تھین۔ اور تلوارون کے علاوہ اُن کے پاس جنگی تیر بھی موجود تھے۔ جو ایک مضبوط دیوار کو منہدم کرنے کے لیے بھی کافی تھے۔ لہذا انسانی جسم گو کہ لوہے مین چھپا ہوا ہو اُن کا کیسے مقابلہ کر سکتا تھا؟

اودی لینا کو خبر نہ تھی کہ اِس فوج کا افسر کنتھ ہے اُس کے دل مین اِس بات کا وہم و گمان بھی نہین گذرا تھا۔ مگر قدرتی طور پر اُسے اُس کے ساتھ ایک قسم کی ہمدردی پیدا ہو گئی۔ مگر جب اُس نے دیکھا کہ دونون میک آلپین بھائی ایک ساتھ اس سردار پر حملہ کر رہے ہین تو اُس کا نازک دل کچھ بجھ سا گیا۔ دل مین کہنے لگی کہ اس نوجوان کے لیے تو اکیلا ایک ہی میک آلپین سردار کافی تھا نہ کہ دونون نے ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ مگر یہ لڑائی برابر کی لڑائی ہرگز نہین کہی جا سکتی۔

غرض لڑائی شروع ہو گئی یعنی کنتھ پر دونون میک آلپین بھائی ایک ساتھ ٹوٹ پڑے۔ آس پاس دونون طرف کے بہادرون نے لڑنے سے ہاتھ روک لیے اور اپنے سردارون کی لڑائی کا تماشا دیکھنے لگے۔ مگر یہ لڑائی زیادہ دیر تک نہین قائم رہی۔ کنتھ نے ایک بھائی کا وار خالی دیا اور دوسرے سے اس طرح بچا کہ اپنے گھوڑے کو یکبارگی دوسری طرف موڑ دیا۔ اب پھر وہ دونون دوبارہ حملہ کرنے کی تیاری مین مصروف تھے کہ کنتھ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ بتائی جو اشارہ پاتے ہی دونون میک آلپین بھائیون کے درمیان مین جا پہونچا۔ ساتھ ہی کنتھ نے اپنی تلوار کے ایک وار سے سر ایتھم کا چہرہ بائین جانب زخمی کر دیا۔ لیکن یہ وار اتنی زور سے پڑا تھا کہ ایتھم اپنے گھوڑے پر نہ سنبھل سکا گر جھک کے

زمین پر آ رہا۔ ساتھ ہی سر آنڈلف کو اُس نے اپنی تلوار کے ایک ہولے سے
ڈھکیل دیا۔ چنانچہ وہ بھی اپنے گھوڑے سے الگ جا گرا۔ اُس کے منھ سے خون
بھی جاری تھا۔ اور بیہوش پڑا ہوا تھا۔

یہ لڑائی دیکھتے ہی لیڈی اوی لینا کے دل پر سے ایک بہت بڑا بار
ہٹ گیا۔ کنتھ کی اس کامیابی نے لڑائی مین جادو کا کام کیا اُس کے ساتھ والے
سپاہیون کا دل بڑھ گیا۔ اور دشمنون کے حوصلے پست ہو گئے۔ مگر اس لڑائی
مین اس گھڑی تک لارڈ الندیل کا اور ہمارے نوجوان بہادر کا مقابلہ نہین ہوا
تھا۔ اور نہ لارڈ آلنڈیل کو معلوم تھا کہ اس تازہ وارد فوج کا سردار کون
شخص ہے۔ کیونکہ کنیتھ کا چہرہ خود مین چھپا ہوا تھا۔ اور اپنے ہمراہیون کو اُس نے
پہلے سے تاکید کر دی تھی کہ نعرہ بلند کرنے مین اُس کا نام نہ لین۔ بلکہ اُن کے پُرجوش
نعرے فقط ڈنبار کے نام سے ہون۔

یکایک لارڈ الندیل اور میک آلپین کی فوجون مین یہ خبر مشہور ہو گئی
کہ ڈنبار کی تازہ وارد فوج کے سردار نے دو نوجوان میک آلپین بھائیون کو زمین
پر گرا دیا۔ لارڈ الندیل کے دل مین دھڑکا پیدا ہوا کہ یہ حالت دیکھ کے فوج والے
بد دل نہ ہو جائین۔ لہذا اُنھون نے گھوڑا بڑھایا تاکہ کنتھ سے مقابلہ کرین۔
لیکن اتنی ہی دیر مین آلنڈیل اور میک آلپین کی فوجون مین پریشانی پیدا
ہو گئی۔ اور سپاہی ہر طرف سے پیچھے ہٹنے لگے۔ یہ دیکھ کے مارکوس غصے کے
لہجے مین چلائے "کمزور بزدلو! کیا تمھین یہ گوارا ہے کہ یہ چند لوگ تمھین
شکست دیدین؟"

اس جواب مین آلنڈیل کے ایک سپاہی نے یہ کہا "کیا آپ یہ نہین
دیکھتے کہ ان چند لوگون کا سردار کون ہے؟ جن یا فرشتہ ہے"

ساتھ ہی کنتھ کے سوارون نے ایک پُرجوش نعرہ بلند کیا۔ اور
مارکوس الندیل گھبرا کے اُس طرف دیکھنے لگے۔ اُنھین نظر آیا کہ مذکورہ سوار
متحدہ فوجون کے درمیان مین سے ہو کے گزر گئے ہین۔ اور اب پشت کی
طرف سے میک آلپین فوجون پر حملہ کر رہے ہین۔ وہان بھی کنتھ اُن کے آگے تھا

اور اپنی تلوار سے بڑے بڑے کارہائے نمایان انجام دے رہا تھا۔ مارکوس النڈیل نے کوشش کی کہ اپنی فوجون کو جمع کر کے اپنے دستون کی مدد کرین لیکن اُن کی صفین بھی درہم اور برہم ہو چکی تھین۔ اور چند منٹ کے اندر النڈیل اور ہیگ آلبین کی متحدہ فوجین ہر طرف بھاگ رہی تھین۔

اس وقت دشمنون کے مقابلے مین کنتھ کی شرافت و نیک نفسی بخوبی ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ اُس نے اپنے سپاہیون کو حکم دیا "بس اب کوئی وار نہ کرو۔ یہ لوگ بھاگ رہے ہین تو اب ان کو پناہ دینی چاہیے۔ مگر ان تمھین جتنے مل سکین گرفتار کر لو اب اس کے بعد اگر کوئی شخص بے ضرورت تلوار سے کام لے گا تو مین اُسے اپنا دشمن خیال کرون گا"

یہ بتانے کی ضرورت نہین کہ جس طرح کنتھ نے پہلے سپاہیون کو جوش دلا کر بہادری کے ساتھ لڑنے پر آمادہ کر دیا تھا اسی طرح اب اُنھین رحم اور ترس کھانے پر آمادہ کیا۔ اُس کی فتح مند سپاہ نے لوگون کے اسیر کرنے ہی پر قناعت کی اور بہتون کو قید کر لیا۔

اب کنتھ نے اپنے سوارون کی طرف مخاطب ہو کے کہا "میرے بہادرو! اب تم مارکوس النڈیل کا تعاقب کرو اور جہان تک بنے اُنھین گرفتار کر لاؤ۔ مگر اُنھین کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچنے پائے۔ وہ مقابلہ کرین تو بھی اُنکی جان نہ لی جائے۔ لیکن اُنھین جانے بھی نہ دو"۔ کنتھ کے یہ الفاظ پوری طرح ختم نہین ہوئے تھے کہ سب سوار مارکوس النڈیل کے تعاقب مین روانہ ہو گئے۔

اِس اثنا مین ہیگ آلبین کے ان سو سپاہیون نے جو قیدیون کی حراست پر مامور تھے لڑائی کا یہ انجام دیکھا تو خود بھی جگہ چھوڑ کے بھاگ گئے۔ یون قیدیون کو آزادی ملی اور وہ نکل کے اس مقام پر آئے جہان لڑائی ہوئی تھی۔ اور اُس وقت شریف کنتھ زخمیون کے احتیاط سے اُٹھانے کا انتظام کر رہا تھا۔ ضروری تدابیر کے بعد وہ اُن لوگون کے استقبال کے لیے بڑھا جو قید سے چھوٹ کے آ رہے تھے۔ اب اُس نے اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھا

اور گھوڑے سے اُتر کے ارل گلن گائل کے سامنے ادب سے گھٹنے ٹیک کے کھڑا ہو گیا۔

لارڈ گلن گائل نے اُس کو اُٹھا کے اپنے سینے سے لگا لیا! اور اُنھیں اپنے دل میں ناز تھا کہ یہی وہ نوجوان ہے جسے میں نے اس کے بچپن سے پالا تھا۔ اور اب اس میں وہ تمام اعلیٰ صفات موجود ہیں جو اسکاٹ لینڈ کے ایک بہادر کے لیے ضروری ہیں۔ لارڈ ملکم۔ جافرے۔ لارڈ ڈنبار۔ گلبرٹ۔ اور بہت سے لوگ ہمارے نوجوان بہادر کے گرد جمع ہو گئے۔ اور اُن سب کے بشاش اور متبسم چہروں سے ظاہر ہوتا کہ وہ کنتھ کے کس قدر ممنون احسان ہیں۔ کیونکہ اسی نے اُن سب کو اس قید سے چھڑایا۔ جس میں نہیں معلوم اُن کا کیا انجام ہوتا۔

اب قصر گلن گائل کا پھاٹک کھلا۔ اور لیڈی آدی لینا اپنی خادماؤں کے ہمراہ نکلی۔ اس لیے نہیں کہ اپنے باپ اور بھائی سے بغلگیر ہو۔ بلکہ اُس بہادر کا شکریہ ادا کرنے کے لیے جس کے جسم پر زرق برق زرہ تھی۔ اور جس کی بہادری نے ایسی نمایاں کامیابی حاصل کی۔ حسین لڑکی یہ نہیں جانتی تھی کہ میں کس سے ملوں گی۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ بہادر جس نے آج کے دن کارہائے نمایاں انجام دیے جسکی بہادری سے اُس کے اعزا اور دوستوں کے جانیں بچیں وہی شخص ہے جس کی تصویر اُس کے دل میں موجود تھی۔

اب وہ نوجوان سردار جو زرق برق زرہ پہنے تھا اُس کو آتے دیکھ کے خود آگے بڑھا اور جھک کے اُس کے قدموں پر گر پڑا۔ اب اس وقت آدی لینا نے اُس کا چہرہ دیکھا۔ "آئیں! یہ تو نوجوان کنتھ ہے!" فوری تعجب کی وجہ سے آدی لینا گھبرا گئی۔ اور اضطراب کے ساتھ پیچھے ہٹنے لگی۔ کنتھ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑھ کے اُسے سنبھال لیا۔ ورنہ وہ یقیناً گر پڑی ہوتی۔

کنتھ کی زندگی میں یہ عجیب و غریب گھڑی تھی جب کہ وہ ایک فاتح کی حیثیت سے گلن گائل کی معزز بیٹی کو اپنے بازوؤں پر سنبھالے ہوئے تھا!"

اب کنتھ نے حسرت زدہ آدی لینا کو اُس کی خادماؤں کے سپرد

کر دیا- اتنے مین کنتھ کا ہاتھ کسی نے اپنے ہاتھ مین لے لیا اور کہا "شریف نوجوان- تم نے آدی لینا کو جیت لیا- اور وہ تمھاری دلھن بنے گی"
یہ الفاظ ارل گلن گائل کے تھے اور اُنھین نے کنتھ کا ہاتھ پکڑا تھا
کنتھ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور بولا "لارڈ صاحب آپ نے اپنی بیٹی کے دینے کا وعدہ فرمایا میرے لیے دنیا مین اس سے بڑی کوئی مسرت نہین ہو سکتی لیکن جس دن مین حسین آدی لینا کو اپنے ساتھ گرجا مین لیجاؤن گا- اُس روز مین بھی اسکاٹ لینڈ کا ایک نہایت معزز خطاب اس کو دون گا"
جن لوگون نے کنتھ کے یہ الفاظ سُنے متعجب ہو گئے- لیکن اُس کا اصل مطلب بجز وفادار ڈرمات کے اور کوئی نہین سمجھ سکا- اور خود کنتھ بھی اس کے سمجھانے کے لیے اس مقام پر نہین ٹھہرا- اُس نے دوڑ کے آدی لینا کا ہاتھ پکڑ لیا جس کی گھبراہٹ اور پریشانی اب دور ہو چکی تھی چنانچہ وہ شرماتی اور مسکراتی ہوئی کنتھ کے ساتھ قصر گلن گائل کی طرف واپس چلی- اُس کے باپ بھائی اور بہت سے لوگ اُس کے پیچھے تھے-

پچاسی وان باب

ایک مہینے کے بعد

اب ہم مختصر طور پر ان دونون لڑائیون کا نتیجہ بتانا چاہتے ہین ان تین ہزار آدمیون مین سے جو صبح کے وقت آلنڈیل اور میک آلپین کے جھنڈون کے نیچے کھڑے ہوئے تھے پانچسو میدان جنگ مین بیجان پڑے تھے- اور اتنے ہی کنتھ کے سپاہیون نے قید کر لیے تھے- تین سو مارکوس آلنڈیل کے ساتھ بھاگ گئے تھے- اور باقی مختلف راستون پر منتشر ہو گئے تھے- ارل گلن گائل کے ایک ہزار لوگون مین سے فقط دو سو زندہ بچے تھے- کیونکہ اُن کی زیادہ تعداد آلنڈیل اور میک آلپین کی بیرحمی سے قتل ہوئی تھی- کنتھ کی سپاہ مین سے فقط پچاس میدان جنگ مین مارے گئے- اور تقریباً دو سو زخمی ہوئے

جن میں سے بعض کے زخم نہایت خطرناک تھے۔ قیدیوں میں سرانڈرف اور ربنرآتھ سیک آلیبین بھی تھے۔ کیونکہ یہ دونوں بھائی کنتھ کے مقابلے میں زخمی ہو کے گرے تھے۔ اور پکڑ لیے گئے تھے۔

قصر گلن گائل میں پھر ہر طرف چہل پہل پیدا ہو گئی۔ دونوں جانب کے زخمی قصر کے اندر اٹھا لائے گئے۔ اور قیدیوں کو بھی قصر کے اندر جگہ دی گئی۔

شام کے وقت اُن قیدیوں کو جنھوں نے اپنے گھر واپس جانا چاہا یہ اقرار لے کے واپسی کی اجازت دی گئی کہ وہ پھر کبھی ارل گلن گائل کے مقابلے پر نہ آئیں گے۔ لیکن اُن میں سے بہتوں نے اس بات کی درخواست کی کہ اُنھیں ارل گلن گائل کی ملازمت میں داخل ہونے کی اجازت دیجائے اور اُن کی یہ درخواست قبول کر لی گئی۔

یہ کہنا بیکار ہے کہ زخمیوں کی خوب اچھی طرح خبرگیری کی گئی۔ قصر کے کمرے جن میں زخمی ٹھہرائے گئے اُن میں دوست دشمن کا امتیاز نہ تھا۔ بلکہ گلن گائل اور ڈنبار والوں کی طرح سیک آلیبین اور آلنڈیل کے لوگوں کی بھی خبر لی جاتی تھی۔

سیک آلیبین بھائی ایک خوشنما کمرے میں رکھے گئے۔ اور اس زمانے کے اصول کے مطابق بحیثیت سردار کے ان کی عزت کی گئی۔ لیکن فاتحوں کے اس شریفانہ طرز عمل نے ان وحشی بھائیوں پر کوئی اچھا اثر نہیں کیا۔ اپنی شکست سے وہ اُسی طرح رنجیدہ اور پھولے رہے۔ بلکہ انتقام کی تجویزیں بھی سوچ رہے تھے۔

کنتھ کے رسالے نے شام کے اندھیرے تک مارکوس آلنڈیل کا تعاقب کیا۔ لیکن اُس مغرور سردار اور اُس کی شکست خوردہ فوج کو نہ پا سکے مزید تعاقب بیکار خیال کیا گیا۔ کیونکہ رات کی تاریکی میں اُن لوگوں کے لیے نکل جانے کا کافی موقع پیدا ہو گیا تھا۔

دوسرے دن صبح کو ایک قاصد قصر گلن گائل میں آیا جس سے معلوم ہوا کہ جو سردار ہز ہنر جیمس لنڈسے کے قصر میں جمع ہوئے تھے اُنھوں نے

ارل گلن گائل کی مدد کے لیے اپنی فوجین جمع کی ہین - اور اب اُن فوجون کے ساتھ آ رہے ہین - اُسی دن سہ پہر کو یہ دوست فوجین قصر گلن گائل کی دیوارون کے نیچے آ پہونچین - یہ سر ڈونلڈ کنمور - سر جیمس لنڈسے - بیرن کیلڈ ر وڈ - سر رابرٹ باربور اور دیگر سردارون کی فوجین تھین جن مین پانچ ہزار سپاہی تھے -

ابتدائی انتظام کے مطابق سر ڈونلڈ کنمور اس متحدہ فوج کے اعلی سردار تھے - لیکن یہان پہونچ کے اُنھون نے ارل گلن گائل کو اپنا اعلی سردار مقرر کر لیا - کیونکہ یہ سب لوگ اُنھین کی حمایت اور مدد کے لیے جمع ہوئے تھے - اب چونکہ لڑائی چھڑ چکی تھی لہذا ان لوگون کو جنھون نے جدید نیابت کے خلاف ہتھیار اُٹھائے تھے اپنا کوئی خاص مقصد ظاہر کر دینا ضروری تھا - چنانچہ متحدہ فوجین جیسے ہی قصر گلن گائل مین پہونچین اُن کے سردارون نے جمع ہو کے باہم مشورہ کیا -

کنتھ کے ذریعے سے یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ جدید نیابت نے لارڈ گلن گائل اور لارڈ ملکم کی گرفتاری کے حکمنامے جاری کیے تھے - لہذا سمجھنا چاہیے کہ اُنھین کی طرف سے باہمی لڑائی کی چھیڑ ہوئی - اگر ارل گلن گائل اور اُن کے دوست اس معاملے کو رفع کرنا چاہتے تو ایسا ان واقعات کے بعد یہ معاملہ اُن کے اختیار سے باہر تھا - یہ بات یقینی تھی کہ نائبین اپنے دوست اور طرفدار مارکوس النڈیل کی شکست کا انتقام ضرور بالضرور لینا چاہین گے اور فوج بھیجین گے کہ ان حکمنامون کی زبردستی تعمیل ہو جو مارکوس النڈیل کے پاس موجود ہین - لہذا یہ سمجھنا چاہیے کہ نائبون نے اعلان جنگ کر دیا تھا - اور گلن گائل کے طرفدارون نے اسے قبول کر لیا تھا -

اب صورت واقعہ یہ تھی - اور کسی فریق کو دبنے کی ضرورت نہین محسوس ہوتی تھی - نیابت کے لیے لازم تھا کہ اپنے حکم کی تعمیل کرائے ورنہ اُس کا اقتدار زائل ہوا جاتا تھا - رہے نیابت کے مخالف یعنی گلن گائل کے طرفدار وہ اس بات کو ہرگز نہین گوارا کر سکتے تھے کہ نائبون کے

اس حکم کی تعمیل ہو۔ کیونکہ اس سے زیادہ کوئی چیز اُن کی قوت کو توڑنے والی نہ ہو سکتی تھی۔

لہذا ملک مین اندرونی جنگ و پیکار ہونا اب ایک لابدی شے تھا۔ اور ہر فریق اُس کے لیے امکانی تیاریان کر رہا تھا۔

قصر گلن گائل مین سردارون نے ان تمام پہلوؤن پر نظر ڈالی اور اس نتیجے کو پہونچے جو ہم نے بیان کر دیا۔ مگر اس کا اظہار اس طریقے پر ہوا کہ لڑائی کے دوسرے ہی دن گلن گائل اور ڈنبار کی پہاڑیون کی چوٹیون پر اور دونون قصرون کے برجون پر آگ روشن کر دی گئی۔

یہ روشنی فقط ڈنبار اور گلن گائل کے علاقون مین نہ تھی بلکہ قرب جوار کے اور سردارون نے بھی اپنے قصرون اور پہاڑون کی چوٹیون پر آگ روشن کر دی تھی۔

کنتھ کی اس فتح نے سارے علاقے مین ہلچل ڈال دی تھی۔ لہذا بہت سے سردار جو اُس سے پہلے جدید نیابت کی طرفداری ظاہر کر چکے تھے۔ یا اس وقت تک پس و پیش کر رہے تھے کہ کس طرف شریک ہون سب نے علانیہ آرل گلن گائل کی طرفداری اختیار کر لی۔

کئی دن تک گلن گائل اور ڈنبار کے علاقون مین عجیب غریب ہلچل رہی۔ ہر پہاڑی پر آگ روشن تھی جس سے رات کو ہر وادی اور میدان مین روشنی پھیل جاتی۔ اور دن کو ہر طرف سے فوجون کی نقل حرکت جاری رہتی جس کا سلسلہ ختم ہونے ہی کو نہ آتا۔

لارڈ گلن گائل اور اُن کے مشیرون نے فوراً کارروائی شروع کر دی۔ اسکاٹ لینڈ کے باشندون کے نام ایک عام اعلان شائع کیا گیا جس مین بتایا گیا کہ جدید نیابت نے آرل گلن گائل کے خلاف بغیر کسی واقعی وجہ کے دشمنی ظاہر کر دی ہے۔ اُسی اعلان مین یہ بھی بتایا گیا کہ ان خود ساختہ نائبون کی فوجون کو قصر گلن گائل کی دیوارون کے نیچے ایک بڑی بھاری شکست دی جا چکی ہے۔ اسی اعلان مین یہ بھی خواہش کی گئی کہ کے لی ڈونیا کے

تمام بہادر جنھیں اپنے ملک کے ساتھ محبت ہو اور انصاف و آزادی کو پسند کرتے ہوں ارل گلن گائل کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ اُس اعلان میں کنتھم کا ذکر بھی نہایت عمدہ الفاظ میں کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ اس لیئے کہ اِتنے ہی دنوں میں دور دور تک اُس کی شہرت ہو گئی تھی۔ اگرچہ یہ وہ زمانہ تھا جب ذرائع آمد و رفت بہت محدود اور دشوار تھے۔ لیکن ہمارے نوجوان بہادر کا نام چند ہی روز کے اندر اسکاٹ لینڈ کے ہر حصے اور کونے کونے میں پہونچ گیا۔ ہر شخص کو اس نوجوان کے نام سے دلچسپی تھی۔ گویا اُس کا نام ایک جادو تھا کہ جس کسی کے کان میں پڑ جاتا وہ جوش و خروش کے ساتھ اُس کا طرفدار ہو جاتا۔ اُس کے گذشتہ کارنامے نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ سُنے جاتے اور کہا جاتا کہ خدا اُس نوجوان پر مہربان ہے کیونکہ قصر آلنڈیل میں بہت سے خلاف قیاس واقعات پیش آئے ہیں۔ جن میں عجیب و غریب منظر دیکھے گئے۔ اور حیرت ناک آوازیں سُنی گئیں۔ یہ سب ایسی باتیں تھیں کہ عوام کے دلوں پر اُن کا بڑا اثر ہوا۔ اور سب بے دیکھے کنتھم کے نام کے عاشق ہو گئے۔

غرض ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ اس نوجوان بہادر کی طرف سے لڑے جو ایسے عجیب و غریب کارنامے ظاہر کر چکا ہے۔ جس کا استقلال ضرب المثل ہے۔ اور جو نہایت ہی شریف و نیک نفس ہے۔ ایسی حالت میں یہ کوئی زیادہ تعجب کی بات نہ تھی کہ حسین لڑکیاں اور خطاب یافتہ سرداروں کی بیٹیاں اُس نوجوان کا نام سُن کے متحیر ہو جاتیں اور اُن کے دل دھڑکنے لگتے۔ مختصر یہ کہ گلن گائل کی طرفداری میں کنتھم کے نام نے بڑا اثر کیا۔ روزنئے سردار اپنی فوجوں کے ساتھ آ کے ارل گلن گائل کی فوج میں شریک ہوتے۔ اور سب محض اِس وجہ سے تھا کہ کنتھم کے نام نے بڑا اثر پیدا کر لیا تھا۔

اس اثنا میں ہمارا نوجوان بہادر ارل گلن گائل کے مزاج میں بے انتہا دخیل ہو گیا۔ ہر اہم معاملے میں وہ اسی سے مشورہ کرتے۔ چنانچہ اُس نے بھی فقط ارل گلن گائل پر اپنا وہ رنگ ظاہر کر دیا جس سے ہمارے

ناظرین واقف ہو چکے ہین۔ اور کنتھ نے وہ سب خلاف قیاس واقعات بھی ارل گلن گائل سے بیان کر دیے جو قصر الندیل مین اُس کو نظر آئے تھے۔ ہمارے نوجوان بہادر نے وہ سارا قصہ بھی بیان کر دیا جو پیر اسرار عورت کی زبانی سنا تھا۔ اور جو کاغذ پر لکھا ہوا اگنیٹیس کے پاس محفوظ تھا۔ پھر کنتھ نے گرٹیشم کے وہ الفاظ بھی بیان کر دیے جو مرتے وقت اُس کی زبان سے نکلے تھے۔ اور جن کا ڈیرماٹ بھی گواہ تھا۔

یہ عجیب غریب واقعات سُن کے ارل گلن گائل کا عجیب حال ہوا۔ لیکن اِن واقعات کو جو ارل اور کنتھ کے درمیان مین اُس وقت پیش آئے ہم یادہ تفصیل کے ساتھ نہین بیان کرنا چاہتے۔ خلاصہ یہ کہ ارل گلن گائل نے ہمارے نوجوان بہادر کو نہایت اشتیاق کے ساتھ اپنے سینے سے لگا لیا۔ اور کہا کہ "خدا نے اِس راز کو کیسے عجیب و غریب طریقے سے ظاہر کیا" اور دونون مین طے پایا کہ کنتھ ابھی اِس راز کو اپنے سینے ہی مین بند رکھے۔ اور اب اِس کے بعد کسی پر کبھی ان باتون کو نہ ظاہر ہونے دے تاوقتیکہ کوئی مناسب موقع نہ ہاتھ آئے۔ اور کوئی ایسی عدالت نہ قائم ہو جو بغیر جنبہ داری کے فیصلہ کر سکے غرض لارڈ گلن گائل نے یہ مشورہ دیا اور ہمارا نوجوان بہادر اُس پر کاربند ہوا۔

اب ہمارے ناظرین خود ہی اندازہ کر لین کہ کنتھ کو قصر گلن گائل کے قیام مین کیسی خوشی حاصل ہوئی ہو گی۔ وہ لڑائی کی تیاریون مین مصروف تھا۔ لیکن جو وقت بچتا اُس کو اوڈی لینا کی صحبت مین بسر کرتا۔ آہ اب یہ حسین لڑکی بھی کیسی خوش تھی۔ اس کا چہرہ گلاب کے پھول کے مانند شگفتہ تھا۔ اُس کی آنکھون سے مسرت ظاہر ہوتی کیونکہ اب اُسے موقع ملا تھا کہ اپنے دل کے مالک بہادر کنتھ کے ساتھ اپنا وقت بسر کرے۔ دونون اکثر قصر گلن گائل سے دُور نکل جاتے اور گزشتہ باتون کا تذکرہ کرتے ہوئے پہاڑ دن اور مرغزارون کی سیر کرتے۔ انھین تعجب ہوتا کہ ہماری زندگی مین کیسے عجیب و غریب واقعات پیش آ چکے ہین۔ اور آخر مین اِس بات کی خوشی ہوتی کہ وہ سب

خطرے رفع ہو چکے ہین اور اب ہمین کسی بات کا خوف نہین۔

اکثر عورتین بھی ہمارے اس قصے کو پڑھین گے اور وہی اس بات کا اندازہ کر سکتی ہین کہ آدی لینیا کے دل مین آج کل کیسی مسرت اور خاطر جمعی ہوا کرتی ہو گی جب وہ اپنے نوجوان عاشق کے بازو پر سہارا دیے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتی ہو گی۔ اُن دونون کے لیے یہ انتہا درجے کی خوشی کے دن تھے۔ لیکن یہ زمانہ اور یہ حالت زیادہ زمانے تک نہین قائم رہ سکی۔ ایک مہینہ فوجی تیاریون مین صرف ہوا۔ اس کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ آگے بڑھ کے دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ کیونکہ جاسوسون کے ذریعے سے معلوم ہوا۔ دشمن اپنی فوجون کے ساتھ بڑھ رہے ہین۔

اب یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مارکوس النڈیل اپنی بقیۃ السیف فوج کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہوا بھاگ کے اڈنبرا پہونچے۔ مگر اُن کی شکست کی خبر اُن سے پہلے پہونچ چکی تھی۔ قاعدہ ہے کہ شکست کی خبر ہمیشہ بھاگنے والون اور پناہ گزینون سے پہلے پہونچا کرتی ہے۔ مارکوس النڈیل اس دار السلطنت مین پہونچے تو دیکھا کہ نائب نہایت خوف زدہ اور پریشان ہین۔ اگرچہ وہ خود ہی دہشت زدہ ہو رہے تھے۔ لیکن نائبون کو اس حالت مین پایا تو اُنھین بہت لعنت ملامت کی۔ مارکوس النڈیل کے آ جانے سے تینون نائبون کو کسی قدر اطمینان ہوا اور اُنھون نے مارکوس سے پوچھا "اب بتائیے کیا تدبیر اختیار کی جائے؟" اُنھون نے کہا "جس قدر خزانہ اور روپیہ ممکن ہو خرچ کر کے فوراً ایک بہت بڑی فوج جمع کیجائے اس بغاوت کو دور کرنا ضروری ہے۔ قصر گلن گائل کے سامنے دشمنون کو فتح حاصل ہو جانے سے آپ لوگون کو بہت بڑا نقصان پہونچ گیا ہے۔ اتنا ہی نہین کہ تین ہزار سپاہی ضائع ہوئے۔ بلکہ لاکھون آدمیون کو جدید نیابت کی طرف سے بے اطمینانی ہو گئی۔ اس کے علاوہ مارکوس النڈیل نے کہا "مجھے افسوس کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کنتھ کے نام نے قومی ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے۔ لہذا اگر فی الفور اس کی بیخ کنی نہ کی گئی تو اس کا استیصال غیر ممکن ہو جائے گا۔ غرض

ان بناؤن پر مارکوس الندڑیل نے اصرار کیا کہ جہان تک بنے اس بغاوت کے دبانے کی فوراً کوشش کی جائے۔ نائبون نے اس تجویز کو پسند کیا اور مارکوس کی ہدایتون پر عمل کرنے لگے۔

مارکوس الندڑیل کے خیال مین بعض ذاتی وجوہ بھی تھے جن کی بنا پر وہ اس بغاوت کو جس قدر جلد ممکن ہو رفع کرنا چاہتے تھے۔ اصل یہ ہے کہ اُن کے معاملات کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اس کے لیے لازم تھا کہ اپنے نزدیک وہ کسی بات کو اُٹھا نہ رکھین۔ یہ ضروری تھا کہ اُن کو کنتھ پر قابو مل جائے ورنہ کنتھ اُنھین نیست و نابود کر دے گا۔ گویا یہ سمجھنا چاہیے کہ اُن کے لیے اب یہ زندگی و موت کا مسئلہ تھا۔ اُن مین اور کنتھ مین کسی قسم کی معاملت یا صلح غیر ممکن تھی۔ خلاصہ یہ کہ کنتھ کو کامیابی حاصل ہوئی تو مارکوس کی تباہی یقینی تھی۔ برخلاف اس کے مارکوس بھی اگر اپنی عزت اپنے رتبے اپنی دولت اور اپنی جان کی حفاظت کرنا چاہتے ہون تو یہ اُسی صورت مین ممکن تھا کہ وہ کنتھ کو تباہ و برباد کر دین۔

انھین ذاتی مصلحتون سے مارکوس نے نائبون کو آمادہ کر دیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کلن گائل اور اُن کے طرفدارون کا استیصال کر دیا جائے۔ نائبان سلطنت جب اس بات پر آمادہ ہو گئے تو مارکوس نے اُن سے درخواست کی کہ مجھے آپ شاہی فوج کا سپہ سالار اعظم مقرر کر دین اس درخواست کو اُنھون نے فوراً منظور کر لیا۔ یہ عہدہ حاصل کرنے کے بعد مارکوس الندڑیل خاموش نہین رہے۔ اُنھون نے عام اعلان شائع کر دیا کہ جو لوگ شاہی جھنڈے کے نیچے جمع ہو کے لڑین گے اُنھین نہایت فیاضی کے ساتھ انعام دیا جائے گا۔ اُنھون نے اسکاٹ لینڈ کے آس پاس کے چھوٹے جزائر کے سردارون کو لکھا اور تاکید کی کہ اپنے ہمراہ جتنے بہادرون کے ساتھ اسکاٹ لینڈ مین آجائین۔ اس سلسلے مین اُنھون نے نائبون سے شاہ ہنری ہشتم شاہ انگلستان کے دربار مین خطوط بھجوائے جن مین درخواست کی گئی تھی کہ اسکاٹ لینڈ کی بغاوت کے رفع

کرنے کے لیے آپ ہماری مدد کریں اور کچھ فوج بھیجدیں۔ بہر حال مارکوس نے باغیوں کے مقابلے اور استیصال کے لیے کوئی امکانی کوشش اُٹھا نہیں رکھی۔

مارکوس کے اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے غیر مہذب بدمعاش اُن کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے۔ لیکن جب یہ لوگ جمع ہونے لگے تو اخراجات کے لیے روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ مگر خزانہ خالی تھا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ اب نائب بالکل مارکوس کے ہاتھ میں تھے۔ اور مجبوراً اُنھوں نے ظلم و جور اختیار کیا تاکہ روپیہ ہاتھ آئے۔ چنانچہ اڈنبرا کے تاجروں جوہریوں۔ اور تمام دولتمندوں پر ایک ٹکس لگایا گیا۔ اور فہرستیں تیار کی گئیں کہ کون کون لوگ یہ ٹکس ادا کر سکتے ہیں ٹکس کے وصول کرنے میں بھی زیادتیاں کی گئیں اور لوگوں پر طرح طرح کے مظالم ہوئے۔ ٹکس وصول کرنے والے لوگوں سے ایسی بیہودگی کے ساتھ پیش آتے اور اُن پر ایسی زیادتیاں کرتے کہ اُن کی کارروائیاں عام طور پر نفرت کی نظر سے دیکھی جانے لگیں۔ چند مستقل مزاج اور خود سر باشندوں نے اُس ٹکس کے دینے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا وہ پکڑ بلائے گئے۔ اور قصر کے اندر قید کر دیے گئے۔ اسی سلسلے میں اڈنبرا کے اندر کئی بلوے ہو گئے۔ لیکن مارکوس نے اُن کو فوراً اپنی فوج کے ذریعے سے دبا دیا۔ اپنے بدمعاش سپاہیوں کو اُنھوں نے ان لوگوں کے مکانوں پر مقرر کر دیا جن کی نسبت شبہ تھا کہ لارڈ گلن گال کے طرفدار ہیں۔ یا جو ٹکس ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔ اسی طرح اڈنبرا میں روز بروز زیادہ مظالم ہو رہے تھے۔ مارکوس نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنے لوگوں کو گلاسگو۔ اسٹرلنگ۔ پرتھ۔ ابرڈین۔ اور دیگر بڑے شہروں میں بھیجا تاکہ اسی قسم کا ٹکس اُن شہروں کی رعایا سے بھی وصول کیا جائے۔ انجام یہ ہوا کہ ان مظالم سے عاجز ہو کر وہ آرل گلن گال کے طرفدار ہو گئے۔ یہ عموماً وہ لوگ تھے جو اول تو نائبوں کا ساتھ دیتے اور اگر یہ نہ بن پڑتا تو خاموش بیٹھے رہتے اُن کے دشمنوں سے ہرگز نہ ملتے۔ لیکن مارکوس النڈیل کی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ سب گلن گال کے طرفدار ہو گئے۔

نائبان سلطنت اور اُن کے بے رحم سپہ سالارِ اعظم کے حالات قصر گلن گائل میں بھی پہونچ گئے۔ جن کو سُن کے شریف آرل اور اُن کے طرفدار مطمئن ہو گئے کہ اب ہم یقیناً فتحیاب ہون گے۔ لارڈ گلن گائل کی فوج مین ایک ہی مہینے کے اندر اتنے سپاہی جمع ہو گئے کہ فوراً کوچ کرنا ضروری نظر آیا۔ کیونکہ وہ ضلع اتنی فوج کو دو تین دن سے زیادہ سامان رسد نہین پہونچا سکتا تھا۔ اُنھون نے یہ بھی سُنا تھا کہ ڈنبر مین آرڈ النڈیل کی ماتحتی مین بہت بڑی فوج جمع ہو گئی ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ لہذا یہ بھی مصلحت سے خالی نہ تھا کہ ہم ہی پیش قدمی کر کے دشمنون کے یون روز بروز بڑھنے کا سلسلہ روک دین تاکہ اُن کی بہت کثرت نہ ہونے پائے۔ مگر مقابلے کے لیے اِدھر بھی ایک بڑی فوج درکار تھی۔ لہذا آرل گلن گائل اور اُن کے دوست اپنی فوجین جمع کرنے لگے۔ چنانچہ ایک مہینے مین تقریباً پندرہ ہزار سپاہی جمع ہو گئے۔ اور اس فوج کے لیے رسد پہونچنا دشوار رہا تو اُنھین فوراً پیش قدمی کرنا پڑی۔

الغرض اپریل کی ایک مسرت خیز صبح کو جب نسیم سحر مست خرامی مین مصروف تھی۔ اس فوج نے ڈنبر کی طرف کوچ کیا۔ کنتھ ادی لینا سے رخصت ہوا۔ اور فوج کے ساتھ آگے کی راہ لی۔

قبل اس کے کہ ہم اس باب کو ختم کرین یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ گلبرٹ اسلحہ ساز ارل گلن گائل کے قصر ہی مین ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ بھی فوج کے ہمراہ چلا آیا۔ اسے اس بات کی جرأت نہ ہوئی کہ ڈنبرا مین واپس جائے۔ کیونکہ اُسے مارکوس النڈیل سے بہت اندیشہ تھا جو آج کل اراکِ سلطنت مین حکومت کر رہے تھے۔ مگر اُس کو اپنی بیٹی گلن ڈورا کی طرف سے اطمینان تھا۔ اس لیے کہ اسکے خیال مین تھا کہ مارکوس النڈیل اس سے بالکل ناواقف ہین۔ اپنی بیٹی کے پاس کسی ذریعے سے اُس نے ایک خط بھی بھیجا تھا جس مین اپنے متعلق اطمینان دلایا تھا اور موجودہ واقعات کی خبر دی تھی۔

انڈ لف اور مرایتھ میک لیبین قصر گلن گائل سے نکال کے قصر

ڈنبار مین بھیجدیے گئے تھے تاکہ اُسی عمارت مین نہ رہین جس مین آدمی لینا رہتی ہو۔ علاوہ بریں واقعات نے مجبور کیا تھا کہ اُس کے باپ بھائی اور عاشق تینون اُسے تنہا چھوڑ جائین۔ قصر ڈنبار مین میک آلپین بھائی اس فوج کی حراست مین تھے جو قصر کی نگرانی کے لیے چھوڑ دی گئی تھی۔ اب اُن کے زخم اچھے ہو گئے تھے۔ لہذا اس قید کی حالت مین وہ اپنے اوپر اس طرح غصہ کرتے جیسے کوئی وحشی درندہ کٹھرے مین بند کر دیا گیا ہو۔ لیکن چونکہ لڑائی کے معزز قیدی تھے۔ اس لیے انھین رہنے کو وسیع اور خوشنما کمرے دیے گئے۔ اُن کی خدمت کے لیے آدمی مقرر کیے گئے۔ اور یہ بھی اجازت تھی کہ قصر کے احاطے کے اندر جہان جی چاہے جا کے ٹہلا کرین۔

چھیاسی وان باب

زیور اور جواہرات

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب کنتھ۔ گلبرٹ۔ اور جافرے تینون ایک ساتھ اڈنبرے سے روانہ ہوے ہین تو گلن ڈورا آرمور کے ساتھ اپنے مکان مین ٹھہر گئی تھی۔ ناظرین کو یہ بھی یاد ہوگا کہ بوڑھے داروغہ ایگس وہٹن اندلیف میک آلپین اور چند اور سپاہیون نے اسلحہ ساز کے مکان کی تلاشی لی تھی لیکن اُنھین کوئی ایسی چیز نہین ملی تھی جس کی وجہ سے نوجوان لڑکی یا بوڑھے قوال کو اُن لوگون سے کچھ زیادہ سابقہ پڑتا۔ دس دن اسی حالت مین گزر گئے اور کوئی اہم واقعہ نہین پیش آیا۔ لیکن گلن ڈورا ہر وقت اپنے باپ اور عاشق کو یاد کیا کرتی۔ اور ہر وقت اُنھین کی فکر مین رہتی۔ اُسے نظر آیا کہ وہ دونون کنتھ کے معاملات مین اس حد تک شریک ہو چکے ہین کہ عنقریب وہی خطرے جو کنتھ کو در پیش ہین اُن لوگون کے لیے بھی پیش آجائین گے آرمور اُسے ہر وقت تسلی وتشفی دیتا رہتا۔ مگر اس کا دل کسی طرح مطمئن نہ ہوتا۔

دس دن کے بعد اڈنبرا مین خبر آئی کہ کنتھ نے ہیک آلبین اور النڈیل کی متحدہ فوجون کو شکست دے دی۔ یہ سنتے ہی گلن ڈورا بہت خوش ہوئی۔ اور اُسے یقین ہو گیا کہ میرے والد اور جا فرے دونون صحیح وسالم ہین۔ یہ خیال اُس کے دل مین اس قدر راسخ تھا کہ گویا واقعی اُس نے اُن کی خیریت سُن لی تھی۔ تین چار دن کے بعد اُس کے اس خیال کی تصدیق ہو گئی کیونکہ وہ جاسوس جسے لارڈ گلن گائل نے نائبون کے خیالات کا پتہ لگانے اور عام لوگون کی حالت کا اندازہ کرنے کو اڈنبرا مین بھیجا تھا وہان پہونچ گیا۔ اُسی کی معرفت گلبرٹ اور جافرے کے خطوط گلن ڈورا کو ملے۔ کنتھ ہمیشہ اپنے دوستون کو یاد رکھتا تھا۔ لہذا اس نے بھی چند سطرین لکھ کے بڈھے قوال کے پاس بھیجدین جس مین اُس فتح کا حال لکھا تھا جو اڈنبرا مین پہلے سے مشہور ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی اُس نے اطمینان دلایا تھا کہ مجھے آیندہ کامیابی کی امید ہے۔

مارکوس النڈیل اس خفیہ جاسوس سے ایک دن پہلے دارالسلطنت مین پہونچ گئے تھے۔ اور فوراً حکم جاری کر دیا تھا کہ کوئی شخص اڈنبرا چھوڑ کے باہر نہ جانے پائے۔ اگر کسی نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اُسے جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔ یہ حکم مزید مکسون کا دیباچہ تھا۔ یہ امتناعی حکم نہ جاری کیا جاتا تو دارالسلطنت کی آدھی سے زیادہ آبادی شہر چھوڑ کے چلی گئی ہوتی۔ اس قدیم شہر کے چارون طرف فوجین پھیلا دی گئین۔ اور کوئی شخص بغیر تحریری حکم کے اس حد سے باہر نہ نکل سکتا تھا۔ گویا اڈنبرا محاصرے کی حالت مین تھا۔ گلن ڈورا بھی کنتھ کی فتح کی خبر سنتے ہی قصر گلن گائل مین چلی گئی ہوتی۔ لیکن اُس کو بھی اس حکم کی بنا پر اپنے کنین گیٹ کے گھر مین ٹھہر جانا پڑا۔

کئی ہفتے گزر گئے اور اُس کے یا تاز مور کے متعلق کوئی غیر معمولی واقعہ نہین پیش آیا۔ گلن ڈورا نے بلا تامل وہ رقمین ادا کر دین جو جدید حکومت نے مارکوس النڈیل کے اشارے سے اڈنبرا کے باشندون کے ذمے عائد کی تھین۔ بوڑھا قوال اور وہ خود ہر وقت اپنے گھر مین بیٹھ رہتے۔ لہذا اُنھین خیال تھا کہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو گی۔

اس کے بعد مہینہ بھر تک وزیر یہ خبریں مشہور ہوتی رہیں کہ آرل گلن گائل فوجیں جمع کرکے لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس خبر کی تصدیق اس طرح ہوئی کہ لوگوں نے دیکھا کہ تینوں نائب اور مارکوس اینڈیل بھی اُن باغیوں کے مقابلے کے لیے غیر معمولی تدبیریں اختیار کر رہے ہیں۔ گلن ڈورا کو پورا یقین تھا کہ میرے باپ اور جاڑے دونوں اس ملکی لڑائی میں ضرور شریک ہوں گے۔ لیکن اُس نے کسی قسم کا خوف نہیں ظاہر کیا۔ وہ ضرور چاہتی تھی کہ دونوں صحیح و سالم رہیں۔ لیکن ایک اسکاٹ لینڈ کی لڑکی تھی۔ دل میں ملکی جوش بھرا ہوا تھا۔ لہذا آرزو مند تھی کہ اس میدان میں میرے باپ اور عاشق دونوں نام پیدا کریں اور اُنھیں نمود حاصل ہو۔

ایک مہینے کے بعد ایک دن کا واقعہ ہے کہ شام کے وقت مارکوس اینڈیل اور نائب بیٹھے آپس میں مشورہ کر رہے تھے۔ اور سوچ رہے تھے کہ کس طرح کامیابی حاصل کی جائے سامنے میز پر کاغذوں کا انبار لگا تھا۔ جن میں صوبہ جات کے حاکموں کے خطوط تھے۔ دارالسلطنت کے حکام کی اطلاعیں تھیں۔ فوجوں کا شمار اور آمدنی و مصارف کے حسابات تھے۔ ایک کاغذ میں یہ حساب لکھا ہوا تھا کہ اس وقت فوج کا شمار ۲۰ ہزار ہے۔ جو زیادہ تر انعامات کے وعدوں اور جدید نیابت کے طرفدار سرداروں کی کوششوں سے جمع ہوئی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسی فوج اُسی وقت فوج کہی جا سکتی ہے جب تک اُس پر برابر روپیہ صرف ہوتا رہے۔ ایک دوسرے کاغذ پر آمدنی و مصارف کے حسابات تھے جن سے ظاہر ہوتا کہ اتنی سختیوں پر بھی جو روپیہ جمع ہوا وہ تعداد مصارف کو دیکھتے بہت کم ہے۔ لہذا خزانہ بالکل خالی ہے۔

تو پھر اب کیا کیا جائے؟ کسی نہ کسی تدبیر سے روپیہ ضرور فراہم ہونا چاہیے۔ مزید ٹیکسوں کی گنجائش نہیں رہی۔ انھوں نے اس سے پہلے ہی اتنا ٹیکس وصول کر لیا تھا کہ لوگ عام طور پر ناراض ہو رہے تھے۔ اور اُن کا جوش انتہا درجے کو پہنچ گیا تھا۔ اور اندیشہ تھا کہ ایسا نہ ہو کسی ادنی بات پر بے صبر ہو کے علانیہ بغاوت پر آمادہ ہو جائیں۔

نائبین اور مارکوس اللنڈیل بار بار ایک دوسرے سے پوچھتے "آخر اب کیا کیا جائے؟" جو اُن کے پاس تھا۔ اور جو کچھ وہ حاصل کر سکتے تھے سب شاہی خزانے مین داخل کر دیا تھا۔ اڈنبرا مین تین چار بڑے مالدار آدمی تھے یہ نائبون کے بڑے پُرجوش طرفدار تھے۔ اور اُن کے اثر نے اس وقت تک بڑی بڑی شورشون کو دبائے رکھا تھا۔ نائب لوگ اُن کو ہرگز اپنا دشمن نہین بنانا چاہتے تھے۔ اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی غیر معمولی اور ناجائز دباؤ ڈال کے اُن سے روپیہ وصول کرین مگر اس احتیاط پر بھی اُنھون نے ان مالدار لوگون سے قرض لینے کی خواہش کی۔ اُنھون نے جواب دیا "قابل طمینان ضمانت پر ہم قرض دینے کو حاضر ہین" جواہرات جو نائبون اور اُن کے مالدار طرفدارون کے پاس موجود تھے اتنی بڑی رقم کے لیے کافی نہ تھے جس کی اُنھین اسوقت فوراً ضرورت تھی۔

مارکوس اللنڈیل اپنے ذاتی مقاصد کے لحاظ سے بھی اس غرض مین کامیابی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لہذا سب سے زیادہ اُنھین کو اس کی فکر تھی۔ دفعتہً اُنھون نے کہا "ایک تدبیر میری سمجھ مین آئی ہے جس سے ہماری یہ فوری ضرورت رفع ہو سکتی ہے۔ اڈنبرا کی عورتون سے اُن کے زیور اور جواہرات مستعار لے لیے جائین تاکہ ہمارا یہ مقصد پورا ہو" نائبون نے اس تجویز کو بہت پسند کیا۔ اور اس خیال سے کہ لوگون کو ظلم اور زیادتی کا خیال نہ ہو اُنھون نے ظاہر کیا کہ ہمارے خاندان کی تمام عورتون نے اپنے زیور و جواہرات حکومت کے حوالے کر دیے ہین۔ لہذا اڈنبرا کی دیگر معزز عورتون کو بھی اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔"

اسی دن شام کے پانچ بجے سارا شہر اڈنبرا دفعتہً مشتعل ہو گیا۔ کیونکہ نقیبون نے شہر کے ہر حصے مین پکار دیا کہ "سب عورتین جن کے پاس زیور ہو عام اس سے کہ وہ اعلی طبقے کی ہون یا ادنے طبقے کی۔ اس بات کے لیے تیار رہین کہ اپنا زیور اُن ٹکس وصول کرنے والون کے حوالے کر دین جو اُن کے گھرون پر اس غرض کے لیے آئین گے۔ آخر مین یہ دھمکی بھی دی گئی تھی کہ جو عورتین اپنا

زیور مستعار دینے مین تامل کرین گی۔ یا اُس کا کوئی حصہ چھپا رکھین گی اُنھین سخت سزائین دی جائین گی" اس حکم نے نائبون اور مارکوس النڈیل کی امیدون کے خلاف شہر مین بڑی شورش پیدا کر دی نقیبون کے اعلان کے ایک گھنٹے بعد سارے شہر مین ایسا جوش پیدا ہو گیا کہ جواہرات کے وصول کرنے والے جنھون نے فوراً گشت شروع کر دی تھی۔ اور اُن کے ساتھ لارڈ النڈیل کے سپاہی بھی موجود تھے گھرون مین داخل ہونے سے زبردستی رد کیے گئے۔ اور اُنھین دھمکیان دی گئین غرض مغرب کے وقت نظر آیا کہ قدیم دارالسلطنت اڈنبرا مین ہر جگہ شورش مچی ہوئی ہے اور لوگ بغاوت پر آمادہ ہین۔ نائبون کو اس کا نہایت افسوس ہوا کہ ہم نے ایسا حکم کیون جاری کیا۔ لیکن مارکوس النڈیل نے کہا کوئی اندیشے کی بات نہین اب ہم اس حکم کو واپس نہین لے سکتے۔ کیونکہ اس سے ہماری کمزوری ظاہر ہوگی لہذا لازم ہے کہ لوگون سے زبردستی اس کی تعمیل کرائی جائے۔

چنانچہ مارکوس النڈیل نے کہا "آپ مجھے اجازت دین کہ مین ان دس بارہ کم عقل اور بیہودہ عورتون کو گرفتار کرا لون۔ جن کے رونے دھونے اور پیٹنے بہانے سے اُن کے شوہر اور باپ بھائی ہمارے ٹکس وصول کرنے والون کی مزاحمت کر رہے ہین۔ جہان اُن مین سے چند گرفتار ہو کے اس قصر مین آگئین پھر مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ساری شورش دور ہو جائے گی اور شہر کی اور عورتون پر بھی کافی اثر پڑ جائے گا"

یہ کہتے ہی مارکوس النڈیل نے ایک فوجی افسر کو بلایا جو قصر ہولی رود مین موجود تھا۔ اور اُسے حکم دیا ایک بڑی جماعت ساتھ لے کر فوراً جاؤ۔ اور ایسی پندرہ بیس عورتون کو گرفتار کر لاؤ جنھون نے نائبون کے اس حکم کی تعمیل نہ کی ہو۔ اس کی بھی ضرورت نہین کہ وصول کرنے والون سے دریافت کیا جائے کہ کن کن مکانون مین حکم کی تعمیل نہین ہونے پائی یا کن لوگون نے اُن عہدہ دارون کی توہین کی۔ بلکہ تم بلا لحاظ اسکے اِدھر اُدھر نکل جاؤ۔ اور معزز عورتون مین سے چند کو پکڑ لاؤ۔ بس سختی سے ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ جس افسر کو اس کام کے لیے مارکوس النڈیل نے منتخب کیا اُن کی مرضی کا تھا۔ اور اُن کے احکام بجا لانے

کے لیے خوب موزون تھا۔ اُس نے سپاہیون کا ایک دستہ اپنے ہمراہ لیا۔ اور تعمیل کے لیے چلا۔

اب ہم اپنے ناظرین کو اسلحہ ساز کے مکان کے اندر لیے چلتے ہین۔ رات کے دس بج گئے ہین مگر مارمورا اور گلن ڈورا ابھی تک جاگ رہے ہین اور مکان کے اندرونی حصے مین چپکے چپکے بیٹھے باتین کر رہی ہین۔ ڈرے ہوے ہین کہ شام کے حکم اور اُس کے بعد کی شورشون کا دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے۔ چند جواہرات اور زیور جو گلن ڈورا کے پاس موجود تھے اُن کو اس نے اوپر نکال لیا تھا۔ اور میز پر سامنے رکھے ہوئے تھے کہ جس وقت کوئی سرکاری عہدہ دار آئے فوراً اُس کے حوالے کر دے۔ گلن ڈورا نے دیر کی خاموشی کے بعد کہا "آج رات کو میرا دل خود بخود بیٹھا جاتا ہے۔ مین سمجھتی ہون کہ اڈنبرا مین اب مظالم کی انتہا ہو چکی ہے۔ اور عنقریب کوئی نہ کوئی خوفناک واقعہ پیش آنے والا ہے۔ میرا دل آج کی طرح کبھی پریشان نہین ہوا تھا"۔

مارمورا "بیشک مجھے بھی حالات اچھے نہین نظر آتے۔ لیکن تمھین پریشان نہ ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ جن لوگون سے تمکو تعلق ہے وہ لارڈ گلن گائل کے پاس محفوظ ہین۔ اور یقین ہے کہ اب تم سے وہ اُسی وقت ملین گے جب اُن کی فتحمند فوج اس شہر مین داخل ہو گی۔ اب تو بہت رات جا چکی۔ مجھے امید نہین کہ سرکاری عہدہ دار آج رات کو یہان آوین۔ اس لیے تم اپنے کمرے مین جا کے سو رہو"۔

گلن ڈورا "نہین جناب۔ ابھی تو مجھے بالکل نیند نہین آتی۔ دیکھیے سنیے۔ یہ کیسی سڑک پر سے آوازین آ رہی ہین۔ معلوم ہوتا ہے ابھی تک شورش رفع نہین ہوئی۔ اگر شہر کے صلح پسند باشندے بیرحم فوجی سپاہیون کے حوالے کر دیے گئے۔ جو ہمارے شہر کو گھیرے ہوئے ہین تو مجھے یقین ہے کہ مارکوس اانڈیل نہایت آسانی سے اپنے ہر حکم کی تعمیل کرا لین گے"۔

مار مور: "مگر آج شام کا حکم بہت سے صلح جو باشندون کو اس پر آمادہ کردے گا کہ ہر طرح کی مصیبت برداشت کرنے کو تیار ہو جائین۔ کیا یہان کے باشندے اس بات کو گوارا کرلین گے کہ اُن کی بیویان بہنین مائین اور بیٹیان یون بے رحمی سے لوٹ لی جائین؟ اور وہ خاموش بیٹھے دیکھا کرین؟ مگر گلن ڈورا تم تو بتاؤ تمھین ان زیورون کے چھن جانے کا افسوس ہوگا یا نہین؟"

گلن ڈورا: "نہین بالکل نہین"

مار مور: "پیری جیال لڑکی مجھے معاف کرنا کہ مین نے تم سے ایسا سوال کیا۔ لیکن مین جانتا ہون کہ بڑی مستقل مزاج عورتون مین بھی اپنے زیورون کا کچھ نہ کچھ خیال ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن کے ذریعے سے اُن کا قدرتی حسن بڑھ جاتا ہے"

گلن ڈورا: "میرا تو یہ خیال نہین ہے" لیکن دفعۃً اُسے یاد آگیا کہ جافرے کے ساتھ محبت ہونے سے پہلے مین وہ اس زیور کو کس قدر عزیز رکھتی تھی۔ چنانچہ اُس نے ذرا تامل کے بعد کہا: "ہان چند روز پہلے البتہ مین ان چیزون کی بڑی قدر کرتی تھی۔ اُس وقت کہین یہ واقعہ پیش آتا تو مجھے بڑا صدمہ ہوتا لیکن وہ حماقت اب مجھ مین نہین رہی۔ مگر مار مور خدا کرتا کہ ان ظالم نائبون اور مارکوس کی قوت کا مین مقابلہ کر سکتی۔ یہ نہ سمجھیے گا کہ مین یہ اپنے زیور کی وجہ سے کہتی ہون۔ مگر ہان یہ خیال کر کے میرا خون کھولنے لگتا ہے کہ یہ ظلم فقط عورتون کے لیے مخصوص ہے"

قوال: "گلن ڈورا۔ اپنے جوش کو روکو ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین نے کہا تھا کہ اپنی طبیعت کی پستی دور کرو۔ لیکن اب مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اپنے جوش کو روکو"

گلن ڈورا: "ابھی تک نائبون کے اس حکم کا اصلی مقصد میری سمجھ مین نہین آیا تھا۔ لیکن اب مین بخوبی سمجھ گئی کہ یہ کتنی بڑی توہین ہے۔ ہر وہ یادگار چیز جو بیٹی کو اپنی مرحومہ مان سے ملی ہو۔ یا کسی اور دوستی و محبت کی یادگار ہو اُن کے حوالے کر دی جائے! اور کس غرض کے لیے؟ یہی کہ وہ اور

سختی کے ساتھ ظلم کرین"

مارمور" آہ گلن ڈورا۔ اڈنبرا کی سب عورتون مین ایسا ہی جوش وخروش پیدا ہو جائے جیسا کہ اس وقت تمھارے لفظون سے ظاہر ہو رہا ہے تو مجھے یقین ہے کہ اپنے شوہرون اپنے باپون اور اپنے بھائیون کو وہ اتنا جوش ضرور دلا سکتی ہین کہ سب ایک دل ہو کر اُن ظالمون کے خلاف اُٹھ کھڑے ہون جو ہمین پیسے ڈالتے ہین"

دفعۃً دروازے پر کسی کے کھٹ کھٹانے کی آواز آئی۔ نوجوان لڑکی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ مگر ایک ہی لمحے مین وہ رنگ جاتا رہا اور اب اُس کا چہرہ متین اور خاموش تھا۔ اُس نے بتی اُٹھا لیا اور کمرے سے نکلی۔ مارمور اُس کے پیچھے پیچھے تھا اس لیے کہ اُس کے باپ کی عدم موجودگی مین وہ اپنے آپ کو اُس کا محافظ جانتا تھا۔ چنانچہ اُس نے نوجوان لڑکی کے کان مین آہستہ سے کہدیا کہ " دیکھو اپنے جذبات کو دبائے رکھنا"

گلن ڈورا" نہین میرے شریف دوست تم اطمینان رکھو مجھ سے کسی قسم کی برہمی نہ ظاہر ہو گی۔ اپنے جواہرات اور زیور کو خاموشی کے ساتھ اُن کے حوالے کر دون گی۔ مگر ہان اپنی توہین کو مین ہرگز گوارا نہ کر سکون گی" یہ کہکے اُس نے وہ خنجر نکال کے دکھایا جو اُس کے باپ نے اُسے دیا تھا۔

مارمور اس کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ کیونکہ ایک شریف لڑکی کو وہ ایسے قابل تعریف جوش سے کیونکر روک سکتا تھا؟

دونون زینے سے نیچے اُترے اور گلن ڈورا نے دروازہ کھولا۔ فوراً ٹکس وصول کرنے والے افسر نے اپنا قدم دروازے کے اندر رکھدیا۔ اُس کے پیچھے بارہ مسلح سپاہی تھے اور ان مین سے دو کے ہاتھ مین مشعلین بھی تھین جن کی روشنی مین اُن کی زرہین اور خود چمک رہے تھے اسی روشنی مین اُن کے چہرے نہایت خواہ مخواہ نظر آئے۔ اُن سپاہیون کے پیچھے چند بازاری لوگ تھے جو اس بات کا تماشا دیکھنے کو کھڑے ہو گئے تھے کہ زیور اور جواہرات کس طرح وصول کیے جاتے ہین

گلن ڈورا نے جیسے ہی اُن لوگون کی صورت دیکھی اُس کا چہرہ ایک لمحے کے لیے زرد پڑ گیا۔ پھر لمحہ ہی بھر مین اس کا فوری خوف رفع ہو گیا۔ اور منتظر ہوئی کہ ٹکس وصول کرنے والا کیا کہتا ہے۔ اُس نے اس لڑکی کو دیکھ کے اپنے معمولی گستاخانہ لہجے مین کہا "بتاؤ آج رات کو میرے جواب کرنے کے لیے تم نے کون کون سی چیزین نکال رکھی ہین۔ خوب معلوم ہے کہ گلبرٹ اسلحہ ساز بہت امیر آدمی ہے۔ اس لیے ہمین یقین ہے کہ اُس کی بیٹی کے پاس تھوڑے جواہرات نہ ہون گے۔"

یہی مضمون اگر اچھے لفظون مین شائستگی کے ساتھ ادا کیا جاتا تو کوئی لڑکی اسے اپنی توہین نہ خیال کرتی۔ لیکن اِس گستاخانہ لہجے اور اُن لوگون کی شوخ نگاہون سے پوری توہین ہو رہی تھی۔

گلن ڈورا "میرے پاس اس قسم کی چند چیزین ہین۔ اور جو کچھ ہین آپ کی خدمت مین حاضر کیے دیتی ہون۔ آپ اندر چل کے لین گے۔ یا مین اُنھین یہان لے آؤن؟"

ٹکس وصول کرنیوالا "نہین تمھین فوراً جا کے لے آؤ۔ تم سمجھ سکتی ہو کہ ایک سرکاری عہدہ دار کو اتنی فرصت کہان کہ وہ مکان کے اندر جائے۔ اور دو تین زینے چڑھے"

گلن ڈورا "اچھا تو مین ابھی لائے دیتی ہون۔ آپ کو چند لمحون سے زیادہ نہ ٹھہرنا پڑے گا"

ٹکس وصول کرنیوالا "ہان ہان جلدی لاؤ" گلن ڈورا فوراً چراغ لیے ہوئے زینے پر چڑھ گئی۔ اور سرکاری عہدہ دار نے مارمور کی طرف دیکھا۔ جس کا چہرہ مشعل کی روشنی مین صاف نظر آ رہا تھا۔ اور کہا "او میان سفید ڈاڑھی والے تم کون ہو؟ صورت سے تو قوال معلوم ہوتے ہو"

مارمور "بیشک میرا یہی پیشہ ہے۔ لیکن آج کل تو مین اس گھر مین مہمان ہون۔ کیونکہ میرا لائق دوست اسلحہ ساز آج کل موجود نہین ہے"

ٹکس وصول کرنیولا "تو پھر وہ کہان گیا؟ آج کل تو اچھے اور شریف آدمی کو اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ نیابت کے جھنڈے کے نیچے اظہار وفاداری کرے لیکن وہ دیکھو اُس کی لڑکی واپس آ رہی ہے۔ یہ بڑی اچھی لڑکی ہے۔ اور اِس طرح چلتی ہے کہ اُس کے نازک پاؤن کے نیچے انڈا بھی

پڑے تو نہ ٹوٹے۔"

اب گلن ڈورا مکان کے صدر دروازے پر آگئی۔ جہاں یہ سب لوگ کھڑے تھے۔ مگر سرکاری عہدہ دار کے یہ آخری الفاظ اُس نے نہیں سنے تھے۔ آتے ہی اپنے چند زیور اور جواہرات حوالے کر دیے۔

سرکاری عہدہ دار: "ایں بس یہی! واہ! اتنا زیور تو محتاجوں اور بھیک منگوں کے یہاں بھی نکل آتا ہے۔ اسے لو ایک جوڑی بُندے۔ اور وہ بھی بالکل معمولی۔ یہ ایک کم قیمت گلوبند ہے جو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ سونے کا ہے اور لیجیے اور ایک سادی کیل۔ یہ زیور شہر کی تمھاری سی معزز لڑکی کے لیے کافی نہیں ہے۔ اور تم تو مالدار گلبرٹ اسلحہ ساز کی بیٹی ہو۔ مجھے کچھ نہ کچھ اور ضرور ملنا چاہیے۔"

گلن ڈورا: "لیکن میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے۔ اور میں ایک شریف لڑکی کی طرح کہتی ہوں کہ جو کچھ میرے پاس تھا تمھارے حوالے کر دیا۔ اور جھوٹ نہیں بولتی۔"

سرکاری عہدہ دار: "نہیں تم مجھے دھوکا دینا چاہتی ہو۔"

یہ سنتے ہی گلن ڈورا کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اُس کا چہرہ تمتما اُٹھا۔ اور وہ سیدھی سرو قد کھڑی ہو گئی۔ یہ دیکھ کے سرکاری عہدہ دار نے کہا "ایں! نوجوان لڑکی۔ تو مجھے خوفناک نظروں سے دیکھتی ہے؟ میں اپنا فرض انجام دے رہا ہوں۔ اور جس طرح ممکن ہو گا اپنا مقصد پورا کروں گا۔ جاہے جاتا ہوں میری توہین ہوتی ہے تمھارے گھر پر بھی ویسے ہی سلوک کو میں ہرگز نہ برداشت کروں گا۔"

گلن ڈورا: "تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو۔ مگر میں کہتی ہوں کہ جو کچھ میرے پاس تھا لا کے تمھارے حوالے کر دیا۔ اور اب میرے پاس کچھ نہیں ہے۔"

سرکاری عہدہ دار: "اچھا تو ہم خود دیکھ لیں گے۔" یہ کہہ کے اُس نے وہ زیور جو گلن ڈورا سے لیے تھے۔ اپنی جیب میں ڈال لیے۔ پھر گلن ڈورا کا بایاں ہاتھ پکڑ کے چاہا کہ اُس کی چادر چھین لے۔ اور کہا "سب سے پہلے

مین یہ دیکھنا چاہتا ہون کہ تمھارے جسم پر کون سے زیور موجود ہین۔"
گلن ڈورا "چھوڑ چھوڑ۔ مین کہتی ہون کہ مجھے چھوڑ دے" یہ کہتے ہی اُس نے اپنے داہنے ہاتھ مین خنجر نکال لیا جو مشعلون کی روشنی مین چمکا۔
ٹکس وصول کرنیوالا۔ "ارے یہ تو مجھے ڈراتی اور میرا مقابلہ کرتی ہے۔ اس نے میری جان لینے کا ارادہ کیا" اور یہ کہتے ہی وہ خوفزدہ ہو کے پیچھے ہٹا۔
مارمور "نہین اس نے اپنے بچانے کے لیے خنجر کھینچا"

عین اس وقت فوج کا وہ عہدہ دار جسے مارکوس النڈیل نے عورتون کے گرفتار کرنے کو بھیجا تھا اپنے سپاہیون کے ساتھ اسی محلہ کینن گیٹ مین گزر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر کہ اسلحہ ساز کے مکان مین کچھ جھگڑا ہو رہا ہے پوچھنے لگا "کیا ہے کیا؟" سرکاری ٹکس وصول کرنے والا قصّے کو اپنے مقصد کے مطابق رنگ کے بیان کرنے لگا۔ فوج کے افسر نے بغیر اس کے کہ پورا بیان سُنے بھی سپاہیون کو حکم دیا کہ گلن ڈورا کو گرفتار کر لو۔ اس غیر منصفانہ حکم سے پریشان ہو کر مارمور نے گلن ڈورا کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا۔ اور خود سامنے آ کے کہنے لگا "مین آخر تک گلن ڈورا کی حفاظت کرون گا" لیکن ایک ہی لمحے مین سپاہی اُس پر غالب آ گئے اور اُس کو زور سے ڈیوڑھی کے اندر ڈھکیل دیا۔ بوڑھا قوال گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ اور چند لمحے کے بعد اُسے ہوش آیا تو دیکھا کہ مین اکیلا پڑا ہون۔ اور ظالم وحشی سپاہی گلن ڈورا کو پکڑ لے گئے ہین۔

بوڑھا قوال زینے کے نیچے سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔ پھر افسوس کے ساتھ ہاتھ ملنے لگا اور کہا "خداوندا! اُس لڑکی پر رحم کر۔ اگر اسے کوئی صدمہ پہنچے تو اُس کے باپ اور عاشق کو کتنا بڑا رنج ہوگا؟ آہ! گلن ڈورا مین تجکو اپنی بیٹی کی جگہ سمجھتا ہون تو مجھ سے جدا ہو گئی۔ خدا تیری مدد کرے اور ان وحشیون کے ہاتھ سے تجھے بچائے۔

ستّاسی وان باب

دو لڑائیان

ان طریقون سے جو گذشتہ باب مین بیان کیے گئے نابون اور مارکوس النڈیل نے قرض کی ضمانت کے لیے کافی زیور اور جواہرات حاصل کر لیے۔ لیکن دار السلطنت مین لوگون کی بیچینی کا یہ عالم تھا کہ مارکوس النڈیل کو اپنی فوج کے تین ہزار سپاہی شہر کے اندر مقرر کرنا پڑے۔ جن کی وجہ سے لوگ شورش نہ کر سکے۔ یہ سپاہی رات دن شہر کی سڑکون پر گشت کرتے۔ چوراہون اور گزرگاہون پر آگ روشن کر دی گئی اور اُس کے پاس سپاہی کھڑے کر دیے گئے۔ جو نہایت سختی سے نگرانی کرتے رہتے۔ اب فقط یہی نہین تھا کہ دار السلطنت اڈنبرا مین ایک نہایت ظالمانہ حکومت قائم تھی۔ بلکہ شہر بالکل ایک محاصرے کی حالت مین تھا۔

ہم ان واقعات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ نہین بیان کرنا چاہتے۔ مختصر طور پر اتنا بتائے دیتے ہین کہ جیسے ہی مارکوس النڈیل کو اپنی فوری ضرورت کے مطابق روپیہ مل گیا۔ اُنھون نے اپنے تین ہزار سپاہی دار السلطنت کے اندر مقرر کر دیے۔ اور باقی چوبیس ہزار فوج کے ساتھ آرل گلن کائل کے مقابلے کو نکلے۔

اس اثنا مین ارل گلن کائل اپنے پندرہ ہزار ہمراہیون کے ساتھ اڈنبرا کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے۔ لہذا دار السلطنت سے تقریباً چودہ میل کے فاصلے پر دونون فوجون کا سامنا ہو گیا۔

مارکوس النڈیل نے اپنی فوج کے تین حصے کیے۔ خود درمیانی فوج کے سپہ سالار تھے اور داہنے بائین جانب کی فوجین اُنھون نے اپنے دو نہایت وفادار ہمراہیون کی ماتحتی مین دین۔ اِسی طرح آرل گلن کائل نے بھی اپنی فوج کے تین حصے کیے۔ خود وہ اگلی اور درمیانی فوجون کے سپہ سالار تھے۔ لارڈ ڈنبار داہنی جانب کے افسر تھے۔ اور مسٹر ڈونلڈ کینو بائین جانب کے۔ لارڈ ملکم رسالے کے افسر تھے۔ کنتھ کو اس کی اعلیٰ خدمتون کے

بعد ازان سپاہیوں کی فوج دیدیے گئے جنھیں لے کر اُس نے لارڈ گلن گائل کی دیواروں کے نیچے فتح حاصل کی تھی۔
کنتھ کی اس مختصر فوج کے ذمے یہ کام تھا کہ فوج کے آگے دیکھ بھال کرتا ہوا چلے۔ اور اصلی فوج سے تقریباً ایک میل آگے رہے۔ یہ کارروائی اس غرض سے کی گئی کہ مارکوس انڈیل کی فوجیں زیادتی تعداد کی وجہ سے لارڈ گلن گائل کی مختصر فوج کو چاروں طرف سے نہ گھیر سکیں۔ یہ خدمت نہایت خطرناک اور اہم تھی۔ لیکن خود کنتھ نے اسے اپنے لیے منتخب کیا۔ وہی براق زرہ کا جوڑا جو سر جیمس لنڈسے نے اُس کو دیا تھا اُس کے جسم پر تھا۔ ایک مشکی گھوڑے پر سوار تھا جو لارڈ ڈنبار کا عطیہ تھا۔ سر کے اوپر سرخ کلغی لگی تھی بائیں ہاتھ میں ڈھال تھی اور داہنے ہاتھ میں تلوار چمک رہی تھی جو آج پھر اُس کی قوت اور بہادری کا ثبوت دینے والی تھی۔
جافرے ہمارے نوجوان بہادر کو بہت چاہتا تھا۔ اور اُس کے دل میں اُسی دن سے کنتھ کا وقار بہت بڑھ گیا تھا۔ جس دن قصر گلن گائل کے سامنے اُس نے وہ نمایاں فتح حاصل کی تھی۔ اسی وجہ سے اُس نے اصرار کیا کہ آپ مجھے اپنے خدمتگار کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھیں۔ کنتھ جانتا تھا کہ وہ کیسا وفادار ہے۔ لہذا باوجودیکہ وہ کرنل کما نڈنٹ کا عہدہ رکھتا تھا لیکن اپنے وفادار نوجوان ہمراہی کی درخواست کو اُس نے نامنظور نہیں کیا۔ چنانچہ جافرے بھی آدھی زرہ پہنے اور ایک بہت وجالاک گھوڑے پر سوار کنتھ کے پیچھے پیچھے ہے۔ ڈنراٹ بھی کنتھ کے ساتھ ساتھ تھا۔ کیونکہ اسے ہمارے نوجوان بہادر کے ساتھ ایک خاص محبت ہوگئی تھی گلبرٹ اسلحہ ساز بھی کنتھ ہی کے ہمراہیوں میں شریک ہو گیا تھا۔ اور اُس کے زبردست بازو میں ایک تلوار تھی جو پیش آنے والی لڑائی میں معمولی بچوں کا کھیل نہیں ثابت ہوتی
۱۱ اپریل کی ایک خوشنما صبح کو دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوئیں۔ مارکوس انڈیل نے اپنی فوج کے سپاہیوں کو اس بات کا لالچ دلایا تھا کہ فتح کے بعد تمھیں خوب جی بھر کے لوٹنے کی اجازت دی

جائے گی۔ اسی لالچ میں اُنھوں نے غیر معمولی جرأت سے کام لیا۔ اُن کے افسروں نے اُنھیں یقین دلادیا تھا کہ اگر اس لڑائی میں کامیاب ہو گئے تو پھر قصرگلن گائل اور قصر ڈنبار تک کوئی روک نہیں ہے۔ لہذا ہم بہت ہی جلد وہان پہونچ کے ان قلعوں کو لوٹ لیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لارڈ گلن گائل کی فوج پر مارکوس النڈیل کے سپاہیوں نے ایسے زور وشور کے ساتھ حملہ کیا کہ اُن کی ایک جانب کی صفیں درہم وبرہم ہو گئیں۔ اور لڑائی کے آغاز ہی میں یہ بات نہایت منحوس سمجھی گئی۔ مگر لارڈ ملکم اپنے رسالوں کے ساتھ فوراً وہان پہونچ گئے۔ اور لارڈ النڈیل کی فوجوں کی روک تھام کرنے لگے۔ مگر سوارون کی مدد پہونچنے پر بھی اَرل گلن گائل کی فوجیں اپنے نقصان کی تلافی نہ کر سکیں۔ اس طرح مسلسل دو گھنٹے لڑائی ہوتی رہی۔ اور گلن گائل کی فوجوں کو اُسی طرح نقصان پہونچتا جاتا تھا۔

بائیں جانب سرڈونلڈ کینمور نے دشمن کی داہنے جانب کی فوج کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ گو کہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن وہ لوگ قدم جمائے رہے۔ داہنے جانب لارڈ ڈنبار کی فوج نے ابتداءً دشمنوں کے مقابلے میں خفیف سی کامیابی حاصل کرلی تھی۔ لیکن چونکہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لیے آخر میں اس زیادتی کا اثر نمایان ہونے لگا۔ صبح کے دو گھنٹے گذرے ہون گے اور آفتاب مشرقی پہاڑیوں سے زیادہ اُونچا نہیں ہونے پایا تھا کہ اَرل گلن گائل کی فوج کے درمیانی اور داہنی جانب کے حصے نہایت ہی خطرناک حالت میں تھے۔ دفعتہً یہ خبر مشہور ہوئی کہ سرڈونلڈ کینمور کی فوج کو بھی شکست ہوئی جاتی ہے۔ یہ نہایت نازک وقت تھا۔ اور نظر آتا تھا کہ اَرل گلن گائل کی بہادر فوج بالکل تباہ وبرباد ہو جائے گی۔

ایک مقام پر اَرل گلن گائل لڑائی میں مصروف تھے۔ سو بہادر نبرد آزما نیزے لیے ہوئے اُن کے گرد کھڑے ہو گئے تاکہ اُنھیں دشمنوں کے حملے سے بچائیں۔ اتنے میں لارڈ ملکم اپنا تیز گھوڑا دوڑاتے ہوئے اُن کے پاس آئے اور پوچھا "اباجان اب کیا کیا جائے؟"

ارل گلن گائل "میرا دل بھی دھڑک رہا ہے کہ ہمیں اس لڑائی میں شکست ہو جائے گی۔ لیکن جو کچھ ہو ہمیں عزت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے ہم آج کی لڑائی میں بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے مارا جانا اس سے بدرجہا اچھا ہے کہ ہم شرمناک طریقے پر میدان جنگ سے بھاگیں۔ اور کسی کو مونہہ دکھانے کے قابل نہ رہیں"

ملکم "بے شک بے عزتی سے موت بہتر ہے" یہ کہہ کے لارڈ ملکم پھر اپنی جگہ گئے اور لڑائی میں مصروف ہو گئے۔

مگر کنتھ کہاں ہے! برابر دو گھنٹے سے ارل گلن گائل کی فوجوں کو نقصان پہونچ رہا ہے اور اُسے خبر نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اُس نے ایک بلندی پر سے دیکھا کہ لارڈ ڈنبار نے شاہی فوج کے بائیں حصے کو مغلوب کر لیا ہے تو دل میں کہا "انھیں یقینی کامیابی حاصل ہوگی" لہذا اُس نے دیر نہیں لگائی اور فوراً اپنی فوج کو لے کے ایک وادی میں اُتر گیا تا کہ شاہی فوج کے بائیں حصے کے بھاگنے کا راستہ روک دے۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے معلوم ہوا کہ لارڈ ڈالنڈیل کی دہنی جانب کی فوج کو شکست ہونے ہی والی تھی لیکن لارڈ ڈنبار کی فوجیں جگہ چھوڑنے لگیں اور پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ یہ دیکھتے ہی پھر اپنی فوج کے ساتھ اُسی بلندی پر چڑھ گیا جہاں پہلے تھا۔ اب کی اُس مقام پر وہ اس وقت پہونچا جب لارڈ گلن گائل کی فوجیں ہر طرف سے پیچھے ہٹ رہی تھیں یہ دیکھتے ہی کنتھ نے تلوار کھینچ کے اُس کو اپنے سر کے اوپر ہوا میں گردش دی اور ہمراہیوں سے کہا "دوستو یہی وقت ہے" یہ کہتے ہی اپنے تین سو سواروں کے ساتھ شاہی فوج کی پشت کی جانب برآمد ہو کے ایسے زور و شور کے ساتھ حملہ کیا کہ لارڈ کورس الڈیل کی فوجیں منتشر ہو گئیں۔

دفعۃً شاہی فوج میں غل مچا کہ "دیکھو یہی کنتھ ہے" اور تھوڑی ہی دیر میں اُس کے سواروں کو شاہی فوج نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ کنتھ کی پانچ سو پیدل سپاہ بھی پیچھے آ رہی تھی۔ جنھوں نے [illegible]

دشمنون کی صفین درہم وبرہم کین۔ اور اپنا راستہ نکال لیا۔ جیسے لکڑہارے جنگلون کو کاٹ کے اپنا راستہ نکال لیا کرتے ہین۔ بعینہ اُسی طرح وہ لوگ شاہی فوجون کو کاٹتے ہوے کنتھ کے سوارون سے آملے۔ کنتھ کی یہ کامیابی دیکھتے ہی لارڈ ڈنبار نے اپنی فوجون کو پھر اکھٹا کیا۔ اور از سرنو حملہ شروع کیا۔

اب لڑائی بڑے زور وشور کے ساتھ ہو رہی تھی شاہی فوج کے سپاہی کنتھ کی فوج سے لڑ رہے تھے۔ لیکن ایسے غیر معمولی زور وشور سے کہ معلوم ہوتا ان سب مین لڑائی کا جنون پیدا ہو گیا ہے اور وجہ یہ ہوئی کہ ماہر کوس النڈیل نے حکم دے دیا تھا کہ جو کوئی کنتھ کا سر کاٹ لائے گا اُسے بڑا بھاری انعام ملے گا۔ لہذا ہزارون حریص اور روپیہ کے بندے اس کوشش مین لگے ہوئے تھے کہ کنتھ کا خاتمہ کر کے وہ انعام حاصل کرلین۔ لیکن کنتھ کی بھی یہ حالت تھی کہ معلوم ہوتا وہ کسی ساحرانہ قوت سے لڑ رہا ہے۔ اُس کی خون آشام تلوار موت کے فرشتے کا کام کر رہی تھی اور اُس کے گرد خون کا دریا بہ رہا تھا۔ اُس کے چارون دشمن سپاہی یون گر رہے تھے جیسے کاشتکار کے ہنسیے سے تیار غلے کے درخت کٹ کٹ کر گرتے ہین۔ اِس کو خدا ہی جانتا ہے کہ اُس نے کتنے آدمیون کو قتل کیا اور کسی طرح اس خونریزی سے اُس کا ہاتھ نہین رکتا تھا۔

اس طرح خلاف توقع کنتھ کے آپہونچنے سے لڑائی کی حالت بالکل بدل گئی۔ شاہی فوج کے بائین بازو کو اُس نے تھوڑی ہی دیر مین تہ و بالا کر کے لارڈ ڈنبار کو پورا موقع دے دیا کہ دشمنون کو مار کے بھگا دین اور خود اپنی فوج کے ساتھ لارڈ گلن گائل کی طرف چلا کہ اُن کی مدد کرے۔ جنھین لارڈ النڈیل کی فوجون نے بالکل مغلوب کر لیا تھا۔

کنتھ کے پہونچتے ہی ارل کی فوج مین دفعتہً ایک تازہ جوش پیدا ہوا۔ سب نے یک بارگی نیا حملہ کیا۔ ارل کی فوج کے بائین پہلو کی بھی ہمت بڑھ گئی۔ کیونکہ سرڈونلڈ کینور نے دیکھ لیا کہ ارل گلن گائل کی مدد کو اب کنتھ آپہونچا غرض کنتھ کی یہ حالت تھی کہ میدان جنگ مین ہر جگہ پہونچتا جس سے ہر سپاہی

کی جرأت بڑھ جاتی - اور وہ بھی اُسی جوش و خروش کے ساتھ لڑنے لگتا۔ اور معلوم ہوتا کہ گویا وہی لارڈ گلن گائل کی فوج کا اصلی سپہ سالار اور اس فاتح فوج کا سردار ہے-

ہاں ہاں فاتح - بیشک اب یہ فوج فاتح تھی - کیونکہ مارکوس انڈیل کی فوج ہر طرف پیچھے ہٹ رہی تھی - اس مین شک نہین کہ مارکوس انڈیل نے اس لڑائی مین بڑی بہادری دکھائی اور اپنی جنگی مہارت کا پورا ثبوت دیدیا۔ مگر وہ گنہگار تھے اور مجرم - مگر بزدلی کا الزام انھین ہرگز نہین دیا جا سکتا - وہ فطرۃً بہادر واقع ہوئے تھے - اور موجودہ واقعات نے ان کے جوش کو اس قدر بڑھا دیا تھا کہ واقعی انھین کو فتح حاصل ہوتی - لیکن کنتھ کی مافوق العادت قوت اور غیر معمولی انسانیت نے اُنھین کامیاب نہ ہونے دیا-

اب دوپہر کا وقت تھا اور آفتاب پورے شان و شکوہ کے ساتھ چمک رہا تھا - اور یہ منظر نہایت ہی دلچسپ تھا - سپاہیون کے نعرے میدان جنگ مین گونج رہے تھے - بگلون - گھوڑے کی ٹاپون - اور بندوقون کی آوازین - زخمیون اور مرنے والون کی آہ و زاری کے ساتھ ملی جلی سُنی جا رہی تھین - کوئی شخص کسی قریب کی پہاڑی پر کھڑے ہو کے اس وحشت ناک منظر کو دیکھتا تو متحیر ہو جاتا - کیونکہ دونون جانب کے سردار اپنی اپنی فوجون کو بڑی جنگی مہارت و قابلیت سے لڑا رہے تھے - دفعۃً ایک جانب کی فوجین پیچھے ہٹین - اُن کی صفین ٹیڑھی ہو گئین - پھر بے ترتیبی کے ساتھ بھاگنے لگین - اور دور سے دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی تالاب کا بند ٹوٹ گیا - اور پانی کئی شاخین ہو کر ہر طرف بہہ رہا ہے-

اس وقت لارڈ انڈیل کی فوج کی یہی حالت تھی - مارکوس نے بڑی کوشش کی کہ اپنی فوجون کو بھاگنے نہ دین - جوش و خروش کے ساتھ ہر طرف چلاتے پھرتے تھے کہ ذرا دیر ٹھہر جاؤ - اب مین خود کنتھ سے مقابلہ کرون گا - اور دیکھو دم بھر مین اُس کو زمین پر پچھاڑے دیتا ہون - اور واقعی وہ اس بات کی کوشش کر بھی رہے تھے کہ کہین نوجوان بہادر کنتھ کا سامنا ہو-

لیکن یہ موقع نہیں پیش آیا۔ اور خود کنتھ بھی نہیں چاہتا تھا کہ مارکوس انڈیل کا مقابلہ کرے۔

ہمارے نوجوان بہادر نے یہ حکم دیدیا کہ مارکوس انڈیل گرفتار کر لیے جائین۔ کوئی اُنھین جان سے نہ مارے لیکن وہ گرفتار نہین ہوئے۔ جب اُن کی فوج بھاگ گئی تو وہ خود بھی بھاگے۔ لیکن ایک جماعت کو اُنھون نے اِس بات پر آمادہ کر دیا کہ ترتیب کے ساتھ پیچھے ہٹے۔ تاکہ بھاگنے والی فوج کو زیادہ نقصان نہ پہونچنے پائے چنانچہ اپنے پچھلے حصہ فوج کے ساتھ وہ دشمنون کا مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے نکل آئے۔ اور ارل گلن کائل کو پوری فتح حاصل ہوئی۔

کنتھ نے اپنی فوج کے ساتھ جس نے آج کی لڑائی مین ایسی نمایان خدمت انجام دی تھی شاہی فوج کا تعاقب کیا۔ اور لارڈ ملکم بھی اپنے رسالے کے ساتھ تعاقب کرنے والون مین شریک ہو گئے۔ اُن کے علاوہ اُن مین تین چار ہزار بہادر سپاہی تعاقب کرنے والون کے ساتھ ہو لیے۔ ارل گلن کائل کی فوجین برابر تعاقب کرتی ہوئی اُس مقام تک پہونچ گئین جہان سے آڈنبرا کے بلند برج نظر آ رہے تھے یہان پہونچ کر مارکوس انڈیل ذاتی فوج والون کو روکا۔ اور صفین درست کر کے اُن کو تعاقب کرنے والون کا مقابلہ کرنے پر آمادہ کر دیا۔ اب شام کے چھ بجے تھے۔ مارکوس انڈیل کے جھنڈے کے نیچے اب فقط سات آٹھ سو آدمی رہ گئے تھے۔ جو مخالفون کے مقابل قدم جما کے ایک دوسری لڑائی کے لیے تیار ہو گئے۔ کنتھ اور لارڈ ملکم دونون پہلے سے سمجھے ہوئے تھے کہ ایسا ہو گا۔ چنانچہ اپنے پانچ ہزار ہمراہیون کے ساتھ اُنھون نے حملہ کر دیا۔ اُن کے جنگ کے نعرے جو آسمان تک گونج رہے تھے یہ تھے "گلن کائل کی عمر دراز" اور "کنتھ ہمارا سردار رہے" یہ جملے لارڈ ملکم کو اب مطلق ناگوار نہ تھے چنانچہ اُس نے کہا "کنتھ۔ تمھین ہمارے سردار ہو۔ چلو چلو تمھین ہماری رہبری کرو تاکہ فتح حاصل ہو۔"

ساتھ ہی کنتھ کے ہمراہیون نے زور و شور سے حملہ کیا۔ تقریباً ایک نصف گھنٹہ تک شاہی فوجین اس حملے کو برداشت کرتی رہین۔ اِس لیے کہ لارڈ انڈ

کے شان دار وعدون نے اُن مین تازہ جوش پیدا کر دیا تھا باوجود اس کے اُنھین مارکوس النڈیل کے ساتھ دلی ہمدردی نہ تھی۔ چنانچہ انجام مین وہ کنتھ کی فوج کے حملے کو نہ برداشت کر سکے اور نہایت بے ترتیبی سے بھاگے اب بجاے اس کے کہ مارکوس اپنی شکست خوردہ فوج کے تین چار ہزار ہمراہیون کے ساتھ شہر مین داخل ہوتے اُن کے ہمراہ فقط تین سو آدمی رہ گئے۔ جن کے ساتھ اُنھین سر پہ پاؤن رکھ کے بھاگنا پڑا۔

اِس وقت کنتھ نے اپنے سوارون کی طرف دیکھ کے کہا "فوراً تعاقب کرو" اور خود بھاگنے والی فوج کے پیچھے چلا۔ جاوف۔ گلبرٹ۔ اور ڈربان۔ اس کے ساتھ تھے اور اُن کے پیچھے کنتھ کے دو سو بہادر سوار۔ کیونکہ باقی لوگ آج کے میدان جنگ مین کام آچکے تھے۔ کنتھ نے بقیہ فوج لارڈ ملکم کے سپرد کی اور خود آگے روانہ ہو گیا۔

جس وقت آفتاب مغربی پہاڑیون مین غروب ہو رہا تھا۔ مارکوس النڈیل اپنے چند ہمراہیون کے ساتھ ہانپتے کانپتے گھوڑون پر سوار دارالسلطنت مین داخل ہوئے۔ یہی لوگ تھے جنھون نے سب سے پہلے اپنی شکست کی خبر دارالسلطنت والون کو کی۔ مگر مارکوس النڈیل ابھی تک مایوس نہ تھے۔ کیونکہ اپنے تین ہزار سپاہی وہ اڈنبرا کے اندر چھوڑ گئے تھے۔ جو اس غرض کے لیے کافی تھے کہ شکست خوردہ فوجون کے جمع ہونے یا نئی فوجون کے مرتب ہونے یا انگلستان سے مدد آنے تک ارل گلن گائل کا مقابلہ کرتے رہین اور اڈنبرا کو بچائین۔ غرض مارکوس النڈیل نے ارادہ کر لیا تھا کہ آخر وقت تک مین مقابلہ کرتا رہون گا۔ لہذا شہر مین داخل ہوتے ہی اُنھون نے حکم دیا کہ بگل بجائے جائین۔ اور سب فوجین ایک جگہ جمع ہون۔ مگر اُن کے اس حکم کی تعمیل نہ ہو سکی۔ کیونکہ اُن کے بعد شہر کے اندر ایک نیا واقعہ پیش آگیا تھا۔ یہان اُن کو نظر آیا کہ قصر کی بلندی پر سے ایک بہت بڑا مجمع جس مین مرد اور عورتین سب شامل ہین چاقلون مین سے گزرتا ہوا بیچ شہر مین آپہونچا ہے۔ اس گروہ کے آگے آگے ایک عورت ہے جس کے ایک ہاتھ مین جھنڈا ہے اور دوسرے ہاتھ مین ننگی تلوار۔ مگر یہ جھنڈا کیسا ہے؟

اور کس کا ہی - غروب ہونے والے آفتاب کی خفیف روشنی مین نظر آیا کہ یہ جھنڈا ارل گلن گائل کا ہے - اور یہ عورت کون ہے جو عورتون اور مردون دونو کی رہبری کر رہی ہے ؟ ارے - یہ تو اسلحہ ساز کی بیٹی گلن ڈورا ہے !

اب ہم اس واقعے کی اصلیت بھی مختصر الفاظ مین بیان کر دینا چاہتے ہین قصر ہولی اروڈ کے بیشمار قیدیون کو اس بات کی اجازت تھی کہ صحن مین جہان جی چاہے چلین پھرین - گلن ڈورا نے وہین سے دیکھ لیا تھا کہ آرکوس انڈیل اپنی شکست خوردہ فوج کے ساتھ نہایت تیزی اور گھبراہٹ کے ساتھ شہر مین داخل ہو رہے ہین - آرکوس انڈیل کی کلغی اور اُنکا چھوٹا سا تاج دیکھ کے وہ پہچان گئی کہ وہی ہین - اور جس طریقے سے وہ شہر مین داخل ہوئے اُس سے صاف ظاہر تھا کہ فتح کر کے نہین بلکہ سرم ناک شکست کھا کے بھاگے ہین - یہ دیکھتے ہی گلن ڈورا کے دل مین ایک جوش پیدا ہوا - اُس نے اپنے ہمراہی قیدیون کے سامنے ایک پُرجوش تقریر کی - یہ قیدی سب وہی لوگ تھے جو جدید بائیون اور آرکوس انڈیل کے ظلم سے اس قصر کے اندر مقید کیے گئے تھے مرد عورت - ادنے اعلے - بوڑھے اور جوان سب گلن ڈورا کے گرد جمع ہو گئے - اور اُس کے الفاظ کو نہایت غور اور توجہ سے سُننے لگے - گلن ڈورا کی آنکھین چمک رہی تھین اُس کے منھ سے نغمہ خیز آواز مین پُرجوش الفاظ نکل رہے تھے - پہاڑی کی بلندی پر جہان یہ قصر تعمیر کیا گیا ہے اُس وقت تقریبًا پانچ سو قیدی جمع تھے - اس کے بعد کے واقعات بہ آسانی سمجھ مین آسکتے ہین سب نے ارادہ کر لیا کہ ارل گلن گائل کی طرفداری کر کے بائیون اور آرکوس کے مظالم کا اسی وقت خاتمہ کر دین - چنانچہ یہ قیدی سیدھے قصر کے سلحخانے مین گھس پڑے جہان اسکاٹ لینڈ کے تمام امرا کے جھنڈے ایک عجائب خانے کی حیثیت سے جمع کیے گئے تھے - گلن ڈورا نے جھپٹ کے لارڈ گلن گائل کا جھنڈا اپنے ہاتھ مین لے لیا پھر جو اسلحہ جس کے ہاتھ لگے اُس نے اپنے قبضے مین کیے - اور حسین و نازک اندام عورتین جنھون نے کبھی فولاد کو ہاتھ سے چھوا بھی نہ ہوگا وہ بھی اس وقت آبدار تلوارین ہاتھ مین لیے تھین - اسی طرح شہر کے خوش باش جن کے ہاتھون کو عمومًا تجارت کے قیمتی مال سے سروکار رہا کرتا تھا - اس وقت بھاری تیر اُن کے

ہاتھون مین تھے۔ اس شان سے یہ لوگ سلح خانے سے نکلے۔ پہرے کے سپاہیون نے جو دیکھا کہ اب مارکوس انڈیل کی قسمت پلٹ گئی ہے۔ اور قیدیون مین سے بعض نہایت مالدار اور ذی اثر لوگ ہین لہذا بجاے اس کے کہ وہ اس گروہ کو روکتے خود اس مجمع مین شریک ہو گئے۔ اور گلن ڈو ترا ان سب کو لیے ہوئے قصر کی بلندی سے اتر کے شہر کے بیچون بیچ مین نکلی۔ شہر والون پر اس کا عجیب و غریب اثر ہوا۔ ہر گھر سے مرد اور عورتین نکل نکل کے اس مجمع مین شریک ہونے لگین کیونکہ سب دیکھ رہے تھے کہ ان لوگون مین سچے حب وطن کا جوش ہے۔ ہر فوجی چوکی پر پہونچ کے بھی گلن ڈورا کی اس جماعت مین اضافہ ہو جاتا تھا کیونکہ لارڈ ڈالنڈیل کے سب سپاہی بھی اس جماعت مین شریک ہو جاتے غرض سارے شہر مین نائبون کے خلاف شورش مچ گئی۔

مگر مارکوس انڈیل نے اب بھی ہمت نہین ہاری۔ اور ارادہ کر لیا کہ آخر وقت تک اپنے اسی طرز عمل پر قائم رہین گے۔ اب ان کی حالت بہت نازک تھی چند وفادار ہمراہیون کے ساتھ جو اب بھی ان کے ساتھ تھے وہ قصر ہولی رڈ مین آئے۔ اور نائبون کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ نوعمر بادشاہ کو لے کے انگریزی سرحد مین بھاگ جائین۔ لارڈ ڈال کیتھ۔ لارڈ مارٹن۔ اور سر ہنری راکس برگ نے مارکوس کے مشورے کو قبول کر لیا۔ کیونکہ اب اس کے سوا انھین کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اور یہ صلاح نہ قبول کرتے تو انھین گلن گائل کی اطاعت قبول کرنا پڑتی۔

جس وقت کنتھ اپنے چھوٹے سے رسالے کے ساتھ اڈنبرا کے پھاٹک پر پہونچا اور آفتاب کی آخری کرنین کوہسار لن لتھ گو کی پہاڑیون کو روشن کرتی اور دریا فورتھ کے پانی کو چمکا رہی تھین۔ مارکوس انڈیل اور تینون نائب نوعمر بادشاہ کو لیے ہوے اپنے دو سو وفادار خادمون کے ساتھ قصر ہولی رڈ سے نکلے۔ اور شہر اڈنبرا کے باہر پہونچ گئے۔

اٹھاسی وان باب

جمعہ ہفتے کے واقعات

کنتھم اس خیال مین تھا کہ دارالسلطنت کے پھاٹک پر سپاہی مقابلہ کرنے کے لیے تیار ملین گے اُس کے ساتھ فقط دو سو سپاہی تھے۔ اور فوجون کے آنے کا اُس نے انتظار نہین کیا اور دل مین کہا ہمین جس طرح ممکن ہو اسی مختصر فوج کے ساتھ شہر مین داخل ہو جانا چاہیے۔ آج کی کامیابی نے عوام کو یقیناً ادورڈ کی گائل کا طرفدار بنا دیا ہوگا۔ لہذا جیسے ہی ہم شہر کے اندر داخل ہون گے وہان کے باشندے خود ہماری مدد کے لیے اُٹھ کھڑے ہون گے۔ مگر پھاٹک پر پہونچ کے دیکھا تو وہان مقابلہ کے لیے کوئی سپاہی موجود نہ تھا۔ دل مین کہا معلوم ہوتا ہے نائیون نے شہر کو چھوڑ دیا ہے۔ فوراً گھوڑا آگے بڑھایا اور گھبرٹ ڈرتا جاتا ہے اور دو سو بہادر سوارون کے ساتھ دارالسلطنت اسکاٹلینڈ کے اندر داخل ہو گیا۔

اب اصلی حال ظاہر ہو گیا۔ ہر چوراہے پر آگ روشن تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ شہر کے باشندون کو ظالمون کے ہاتھ سے نجات ملنے کی کیسی مسرت ہوئی ہے اس کے علاوہ ہر شخص کے چہرے سے آشکارا تھا کہ اُسے کس قدر خوشی ہوئی مختصر یہ کہ ہر شخص کو یقین تھا کہ ظلم و زیادتی کا زمانہ ختم ہوا اور یہ خبر نہایت تیزی کے ساتھ مشہور ہو گئی کہ تینون نائب اور مارکوس السڈ ایل شہر چھوڑ کے بھاگ گئے اس خوشی مین ادھر کسی کا خیال ہی نہ گیا کہ ظالم نائب دُعم دُنبار کو بھی اُٹھا لے گئے ہین۔ ساتھ ہی خبر مشہور ہوئی کہ کنتھم شہر کے اندر داخل ہو گیا۔ اور لوگون کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ تھی۔

آج مغرب کے بعد دارالسلطنت کا منظر عجیب و غریب تھا شہر کو ایک ایک جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آگ روشن تھی۔ عام لوگ بیشمار مشعلین ہاتھون مین لیے ادھر اُدھر ٹہل رہے تھے اور اُن کو ہلاتے پھرتے تھے۔ کنتھم کے دیکھنے کے شوق مین بے شمار لوگ سڑکون پر نکل آئے تھے جب وہ

نوجوان بہادر اپنی مختصر جماعت کے آگے آگے چلا جاتا تھا۔ لوگ بڑے جوش و خروش
کے ساتھ مسرت کے نعرے بلند کرتے تمام دروازے اور کھڑکیان کھلی ہوئی تھین
جن مین سے لوگ جھکے ہوے تھے اور اُن کی آنکھین کنتھ کو ڈھونڈھ رہی تھین اور
اُن کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ سب اِس نوجوان بہادر کو حیرت سے
دیکھ رہے تھے۔ کیونکہ ایسی کم عمری مین اُس نے سارے ملک مین شہرت حاصل کر لی تھی
خصوصًا آج کے دن دو لڑائیون مین کامیابی حاصل کر کے اُس نے بہت زیادہ
عزت حاصل کر لی تھی۔ ہمارے ناظرین کو تعجب ہوگا کہ شہر والون کو اُن دونون کا حال
کیسے معلوم ہوا۔ اصل یہ ہے کہ کنتھ کے ہمراہیون سے لوگون نے لڑائی کے واقعات
پوچھنا شروع کیے۔ اور اُنھون نے مختصر الفاظ مین ہمارے نوجوان کنتھ کا نام نہایت
عزت کے ساتھ لیا۔ اور بتا دیا کہ اسی کی شجاعت سے آج کی دونون لڑائیون مین
کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ان جنگجو لوگون کو اپنے نوجوان سردار پر اس قدر
ناز تھا کہ اُنھون نے صاف صاف کہدیا کہ پہلی لڑائی مین اگر کنتھ نے اپنی حکمت
عملی اور غیر معمولی بہادری سے کام لے کے فوری مدد نہ پہونچا دی ہوتی تو
ارل گلن گائل کو یقینًا شکست ہو گئی ہوتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خود کنتھ دل مین کیا کہتا ہوگا جب اڈنبرا کے اندر
اپنی فوج کے آگے آگے چل رہا تھا۔ لوگ خوشی کے نعرون سے اس کا استقبال
کر رہے تھے۔ اور اہل شہر چارون طرف سے ہجوم کر کے اُسکے پاس آتے۔ اور
اس کے ہاتھون کو جن پر آہنی دستانے چڑھے ہوئے تھے اپنی مونہہ کے قریب لے جا کے
چومنا چاہتے۔ اُسے دعائین دیتے اور تعریفین کرتے تھے۔ جو لوگ اونچی
کھڑکیون اور دروازون مین کھڑے تھے اُن کے چہرے بھی مشعلون کی
روشنی مین خوشی سے چمکتے نظر آتے۔ غرض ہر طرف یہی نظر آ رہا تھا کہ سب لوگ
اِس نوجوان کو اسکاٹ لینڈ کا سچا بہادر سمجھ رہے ہین۔ ڈگلس کا حب وطن،
بروس کی بہادری۔ اور زمانے کے لحاظ سے ذہانت و دانائی سب چیزین
اس نوجوان بہادر کنتھ مین موجود تھین اُس نے اپنے خود کا اگلا حصہ
اُٹھا دیا تھا۔ اور اُس کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔ رخسارون سے فتحمندی

کی سرخی نمودار تھی - آنکھوں سے جوانمردی جھلک دے رہی تھی - اور دلی اطمینان نے اُس کے دونون ہونٹون کو مسکراہٹ کی وجہ سے ایک دوسرے سے کسی قدر جدا کر دیا تھا اس حالت مین کوئی تعجب نہین کہ بہت سے شریف زادے اُن کی دلکش صورت کو دیکھ کے خوشی سے دھڑکنے لگے ہون گے اور اکثر عورتون کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا ہو کہ لیڈی ادی لینا اپنے عشق و محبت مین بڑی خوش نصیب ہے۔

اسی سڑک کے دوسری جانب سے مردون اور عورتون کا ایک دوسرا غول چلا آتا تھا - یہ وہ لوگ تھے جو قصر ہدلی رود کی بلندی سے اُتر کی شہر مین داخل ہوئے تھے - اب اس لمبی سڑک پر دور تک مشعلین نظر آتین کیونکہ اس مجمع مین بھی بے شمار مشعلین روشن تھین جن کی روشنی سے زمین و آسمان جگمگا اُٹھے تھے - اور یہ معلوم ہوتا کہ جیسے شہر مین آگ لگی ہوئی ہے۔

دفعتہ ایک نغمہ کی آواز آئی - اور معلوم ہوا کہ کوئی شخص چنگ بجا رہا ہے - یہ ہائی لینڈ کا ایک قومی نغمہ تھا - جسے سُن کے کیلی ڈونیا کے ہر باشندے کے دل مین ایک ولولہ پیدا ہو جاتا - یہ نغمہ بلند ہوتا گیا - اور تھوڑی دیر مین یہ معلوم ہوا کہ کسی مشاق قوال کا ہاتھ اس چنگ کے تارون پر چل رہا ہے۔

اب دونون جلوس ایک دوسرے کے قریب آ گئے - ایک جانب پاپیادہ محب وطن قومی نعرے لگاتے چلے آتے تھے - دوسری طرف گنتھم اور اُس کے ہمراہی سوار تھے - جب یہ دونون مجمع ایک دوسرے کے قریب آ گئے - گنتھم نے دیکھا کہ اِس مجمع کے آگے آگے ایک حسین لڑکی ہے - اُس کے ہاتھ مین ایک نیزہ ہے جس کے ساتھ پیارل گمن گال کا پھریرا اُڑ رہا ہے - اور اُس کے پہلو مین وہ فرشتہ رو بوڑھا قوال ہے جس کا نغمہ جسم کے اندر گویا نیک سرایت کر رہا ہے - مگر یا خدا یہ کیا اسرار ہے! یہ لڑکی تو حسین گمن ڈورا معلوم ہوتی ہے!

اور بوڑھا قوال جو اُس کے پہلو مین ہے وہ سفید ڈاڑھی والے مآر مور کے سوا اور کوئی نہین ہو سکتا۔

اسی اثنا مین نوجوان جاآفرے اپنے گھوڑے پر سے کودا۔ نعرۂ مسرت کے ساتھ لیک کے گلن ڈورا کے قریب گیا۔ اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے ہونٹون سے لگا لیا۔ لوگون نے اس منظر کو دیکھا اور سمجھ گئے کہ یہ ایک نوجوان عاشق ہے۔ جو شان و شوکت کے ساتھ لڑائی سے واپس آیا ہے اور اپنی حسین معشوقہ کا خیر مقدم کر رہا ہے۔ مگر یہ معشوقہ وہ تھی جس کے آج کے کارنامے ہمیشہ تاریخ مین یادگار رہین گے۔

چند لمحون تک بالکل خاموشی رہی۔ گلن ڈورا نے شرمگین نگاہون سے جاآفرے کی طرف دیکھ کے اُس کا خیر مقدم ادا کیا۔ اب گلبرٹ اسلحہ ساز جسے سب لوگ خوب پہچانتے تھے اپنے گھوڑے پر سے اُترا اور اپنے پدری جوش سے گلن ڈورا کو سینے سے لگا لیا جس بات کی جرأت ایک دلدادہ عاشق صادق بھی عوام الناس کے سامنے نہ ہو سکتی تھی۔ اب بالکل خاموشی تھی۔ سب لوگ اس دلچسپ منظر کو لطف کے ساتھ دیکھتے رہے کہ کنتھ بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور اپنا کلغی دار سر گلن ڈورا کے آگے جھکا دیا۔ گویا ایک جنگجو بہادر ایک محب وطن لڑکی کی شریف النفسی کا اعتراف کر رہا تھا۔ ساتھ ہی پر جوش نعرے بلند ہوئے اور اتنی دیر تک قائم رہے کہ قدیم شہر ڈن اڈن کے قرب و جوار کی زمین و آسمان تک کانپنے لگے۔ لیکن وہ بعد کا منظر اس سے بھی زیادہ دلچسپ تھا جب کہ بوڑھے قوال نے اپنی پر نم آنکھون اور خوشی سے چمکتے ہوے چہرے کے ساتھ چند مختصر اور موثر الفاظ مین ہمارے نوجوان بہادر کو مبارکباد دی۔ اُس نے کہا کہ "اب آپ بڑے لوگون کی طرح اپنی زندگی بسر کرین۔ کیونکہ خدا نے آپ کی قسمت مین لکھا ہے کہ بڑے بڑے کام آپ کے ہاتھون سے انجام پائین"۔

اب کنتھ عوام کی طرف مخاطب ہوا۔ اور سب کو یقین دلایا کہ زیادہ سے زیادہ دو یا تین گھنٹون کے اندر لارڈ گلن گاگل شہر

اڈنبرا کے اندر داخل ہو جائین گے۔ اور اُن کے آتے ہی اِن مظالم کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔

یہ سنتے ہی لوگون نے پُرجوش و خروش سے نعرے بلند کیے۔ اور چارون طرف سے یہ آوازین سنی گئین کہ، ہمارے نائب السلطنت گلن گائل کی عمر دراز ہو۔ "کنتھ ہمارا سپہ سالار ہے!" اسی طرح اور بھی بہت سے الفاظ ہمارے نوجوان بہادر کی نسبت استعمال کیے گئے۔

اب یہ خبر مشہور ہوئی کہ نوعمر بادشاہ کو نائب اور مارکوس النڈیل اُٹھا لے گئے۔ یہ خبر اس طرح مشہور ہوئی کہ قصر ہولی رُوڈ کے بعض نوکر اور غلام بھی اِس مجمع مین شامل تھے۔ اُنھون نے سب کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور یہ سنتے ہی کنتھ نے اس بارے مین جو کچھ امکان مین تھا کیا۔ یعنی تیز رو سوارون کی کئی مسلح جماعتین مختلف اطراف مین روانہ کین۔ تاکہ اُن لوگون کا تعاقب کیا جائے۔ اس کے بعد گلبرٹ اسلحہ ساز اور گلن ڈورا کے ہمراہ اُن کے مکان واقع کینن گیٹ تک گیا۔ اُن کے دروازے ہی پر اُن سے رخصت ہو کے اُس نے مارمور۔ جافرے۔ اور ڈرماٹ کو ساتھ لیا۔ اور ارل گلن گائل کے محل مین گیا۔ خدمتگارون اور نوکرون نے بڑے جوش و خروش سے اُس کا استقبال کیا۔

اُس کے ایک گھنٹے بعد لارڈ ملکم بھی اُس فوج کے ہمراہ جو کنتھ نے اُن کی ماتحتی مین دی تھی شہر مین داخل ہوئے۔ عوام نے ان کا بھی بڑی خوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ سڑکون کے چوراہون پر ابتک آگ روشن تھی۔ آدھی رات کو جب ارل گلن گائل اپنی فوج کے ساتھ دار السلطنت مین داخل ہوئے تو سارا شہر روشنی سے چمک رہا تھا۔ اور یہ نظر آتا کہ جیسے دن ہو گیا ہے۔ اُن کا بھی پُرجوش نعرون کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ اور لارڈ ڈنبار۔ سر ڈونلڈ لنو اور دیگر بہادر سردارون کے نام بھی لوگون کی زبان پر تھے۔

اب ارل گلن گائل فتح اور اڈنبرا کے لوگون کے انتخاب کے مطابق اسکاٹ لینڈ کے نائب السلطنت تھے اُن کا ارادہ تھا کہ سیدھے اپنے قصر مین جا کے ٹھہرین۔ جہان کنتھ نے پہونچتے ہی اُن کے ٹھہرانے کا فوری انتظام کر دیا تھا۔ لیکن

دار السلطنت کے عوام اپنے سنئے حاکم کے ساتھ مزید مہربانی کا ثبوت دینا چاہتے تھے۔ اُنھون نے اصرار کیا کہ ہم آپ کو قصر ہولی رو ڈ مین لے چلین گے۔ اور ارل کو اُن کی راے پر عمل کرنا پڑا۔

اب اس کے بعد چھ مفتون کے واقعات کو ہم نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرین گے۔ کیونکہ اُن کی تفصیل کی ضرورت نہین ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ ان لڑائیون کے بعد اُسی دن جس روز لارڈ گلن گائل نائب السلطنت مقرر ہوئے۔ اور قصر ہولی رو ڈ مین آ کے ٹھہرے اُنھون نے ان سردارون کی ایک مجلس مرتب کی جو اُن کے طرفدار تھے۔ لارڈ ڈنبار اِس کونسل کے میر مجلس مقرر ہوئے۔ اور احکام جاری کیے گئے کہ ہر شہر اور قصبہ کی جانب سے وکلا منتخب کر کے بھیجے جائین۔ تاکہ ایک پارلیمینٹ مرتب ہو۔ جو موجودہ واقعات پر غور کر کے فیصلہ کرے کہ ارل گلن گائل کا نائب السلطنت مقرر ہونا مناسب ہے یا نہین۔ لارڈ گلن گائل نے نیابت کو عارضی طور پر فقط اُسی وقت تک کے لیے قبول کیا ہے جب کہ قوم اپنے نمایندون کے ذریعے سے اپنی مرضی کا اظہار کر دے گی۔ اسی دن باوجود تھکے اور پریشان ہونے کے لارڈ ملکم چند ہمراہیون کے ساتھ واپس گئے تاکہ اپنی بہن آندری لینا کو قصر گلن گائل سے اڈنبرا مین لے آوین۔ چنانچہ چار روز بعد وہ حسین لڑکی بھی دار السلطنت مین آ کے اپنے باپ اور اپنے عاشق سے ملی۔ اس بات کا ہر شخص اندازہ کر سکتا ہو کہ جب اُس نے کنتھ کے اُن کارنامون کا حال سنا ہوگا جو لڑائی کے دن اُس سے ظاہر ہوے اور جن کی بدولت اُس کے والد اسکاٹ لینڈ کے نائب السلطنت مقرر ہو گئے تو اُسے کیسی اور کتنی خوشی حاصل ہوئی ہوگی۔

اس کے ایک ہفتے بعد اڈنبرا مین خبر آئی کہ سر انڈلف اور سر ایتھم میک آلپین دونون قصر ڈنبار سے نکل گئے۔ اور یہ کام اُنھون نے ایسی حیرت خیز بہادری سے کیا جس کے لیے وہ ہمیشہ سے مشہور تھے۔ ہم بیان کر چکے ہین کہ اُنھین قصر کی چار دیواری کے اندر چلنے پھرنے کی آزادی دی

گئی تھی فصیل پر چارون طرف پہرہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ پھاٹک پر بھی سپاہی کھڑے کر دیے گئے تھے۔ اور نہایت سختی کے ساتھ اُن کی نگرانی کا حکم تھا۔ مغرب کے وقت اُنھین مجبوراً اپنے مقررہ کمرون مین چلا جانا پڑتا تھا۔ اور ایک نہایت بھدا دروازہ جس مین سے ہو کے اُن کے کمرون کا راستہ تھا رات بھر بند رہا کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون خونخوار بھائی وحشی شیر ببر کی طرح اپنے کٹہرون مین پھرتے رہے۔ اور دل مین ٹھان لی کہ جس طرح ممکن ہوگا یہان سے نکل جائین گے۔ آدھی رات کو اُنھون نے وہ دروازہ توڑ ڈالا جس مین سے ہو کے اُن کے کمرون کا راستہ تھا اور نہایت خاموشی کے ساتھ قصر کی عمارت سے نکل کے صحن مین آئے۔ پھر آہستہ آہستہ فصیل کی طرف چلے لیکن اُن کے پاس ہتھیار نہ تھے اور کسی سپاہی سے مقابلہ کرنا غیر ممکن تھا۔ آخر وہ دونون ایک ایک سپاہی پر دفعتہً جھپٹ پڑے۔ اُنھین ڈھکیل کے گرا دیا۔ پھر دون سے اُن کے سر کچلے۔ اور اُن کی تلوارین اور تبر اپنے قبضے مین کر لیے۔ یہ کام ایسا اچانک اور فوری طور پر عمل مین آیا کہ اور سپاہیون کو مطلق خبر نہ ہونے پائی۔ اب وہ فصیل پر سے اُتر آئے اور سیدھے پھاٹک کی طرف چلے۔ اس وقت اُن کے دل بڑھ گئے تھے۔ کیونکہ اُن کے پاس اسلحہ موجود تھے۔ جن سے کام لینا وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ اتنے مین دونون نے ایک سپاہی پر حملہ کیا جو صحن مین کھڑا تھا اور ایک لمحے کے اندر اُسے مغلوب کر لیا۔ دوسرے اور تیسرے سپاہی کے ساتھ بھی اُنھون نے یہی سلوک کیا۔ اس وقت تک قسمت سرانڈلف اور سترایتھ میک آلپین کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔ پھاٹک کے قریب سپاہی نے اُنھین دور سے دیکھ لیا۔ کیونکہ اُس کے پاس ایک مشعل موجود تھی۔ اُس نے فوراً غل مچایا۔ ساتھ ہی سترایتھ میک آلپین نے لپک کے دربان کی کوٹھری کا دروازہ بند کر لیا۔ اور باہر سے زنجیر چڑھا دی۔ اتنی دیر مین سرانڈلف نے اُس سپاہی کو اپنے تبر سے مار کے گرا دیا۔ اُس کا سر کاٹ کے روشندان کے راستے سے دربان کی کوٹھری کے اندر ڈال دیا۔ اور خود کوٹھری کے دروازے پر کھڑے رہے۔ اتنے مین سرانڈلف جا کے اصطبل سے سوکھی گھاس اُٹھا لائے پھر دونون بھائیون نے مل کر وہ گھاس کوٹھری کے دروازے

پر جمع کی اور کہا ہم اس مین آگ لگائے دیتے ہین ورنہ پھاٹک کی کنجیان ہمارے حوالے کرو۔ سپاہی اور اُن کا افسر جو اس کوٹھری کے اندر تھے۔ یہ دیکھ کے بہت پریشان ہوئے۔ اُنھون نے آپس مین مشورہ کیا اور قرار پایا کہ میک آلپین بڑے بیہودہ اور بے اصول لوگ ہین۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی کر گزرین جیسا کہہ رہے ہین۔ لہذا اُن کی خواہش پوری کر دینی چاہیے۔ چنانچہ اُنھون نے روشندان کے ذریعے سے کنجیان باہر پھینک دین۔ اس کے چند منٹ بعد دونون میک آلپین بھائی قصر ڈنبار کی دیوارون کے باہر آزادی کی ہوا کھا رہے تھے۔ اُسی اصطبل نے جہان سے وہ سوکھی گھاس اُٹھا لائے تھے اُن کے لیے گھوڑے مہیا کر دیے۔ اور اُن پر سوار ہو کر وہ چل کھڑے ہوئے۔ اس واقعے کے دوسرے دن کسی شخص نے جو اُنھین پہچانتا تھا اُن کو انگریزی سرحد سے چند میل کے فاصلے پر دیکھا اُسی سرحد کی طرف وہ جا رہے تھے۔

یہ خبرین تھین جو اڈنبرا مین میک آلپین بھائیون کے متعلق پہونچین۔ اُن سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ وہ بھی انگلستان مین بھاگ گئے ہین۔ تاکہ مارکوس النڈیل اور تینون نائبون سے جا ملین۔ اِس کے چند روز بعد اس سے زیادہ خوفناک خبرین ملتی گئین۔ شاہ ہنری ہشتم نے ابتدا سے ہی لارڈ ڈال کیتھ کی نیابت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور وہ اُس نیابت کا طرفدار تھا۔ اسی بنا پر لارڈ النڈیل نے مشورہ دیا تھا کہ ایک قاصد بھیج کے انگریزی دربار سے مدد کی درخواست کی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب مارکوس النڈیل اور تینون نائب لندن مین پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ فوجی تیاریان ہو رہی ہین۔ تاکہ جب ضرورت ہو مدد پہونچائی جا سکے۔ اصل یہ ہے کہ ہنری ایک بے رحم۔ ظالم اور خود سر بادشاہ تھا وہ یہ نہین چاہتا تھا کہ پارلیمنٹ یا کسی آزاد حکومت کی مدد کرے۔ اُسے معلوم تھا کہ ارل گلن گائل اسی طرز کی آزاد حکومت قائم کرین گے۔ چند روز بعد اڈنبرا مین یہ خبر پہونچی کہ انگلستان نے اعلان جنگ کر دیا۔ اور تین ہزار سپاہیون کی ایک فوج ارل سرے کی ماتحتی مین روانہ ہو گئی ہے کہ اسکاٹ لینڈ پر حملہ آور ہو۔ لارڈ گلن گائل اس خبر سے کچھ زیادہ پریشان نہین ہوئے۔ وہ مترسخ

ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ انگلستان سے ضرور لڑائی ہوگی۔ لہذا اقتدار حاصل کرتے ہی اُنھون نے اپنی فوجین بڑھانا شروع کر دی تھین۔ پارلیمنٹ جمع ہوئی۔ اور اُس نے آرل گلن گائل کو نائب السلطنت کی خدمت پر مستقل کر دیا۔ عام طور پر ہر شخص کی خواہش تھی کہ کنتھ سپہ سالار اعظم مقرر کیا جائے اور وہی انگریز دشمنون کے مقابلے پر روانہ ہو۔ لیکن پارلیمنٹ کو ایک ایسے کم عمر نوجوان کو اتنا بڑا عہدہ سپرد کرنا مناسب نہ معلوم ہوا کیونکہ بہت سے تجربہ کار لوڑھے بہادر فوج مین موجود تھے اُن کے ہوتے ایک کم عمر نوجوان کو اُن پر افسر مقرر کر دینے مین اُن کی دل شکنی ہونے کا اندیشہ تھا۔ لیکن یہ بھی ضروری تھا کہ عوام کی خواہش کسی حد تک ضرور پوری کی جائے۔ لہذا پارلیمنٹ نے اُسے فوج محفوظ کا سپہ سالار مقرر کیا جو دار السلطنت کی حفاظت کے لیے اڈنبرا مین موجود تھی تاکہ اگر اصلی فوج کو شکست ہو تو وہ کچھ نہ کچھ دار السلطنت کو بچا سکے۔ سر ڈونلڈ کینمور میدان جنگ مین سپہ سالار اعظم بنا کے بھیجے گئے۔ لارڈ ڈنبار آرل گلن گائل کے وزیر مقرر ہوئے۔ اور لارڈ ملکم قصر کے حاکم بنائے گئے۔

کنتھ کا دار السلطنت کی فوج کا سپہ سالار مقرر ہونا بہت ہی مناسب ہوا۔ اس لیے کہ شہر کے باشندے اِس سے بہت خوش ہوئے اور اُنھین اطمینان تھا کہ اس نوجوان بہادر کی وجہ سے ہم ہر طرح محفوظ اور مطمئن رہین گے۔ لیکن ہمارے نوجوان بہادر کے دل مین البتہ اس بات کا افسوس تھا کہ اس انتظام مین مجھے اس بات کا موقع نہ ملے گا کہ انگریزون کے مقابلے مین بہادری دکھاؤن یا مزید تجربہ اور ترقی حاصل کرون۔ لیکن اُسے پارلیمنٹ کے حکم کی تعمیل کرنا پڑی اور اڈنبرا مین رہا۔ سات ہزار سپاہی اس کے ماتحت تھے اور ماہ جون کے آغاز مین سر ڈونلڈ کینمور بیس ہزار سپاہیون کے ساتھ جنوبی دشمنون کے مقابلے کو روانہ ہو گئے۔

اس اثنا مین کنتھ اپنے معاملات کے متعلق خاموش نہین رہا۔ وہ اعلے حاکم عدالت جس نے قصر النڈیل مین اُس کے مقدمے کا فیصلہ کیا تھا استعفا دے کے الگ ہو گیا تھا۔ اور ارل گلن گائل نے اُس کی جگہ

ایک دوسرا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ اسی اعلیٰ حاکم عدالت سے کنتھ نے چارہ جوئی کی اور اپنے اُن اہم معاملات کو جن کی نسبت ہم کسی گذشتہ باب میں بیان کر چکے ہیں کہ اُس نے آرل گلن گائل سے مشورہ کیا تھا اُس کے سامنے بیان کیا۔ لیکن اس جدید حاکم عدالت نے کنتھ کو یہ مشورہ دیا کہ ابھی انگلستان کی لڑائی کے ختم ہونے تک ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ یہ معاملہ زیادہ تر مارکوس الندڈیل سے تعلق رکھتا ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ اس لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اور اُس کے بعد مارکوس الندڈیل کی کیا حیثیت رہتی ہے۔ آیا وہ مغلوب ہو کے کہیں پناہ لیتے ہیں یا کامیاب ہو کے پھر ویسے ہی ظلم شروع کر دیتے ہیں۔ حاکم عدالت کے اس مشورے کے مطابق کنتھ کو پھر خاموش ہو جانا پڑا۔

لیکن اس باب کے ختم کرنے سے پہلے ہم ایک لمحہ کے لیے قصر الندڈیل کو بھی دیکھ لینا چاہتے ہیں۔ بوڑھا داروغہ اینگس ڈنٹن وہاں موجود تھا۔ ملک میں جو واقعات پیش آتے اُن کی خبر ایک معقول زمانے کے بعد وہاں بھی پہونچ جاتی۔ مارکوس کی شکست کا حال سُن کے بوڑھا داروغہ بہت خوف زدہ ہو گیا تھا۔ مگر جب اُس نے یہ سُنا کہ انگلستان سے ایک بہت بڑی فوج ان کی مدد کو آ رہی ہے۔ تو اُس کے حواس درست ہو گئے۔ زمانہ گزرتا گیا۔ نائب السلطنت گلن گائل نے اُس کے معاملات میں کسی قسم کی دخل دہی نہیں کی۔ لہذا اُس کے دل میں پھر امید پیدا ہوئی کہ شاید مجھ سے کوئی باز پرس نہ کی جائے۔ لیکن بعض اوقات جبکہ وہ قصر کی فصیل کے اوپر یا باہر صحن میں ٹہلتا ہوتا تو اُس کی آنکھیں خود بخود اُس منحوس شے کی طرف اُٹھ جاتیں جو قصر کے بلند ترین برج کے اوپر قائم تھی۔ کئی ہفتوں سے وہ پھانسی اُسی طرح کھڑی تھی۔ خود مارکوس الندڈیل اس بات کی قسم کھا چکے تھے کہ جب تک ایک آدمی کی لاش اس پھانسی پر نہ لٹکے گی نہ اُتاری جائے گی۔ اور کسی شخص کو اس بات کی جرأت نہ ہوئی کہ اپنے آقا کے حکم کی خلاف ورزی کر کے اس مہیب اور منحوس صورت پھانسی کو قصر کے اوپر سے اُتار ڈالے۔ اور اس قصر کے مالک کی قسم کو نہ پورا ہونے دے۔

لیکن ہر مسافر اور راستہ چلنے والا جو قصر الندڈیل کے قریب سے

گزرتا اس اونچی اور منحوس پھانسی کو دیکھ کے کانپ جاتا۔ اس علاقہ اور قصر کے اندر کے لوگ اکثر آپس مین کہتے کہ دیکھیے اب کتنے اس پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے یا نہین اور اگر وہ نہین تو پھر کون لٹکایا جائے گا۔

ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہین کہ بعض اوقات چاندنی راتون مین جو اس موسم مین بہت خوشنما معلوم ہوتی تھین یہ بھی دیکھا گیا کہ اس پھانسی کی دونون ڈنڈون کے درمیان مین کوئی لمبا شخص کھڑا ہے۔ اور سر اٹھائے اس رسی کو غور سے دیکھ رہا ہے جو ہوا مین ادھر اُدھر ہل رہی ہے۔ وہمی مزاج کے لوگ یہ دیکھ کے کانپ جاتے اور ایک دوسرے کے کان مین کہتے کہ یہ کوئی انسانی شکل نہین ہے جو آدھی رات کو پھانسی کے ستونون کے بیچ مین نظر آتی ہے۔ مگر ہم اپنے ناظرین کو بتائے دیتے ہین کہ یہ آنگس ڈنٹن تھا جسے وہی شیطانی شکل جو جھون کا آتشین کوڑا ہاتھ مین لیے تھی آدھی رات کو سوتے سے جگا کے قصر کی چھت کے اوپر ہنکا لے گئی تھی۔

نواسی وان باب

انگلستان اور اسکاٹ لینڈ مین جنگ

سر ڈونلڈ کین مور کے روانہ ہو جانے کے بعد اڈنبرا مین بڑا جوش پیدا ہوا۔ لیکن لوگ پریشان بھی تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ یہ سب جانتے تھے کہ انگریزی فوج مین تیس ہزار سپاہی ہین۔ اور اسکا سپہ سالار ایک بہادر اور تجربہ کار سردار ہے۔ پھر تارکوس انڈیل بھی اس کی مدد کو پہونچ گئے ہین۔ جو اس ملک کی حالت سے بخوبی واقف ہین۔ اُن کے ساتھ تینون نائب اور خود سرمیک آلپین بھائی بھی ہین۔ بہرحال انگریزی فوج کی قوت بمقابل اسکاٹ لینڈ کی فوج کے بہت زیادہ تھی۔

اس حال مین یہ بات قدرتی تھی کہ لوگون کے دل امید و بیم کی حالت مین ہون۔ اگر انگریزی فوجون کو فتح حاصل ہوئی تو اسکاٹ لینڈ کو کوئی چیز جنوبی دشمنون کے مظالم سے نہین بچا سکتی تھی۔ سارے اسکاٹ لینڈ مین اُن کی فوجین

پھیل جائین گی۔ اس سے پہلے کی نیابت پھر قائم ہوگی۔ اور پھر وہی مارکوس انڈیل کی ظالمانہ جنگی حکومت ہوگی ملک کی خوش حالی اور شان و شوکت کا دار و مدار اسی لڑائی پر تھا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ آسکاٹ لینڈ کی آزادی بھی معرض خطر مین تھی۔ اگر انگریزی فوج کامیاب ہوئی تو نہین معلوم اُس حالت مین شاہ ہنری کا کیا طرز عمل ہو۔ اور مارکوس انڈیل اور تینون نا اُمیدون کی دغابازی کیا صورت اختیار کرے۔ ایک اور معاملہ بھی غور طلب تھا۔ وہ یہ کہ نوعمر بادشاہ جمیس پنجم در اصل انگریزون کے قبضے مین تھا۔ ہم کسی گذشتہ باب مین بیان کر چکے ہین کہ یہ زمانہ ایسا تھا کہ لوگ عموماً اُسی فریق کو حقدار سمجھتے جس کے قبضے مین بادشاہ ہوتا۔ باوجود اس کے بہت کم لوگ ایسے تھے جنھون نے ارل عکلن گائل کی نیابت کو تسلیم کیا ہو مگر پھر بھی بادشاہ اُن کے پاس نہ تھا۔ اور بغیر بادشاہ کی موجودگی کے کوئی حکومت پائدار نہین سمجھی جا سکتی تھی۔

اس مختصر تمہید سے ناظرین سمجھ گئے ہون گے کہ یہ لڑائی اسکاٹ لینڈ والون کے لیے کس قدر اہمیت رکھتی تھی۔ ہر شخص سمجھ رہا تھا کہ فقط ہماری فلاح و بہبود ہی نہین بلکہ جان و مال تک کا دار و مدار اسی لڑائی کے نتیجے پر منحصر ہے۔ لہذا سرڈونلڈ کین مور اور اُن کے ہمراہ بیس ہزار سپاہیون کے روانہ ہو جانے کے بعد دس روز افسوس ناک خاموشی کی حالت مین گزرے۔ اس مدت کے بعد میدان جنگ سے خبر آئی کہ سرڈونلڈ کین مور کوہسار چیویٹ کو عبور کر کے انگریزی صوبہ نارتھمبرلینڈ مین داخل ہو گئے۔ اور جس وقت کہ وہ قاصد وہان سے چلا ہے انگریزی فوج وہان سے اڑتالیس گھنٹہ کی مسافت پر دریاے ٹائن کے کنارے تھی۔ دوسرے دن اندھیرا مین دوسرا قاصد یہ خبر لایا کہ جب وہ چلا ہے دونون فوجین ایک دوسرے کے مقابل تھین اور عنقریب لڑائی ہونیوالی تھی۔ اس کے بعد جو بارہ گھنٹے گزرے وہ اسکاٹ لینڈ کے دار السلطنت کے لیے نہایت تکلیف دہ تھے۔ آخر کار لڑائی کی خبرون کے مشتاق لوگون نے قصر کی بلندی پر سے دیکھا کہ ایک سوار پوری رفتار سے چلا آتا ہے۔ فوراً سارے شہر مین خبر ہو گئی مگر افسوس اُنھین کوئی اچھی خبر نہین ملی۔ اور اُن کی ساری امیدین دفعتہً زائل ہو گئین

دونون فوجون مین ایک نہایت خونریز لڑائی واقع ہوئی جو صبح کے طلوع آفتاب سے شروع ہو کے شام تک جاری رہی۔ اسکاٹ لینڈ کے سپاہی اگرچہ غیر معمولی شجاعت سے لڑے۔ لیکن انگریزون کی زیادتی تعداد کی وجہ سے مغلوب ہو جانا پڑا۔ کیلی ڈونیا کی بہادر فوج منتشر ہو گئی۔ اسی قاصد نے یہ بھی بتایا کہ آرکوس انڈیلی انگریزی فوج کے داہنے بازو پر کمان کر رہے تھے۔ اور دشمنون کا بایان بازو دونون نیک آلبین بھائیون کے سپرد تھا۔ ان تینون سردارون نے ایسے ایسے کارہائے نمایان انجام دیے کہ الفاظ مین نہین ادا ہو سکتے مختصر یہ کہ اسکاٹ لینڈ کے بیس ہزار سپاہیون مین سے بمشکل تین ہزار اس لڑائی سے جانبر ہوئے ہون گے کیونکہ کم سے کم بیس ہزار میدان جنگ مین مرے پڑے تھے۔ اور تقریباً سات ہزار انگریزون کے ہاتھ مین گرفتار ہو گئے ہون گے۔

یہ افسوس ناک خبر تھی جس نے سارے آیڈنبرا مین خوف و اضطراب پیدا کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد سے شکست خوردہ فوج کی مختلف جماعتین بُری حالت مین آنے لگین۔ سررابرٹ مارمور۔ بیرن کیلڈر وڈ۔ اور ہائی لینڈ کے کئی اور مشہور سردار اس لڑائی مین کام آئے تھے۔ سرڈونلڈ کین مور اور سرجیمس لنڈسے۔ دونون بہت سخت زخمی ہوئے۔ مگر اُن کے وفادار ہمراہی نہایت تیزی کے ساتھ اُنھین میدان جنگ سے نکال لائے اور آیڈنبرا مین پہونچا دیا۔ غرض اس لڑائی کے بعد دو تین روز کے اندر تین ہزار شکست خوردہ سپاہی آیڈنبرا مین واپس آ گئے۔ سب سے آخری آنے والے یہ خبر لائے کہ انگریزی فوج اس فتح سے خوش ہو کے شان و شوکت کے ساتھ اسکاٹ لینڈ کے دار السلطنت کی جانب تیزی سے کوچ کر رہی ہے۔

اس خبر نے سارے آیڈنبرا کو مایوس اور پریشان کر دیا۔ کُل خیالی مصیبتین اُن کی نظرون کے سامنے پھر گئین۔ دُکاندار۔ تاجر اور شہر کے خوش باش فوری طور پر شہر کو چھوڑ دینے کی تیاریان کرنے لگے۔ پارلیمنٹ کے ارکان جمع ہوئے اور غور کرنے لگے کہ کیا کیا جائے۔ آرل گلن نے کئی دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کے شہر کا دورہ کیا اور لوگون سے کہا کہ بجائے مایوسی اور پریشانی ظاہر کرنے کے

زیادہ مناسب یہ ہے کہ اپنی پوری قوتین شہر کی حفاظت مین صرف کی جائین۔
آخر کار دو دن کے خوف و اضطراب کے بعد لوگون نے کنتھ کا نام لینا شروع کیا۔ وہ اس سے پہلے ہی ایک دوسرے کے کان مین کہتے تھے مگر اب زور و شور کے ساتھ نعرے لگانے لگے کہ فقط یہی شخص ہے جو ہمین اِس مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے۔ سب نے اِس تجویز کو جوش و خروش کے ساتھ قبول کیا۔ دفعۃً لوگون کے خیالات مین ایک انقلاب پیدا ہوا۔ پھر اُن کے دلون مین امید کی جھلک نمودار ہوئی۔ اور وہ تعجب کرتے تھے کہ ہم نے بجاے مایوس ہو جانے کے پہلے ہی کنتھ کا خیال کیون نہین کیا۔

پھر سارے اڈنبرا مین ایک عجیب و غریب جوش پیدا ہوا۔ اور بیشمار مخلوق گلن گائل کے مکان کے سامنے جمع ہو گئی۔ کیونکہ کنتھ اسی مکان مین رہتا تھا۔ وہ اُن کی خواہش کے مطابق باہر نکلا تو لوگون نے اُس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ملک کو بچائین۔ اور اُس نے بھی آمادگی ظاہر کی فوراً پارلیمنٹ نے اُسے اسکاٹلینڈ کی فوجون کا سپہ سالار اعظم مقرر کیا۔ نائب السلطنت آرل گلن گائل نے اُس کے تقرر کو منظور کرتے ہوئے عام مجمع کے سامنے کہا "مین اُس بہادر کو جسے سارے اسکاٹلینڈ نے یکزبان ہو کر منتخب کیا ہے کوئی خطاب یا عہدہ نہین دیتا ہون۔ وہ ہماری قومی فوج کا سپہ سالار ہے" پھر کنتھ کی طرف پر اسرار نظرون سے دیکھ کے کہا "اگرچہ واقعات کے لحاظ سے تم کو وہ مرتبہ نہ حاصل ہو سکا جس کا تم نے اپنے آپ کو مستحق ثابت کیا ہے مگر مجھے یقین کامل ہے کہ اپنی تلوار کے ذریعہ سے تم اعلیٰ ترین تمغون اور رُتبون کو خود ہی حاصل کر لو گے۔

یہ سن کر لوگون نے نعرۂ مسرت بلند کیا۔ اب سارا دارومدار کنتھ پر تھا۔ اور سب کی آنکھین اُسی مین لگی ہوئی تھین۔ اُس نے فوراً فوجین جمع کرنا شروع کر دین۔ سات ہزار سپاہی اُس کے پاس پہلے سے موجود تھے جو دار السلطنت کی حفاظت کے لیے چھوڑ دیے گئے تھے۔ شکست خوردہ فوج کے تین ہزار سپاہی میدان جنگ سے زندہ بچ کے واپس آ گئے تھے۔ اور دو ہزار نئے بھرتی کیے گئے تھے گویا یہ کل بارہ ہزار کی مختصر فوج تھی جس کی کامیابی اور ناکامی پر اسکاٹلینڈ

کی قسمت کا فیصلہ تھا۔

آہ جب کنتھ اِس فوج کے ساتھ روانہ ہونے کے لیے آدی لینا سے رخصت ہوا ہے افوہ وہ کیسا نازک وقت تھا۔ وہ شریف اور حسین لڑکی جانتی تھی کہ میرا عاشق کیسی سخت لڑائی پر جا رہا ہے۔ اِس کا اُسے بے شک یقین تھا کہ کوئی غیرارضی طاقت اُس کو تمام خطروں سے محفوظ رکھے گی اور اُسے کنتھ کی غیرمعمولی بہادری کی نسبت اطمینان بھی تھا۔ اُنھیں اسباب سے وہ بالکل مایوس نہین ہوئی اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ مگر خوبصورت ہونٹوں پہ تبسم بھی نمایان تھا۔ اور شوق کی نظروں سے نوجوان بہادر کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی جو سر سے پاؤں تک فولادی مورت بنا ہوا سامنے کھڑا تھا۔ اور اُس سے رخصت ہونے کو آیا تھا۔ گلن گائل کی شریف بیٹی کے دل مین ایک بار بھی یہ بات نہ آئی کہ اس نوجوان کو میدان جنگ مین جانے سے روک لے اور وہ جس کو اُس سے سچی محبت تھی اپنے عزیز ملک کی حمایت مین لڑتا ہوا مارا جاے۔ جس وقت اُس نے "خداحافظ" کہا ہے اُس وقت ایک پُراسرار طریق سے اُس کے دل مین اطمینان سا ہوا کہ یہ ضرور واپس آئے گا۔ اور ایسی شان و شکوہ سے کہ ساری قوم اِس کی ممنون و شکرگزار ہوگی۔

صبح کا وقت تھا کہ کنتھ اسکاٹ لینڈ کی فوجوں کے سپہ سالار کی حیثیت سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور آیڈنبرا کی سڑکوں سے گزر کے شہر کے باہر آیا جہان ساری فوج کوچ کے لیے تیار کھڑی تھی۔ لارڈ ملکم نائب افسر کی حیثیت سے ہمراہ تھا۔ جافرے اُس کا خدمتگار بن کے ساتھ ہوا۔ اور وفادار ڈرماٹ بھی ہمراہیوں مین تھا۔ گلبرٹ اسلحہ ساز اپنی بیٹی کے پاس گھر مین ٹھہر گیا۔ گلنڈورا نے بھی اپنے عاشق جافرے کو ایک باہمت عورت کی طرح رخصت کیا۔ اُس کا حُبِ وطن کا جوش ہم اس وقت دیکھ چکے ہین جبکہ اُس نے ایڈنبرا کے قصر مین لوگون کو اُبھار کے مقابلہ پر تیار کر دیا تھا۔

اس نوجوان کو رخصت کرنے اور اُسے دعائین دینے کے لیے ایڈنبرا کے تمام باشندے باہر نکل آئے تھے۔ کنتھ کی فوج بہت مختصر تھی۔

مگر اُس کا ہر سپاہی اپنے نوجوان سردار کو دیکھتے ہی خوش اور مطمئن ہوگیا۔ اور بہترین امیدون کے ساتھ یہ فوج روانہ ہوئی۔ صبح کے آفتاب کی شعاعین اُن کی زرہون اور خودون پر چمک رہی تھین۔ اس فوج کے ساتھ قوالون کی بھی ایک جماعت تھی جو اپنے قومی نغمے سے سپاہیون کے دلون مین جوش پیدا کرتی۔ ان قوالون کا افسر سوا ہمارے بوڑھے دوست تارمود کے اور کون ہوسکتا تھا۔ کیونکہ جنگ کے تارون پر اُس کی انگلیان جس عمدگی سے دوڑتی تھین اور کوئی نہین دوڑا سکتا تھا۔

اس اثنا مین انگریزی فوج کوہسار چیوٹ کے اِس پار آگئی تھی۔ اور علاقہ ڈراکس یمرگ کو عبور کرکے بردک شائر مین داخل ہوگئی تھی۔ اور اُس کا رُخ سیدھا دارالسلطنت اسکاٹ لینڈ کی طرف تھا۔

شمالی ممالک مین جب موسم سرما کے بعد بہار کا آغاز ہوتا ہے تو کنیڈا کی ندیون مین برف کا ایک عجیب وغریب دلکش و دلچسپ منظر نظر آتا ہے۔ مختلف شکلون کی ناہموار بڑی بڑی سلین بہتی ہوئی نظر آتی ہین۔ اور دور سے دیکھیے تو آفتاب کی روشنی مین اُس مین بیشمار رنگ نظر آتے ہین۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلین صاف اور سفید کپڑے پہنے ہین جن مین کسی درباری شان وشوکت کے لحاظ سے مختلف ارق برق رنگون کی گوٹ لگی ہوئی ہے۔ اسی طرح یہ انگریزی فوج جو اسکاٹ لینڈ مین داخل ہوئی تھی اپنے جھنڈے اُڑاتی چلی آتی تھی۔ اُس کے جنگجو بہادر مختلف رنگون کی وردیان پہنے اور شوخ رنگون کی کلغیان لگائے علیحدہ علیحدہ جماعتون مین بٹے ہوئے چلے آتے تھے۔ یہ عظیم الشان فوج اُسی طرح بڑھ رہی تھی جس طرح کوئی طوفانی ندی اپنے دھارے کو ایک سرسبز میدان مین پھیلا کے نظرون سے غائب کردیتی ہے۔ جس طرح ایک چھوٹی ندی کا پانی کسی بڑی ندی مین مل کے غائب ہوجاتا ہے اُسی طرح یہ معلوم ہوتا کہ اسکاٹ لینڈ کی مختصر فوج کو بھی یہ عظیم الشان انگریزی فوج بالکل نیست ونابود کردے گی۔

کنتھ کے روانہ ہونے کے تیسرے دن ایڈنبرا سے چالیس میل کے فاصلے پر دونون فوجون نے صف جنگ مرتب کی۔ انگریزی فوج اپنی پہلی فتح سے مطمئن تھی۔

اور اُسے یقین تھا کہ اِس مختصر فوج پر بھی ہم نہایت آسانی کے ساتھ کامیابی حاصل کر لین گے۔ چنانچہ اسی اطمینان کے باعث اُنھون نے فوراً حملہ کر دیا۔ مگر دشمنون کے اس فوری جوش کو کنتھ کے بہادر سپاہیون نے بڑی عمدگی کے ساتھ روک لیا۔ خود کنتھ اپنی فوج مین سب کے آگے تھا۔ اور اکیلا وہی ایک پوری فوج کے مقابلے کو کافی تھا۔ مگر اس وقت یہ سمجھ کے وہ غیر معمولی جرأت و بہادری سے کام لے رہا تھا کہ فقط اسی لڑائی پر سارا دار و مدار ہے۔ ان دو باتون کے سوا اور کوئی صورت نہین کہ یا تو مین میدان جنگ مین مارا پڑا ہوون اور یا فتحمند ہو کے شان و شوکت کے ساتھ ایڈنبرا مین داخل ہوون۔ اور اڈی لینا سے ملون۔

اڈی لینا کا خیال آتے ہی بیچارے نوجوان بہادر کے دل مین تازہ جوش پیدا ہوا۔ اور اُس نے بڑے بڑے کارہاے نمایان انجام دیے۔ اُس کے سپاہی بھی اُس کی تقلید مین دیوانگی کے جوش سے لڑ رہے تھے۔ اور یہ معلوم ہوتا کہ گویا عربون سے صلیبی لڑائی یا کسی اور مذہبی لڑائی مین مشغول ہین۔ مگر کنتھ باوجود اس جوش و خروش سے لڑانے کے ہر طرف میدان جنگ مین نظر بھی دوڑاتا رہتا تاکہ دشمنون کی مضبوط جماعتون اور آراستہ صفون کو دھوکا دے کر کسی اور جانب مشغول کرے۔ اور خود اُن کی کمزوریون یا غلطیون سے فوری فائدہ اُٹھائے۔ الغرض اِس لڑائی مین اُس نے ثابت کر دیا کہ بہادر اور شجاع ہونے کے ساتھ ہی وہ بڑا تجربہ کار سردار بھی ہے۔ اور اس لڑائی کا جو نتیجہ ہوا اُس کا دار و مدار زیادہ تر اسی بات پر مبنی تھا۔

مسلسل چھ گھنٹے لڑائی ہوتی رہی۔ جس طرح کوہ آلپس پر سے برف کا ایک عظیم الشان پہاڑ لڑھکتا ہوا چلتا ہے کہ کوئی چھوٹی جھیل یا تالاب اس طوفان کے اندر چھپ کے غائب ہو جائے گا۔ لیکن پانی مین پہونچتے ہی وہ برف گھل جاتی ہے۔ اُسی طرح اس وقت یہ نظر آیا کہ اسکاٹلینڈ کی مختصر فوج نے انگلستان کی ساری عظیم الشان فوج کو نیست و نابود کر دیا ہے۔

نہایت سخت خونریزی جاری تھی۔ لیکن زیادہ تر جنوبی ملک کے لوگ گر رہے تھے۔ کنتھ نے بڑے زور و شور کے ساتھ حملہ کیا تھا۔

لیکن انگریز بار بار پیچھے ہٹ ہٹ کے بھی مقابلہ کرتے۔ اور ہر دفعہ سخت خونریزی کے بعد پیچھے ہٹا دیے جاتے۔ آخرکار میدان جنگ میں اتنی لاشیں جمع ہو گئیں کہ انگریز اُس منظر کی تاب نہ لا سکے۔ اُن کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور اپنی فوج کی تباہی پر خوف کھاتے ہوئے بھاگے۔ خیال ہوتا تھا کہ کوئی غارت کرنے والا دیو اُن کی صفوں میں گھس پڑا ہے اور اپنی بے رحم تلوار سے اُنھیں قتل کر رہا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہر اسکاٹ لینڈ کے مقتول سپاہی کے معاوضہ میں دس دس انگریز قتل ہوئے ہیں۔

اب لڑائی کا نتیجہ ظاہر ہو گیا تھا۔ مگر کنتھ نے ایک آخری حملہ اپنے اُس رسالے کے ساتھ کیا جس نے اِس سے پہلے ہی اُس کی ماتحتی میں اعلیٰ خدمتیں انجام دی تھیں۔ حملہ کرتے ہی کنتھ سیدھا اُسی طرف چلا جدھر انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے متحدہ جھنڈے لہرا رہے تھے۔ وہاں پہونچ کے اُس نے دیکھا کہ ایک بلندی پر ایک چھوٹا خیمہ قائم ہے اور انگریز سرداروں کی ایک جماعت اُس کو اپنے حلقہ میں لیے ہوئے ہے۔ ان سرداروں میں لارڈ ڈالکیتھ لارڈ مارچ۔ سر ہنری راکس برگ۔ سر ہیربرٹ میور فورٹ اور اسکاٹ لینڈ کے چند دگر یہ اسسٹنٹ سردار بھی تھے جو گذشتہ نیابت کے مؤید تھے۔ کنتھ نے فوراً اُنھیں لوگوں پر حملہ کیا۔ اور تقریباً بیس منٹ تک وہاں زور و شور کے ساتھ لڑائی جاری رہی۔ اور اِس خونریز جنگ میں یہ سب سردار یکے بعد دیگرے گر گئے۔ اس کے بعد جب کنتھ انگریز سرداروں کی طرف بڑھا تو اُنھوں نے اُس کو راستہ دے دیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ اب ایک منٹ نہیں گزرنے پایا تھا کہ وہ خیمہ کنتھ کے قبضے میں تھا۔ اس میں ریشمی پردے پڑے ہوئے تھے۔ اور کنتھ نے دیکھا کہ اُس کے اندر اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ چند شریف انگریزوں کی حفاظت میں موجود ہے۔ لڑائی کے شور و غل سے معصوم بادشاہ سہم گیا تھا۔ لیکن کنتھ کے تسلی بخش الفاظ سے نوعمر جیمس پھر خوش ہو گیا۔ اور جب ہمارے نوجوان بہادر نے اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھا دیا تو نوعمر بادشاہ اُس کے قریب آ گیا۔ اور ہنسنے لگا۔

اب پوری فتح ہو چکی تھی۔ دس ہزار انگریز سپاہی اُس لڑائی میں قتل ہوئے تھے۔ اور اُن کی لاشیں میدان جنگ میں پڑی ہوئی تھیں۔ اُس کے آدھے زخمی

ہوئے تھے اور ایک بہت بڑی تعداد گرفتار کر لی گئی۔ باقی لوگ نہایت تیزی کے ساتھ بھاگے۔ آرکوس انلڈل اور دونوں تیک آلیپن بھائی بھی اُنھیں بھاگنے والوں میں تھے۔ اس کے خصوصیت کے ساتھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس لڑائی میں بھی اُنھوں نے غیر معمولی شجاعت دکھائی۔ کیونکہ ہمارے ناظرین خود ہی سمجھ گئے ہوں گے۔ مگر اُن کی سب کوششیں بیکار ہوئیں۔ اور جب اُنھیں نظر آیا کہ بالکل شکست ہوا چاہتی ہے تو فوراً گھبرائے ہوئے انگریزی سپہ سالار آرل سرے کے پاس گئے کہ اب کیا کیا جائے وہ شکست کے صدمے سے پریشان تھا۔ اور اس کو سب سے زیادہ اس بات کی تھی کہ شکست سے ناراض ہو کے کہیں شاہ ہنری ہشتم مجھے قتل نہ کر ڈالے لہٰذا اُس نے آرکوس انلڈل اور دونوں تیک آلیپن بھائیوں کی صورت دیکھتے ہی اُنھیں بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تمھاری ہی وجہ سے ہمیں اسکاٹ لینڈ والوں سے لڑنا پڑا اور یہ شکست ہوئی۔ اس طرح غیظ و غصہ ظاہر کر کے آرل سرے اپنی بقیۃ السیف فوج کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اور آسکاٹ لینڈ کے اِن تینوں سرداروں کو چھوڑ دیا کہ آپ اپنی فکر کریں۔

سپہ سالار کے جانے کے بعد وہ تینوں بھی میدان جنگ سے بھاگے۔ اور بغیر اس کے کہ ایک شخص کو بھی اپنے ساتھ لیں آرکوس انلڈل۔ اور دونوں تیک آلیپن بھائی میدان کارزار سے نکلے۔ اور ایسی تیزی سے بھاگے کہ کنتھ کی فوج والوں کی نظر سے بچ کے نکل گئے۔ یہ تمام واقعات اُس وقت پیش آئے جب ہمارا نوجوان بہادر نوعمر بادشاہ کو تسلی و تشفی دینے میں مشغول تھا۔

ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ فتح نہایت مکمل تھی۔ انگریزی فوج بالکل تباہ و برباد ہو گئی۔ اور اسکاٹ لینڈ کو ان خونخوار حملہ آوروں سے نجات مل گئی۔ نوعمر بادشاہ فتحمند کنتھ کے ہاتھ میں آ گیا۔ اور اس عظیم الشان کارنامے کے لحاظ سے جو اسکاٹ لینڈ کی مختصر فوج نے انجام دیا تھا وہ نقصان جو اس معرکے میں اُسے پہونچا بہت ہی خفیف تھا۔

غرض ہر بات کنتھ کی مرضی کے مطابق ہوئی۔ فقط ایک بات البتہ ایسی تھی جس نے اُس کی خوشی کو مکمل نہ ہونے دیا۔ اور وہ آرکوس انلڈل کا میدان

جنگ سے نکل جاتا تھا۔ کنتھ کو معلوم تھا کہ وہ لڑائی میں نہیں مارے گئے۔ کیونکہ چند انگریز سپاہیوں کے ساتھ بھاگتے دیکھا تھا۔ اُس سے یہ کھل گیا کہ مارکوس اس لڑائی میں نہیں مارے گئے۔ کنتھ نے فوراً ہر جانب مختلف جماعتیں مفروریں کے تعاقب میں روانہ کر دیں۔ اور انھیں حکم دیا کہ ساری سرحد یعنی دریائے ٹویڈ کے دہانے سے لے کر سالوے فرتھ تک پھیل جائیں اور وہ تینوں بھاگ کر انگلستان کی طرف بھاگنے کا ارادہ کریں تو فوراً گرفتار کر لیے جائیں۔ مگر یہ ساری کوشش بے سود ہو گئی۔ کیونکہ کسی جماعت نے مارکوس یا ان دونوں خونخوار بھائیوں کو نہ پایا۔ آخری معتبر ذرائع سے سنا گیا کہ اُن تینوں سرداروں نے جب دیکھا کہ انگلستان کے راستے کی ایسی سختی کے ساتھ ناکہ بندی کی گئی ہے تو ہائی لینڈ کا راستہ لیا۔ اور غالباً اُن کا یہ ارادہ ہو گا کہ اپنے قصروں میں پہونچ کر قلعہ بند ہو جائیں اور وہاں سے بیٹھ کر کنتھ کا مقابلہ کریں۔

اس نمایاں فتح کے دوسرے روز صبح کو کنتھ اپنی فتحمند فوج کے ساتھ ایڈنبرا میں داخل ہوا۔ اُس شاندار استقبال کو الفاظ نہیں آشکارا کر سکتے جو شہر والوں نے کیا۔ کنتھ نے سارے ملک کو غلامی سے بچا لیا تھا۔ وہ پہلا استقبال اُس کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا تھا۔ ڈیلیس اور بروس کے بعد سے اس شہر میں ایسا جوش مسرت کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ مرد عورتیں اور بچے آگے بڑھ کے اُس کے گھوڑے کے سامنے کھڑے ہو جاتے اُس کا شکریہ ادا کرتے اور صدق دل سے دعائیں دیتے۔ شہر کے گرجوں کے گھنٹے بج رہے تھے۔ قصر کی بلندی پر سے توپیں اُس کے استقبال پر سر ہو رہی تھیں اور لاکھوں بلند کردہ جھنڈے گلی کوچوں میں لہرا رہے تھے۔

ہر جگہ خوشی اور کامیابی کے آثار نمایاں تھے۔ اس شاندار استقبال کو دیکھ کے کنتھ بھی سمجھا کہ میں نے کتنا بڑا کام انجام دیا ہے۔ اور کیسے جوش مسرت کے ساتھ میرا شکریہ ادا کیا جا رہا ہے۔ لیکن شربت کے نہایت شیریں جام میں بھی کوئی قطرہ ایسا ضرور رہتا ہے جو سارے شربت سے زیادہ خوشگوار۔ زیادہ شیریں اور زیادہ خوش ذائقہ معلوم ہو۔ اور

یہی حال اس وقت کنتھ کا تھا۔ سارے شہر کے نعرہ ہائے مسرت اُسے وہ مسرت نہ پہونچا سکے تھے جو اس وقت حاصل ہوئی جب قصر گلن گال کے پھاٹک پر وہ اپنے جنگلی گھوڑے پر سے اترا اور حسین نازنین ادی لینا دوڑ کے اُس سے لپٹ گئی اور وہ اپسی پر مبارکباد دینے لگی۔

نوے وان باب

واپسی

آدھی رات کا وقت ہے۔ چاند آسمان پر بلند ہو چکا ہے اور سارے عالم کو اپنی صاف اور خوشگوار روشنی سے منور کر رہا ہے۔ اس چاندنی نے گہرے نیلے آسمان اور اسکاٹ لینڈ کی ہائی لینڈ کے منظر کو خوب نمایاں کر دیا ہے۔ یہاں بڑے بڑے پہاڑ دیوؤن کی وضع سے کھڑے ہین۔ تھوڑی دور پر ایک گھنا جنگل ہے اور وہ دیکھو سامنے نیک آلبین کا بلند قلعہ نظر آ رہا ہے۔ اور اُس سے فاصلے پر قصر آلنڈیل کی عمارتین دکھائی دیتی ہین۔

یہ موسم گرما کا خوشگوار موسم ہے۔ قدرت نے جاڑون کی بے گیاہ زمین پر زمردین فرش بچھا کے اور اُس کو پھولون کی بیل بوٹون سے مزین کر کے ایک عجیب دلچسپ منظر پیدا کر دیا ہے۔ اُس کے سبز و شاداب جنگل کو دیکھ کے کوئی نہین کہہ سکتا کہ دو ہی تین مہینے پہلے اُس کے درختون مین ایک پتی بھی نہ نظر آتی تھی۔ فقط درختون کے ٹھونٹھ کھڑے تھے جن مین سرد ہوا سنسناتی ہوئی گزرتی اور ایک وحشتناک آواز پیدا کرتی تھی۔ اب وہی درخت ہین جن کی سرسبز ٹہنیون پر نغمہ سنج طیور دن کو اپنا نغمۂ دلکش سُناتے اور رات کو بسیرا لیتے ہین۔

آدھی رات کا وقت ہے اور چاند پوری روشنی کے ساتھ سارے عالم کو منور کر رہا ہے۔ لیکن تین مسافرون کو جو تیزی کے ساتھ قصر آلنڈیل کی طرف چلے جاتے ہین۔ یہ دلچسپ منظر ذرا بھی مسرور و مطمئن نہین کر سکتا۔ وہ

اپنے گھوڑوں کو تیزی کے ساتھ بڑھا رہے ہیں جن کی سانس پھولی ہوئی ہے اور اُن کے مونہوں سے کف اُڑ رہا ہے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ تینوں سوار آگرس اینڈل اور دونوں میکنگ ایلین بھائی ہیں۔ یہ تینوں تن تنہا بغیر کسی ہمراہی کے جنگ شاید کے میدان سے نکل کے بھاگے تھے اور اب آئی لینڈ میں پناہ لینے کو آئے ہیں۔

تینوں خاموش ہیں۔ اور بہت کم کسی کی زبان سے کوئی جملہ نکلتا ہے۔ وجہ اس کی یہ نہیں ہے کہ وہ دور و دراز کے سفر کی وجہ سے تھک گئے بلکہ یہ باعث ہے کہ کسی شخص کے ذہن میں کوئی ایسی بات نہیں آئی جس سے وہ دوسرے رفقا کو تسلی دے سکے۔ لہذا تینوں خاموشی کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ یہ راستے کم ظرف بھی نہیں کہ حرف شکایت زبان پر لائیں اور خاموش چلے جاتے ہیں۔ آخرش تینوں جنگل کے قریب اُس مقام پر پہونچے جہان سڑک کے دو راستے ہو گئے ہیں۔ ایک جنگل کے کنارے کنارے چلا گیا ہے دوسرا جنگل کے اندر سے گزرا ہے۔ لیکن جنگل کے ادھر جا کے دونوں راستے پھر مل گئے ہیں۔ اور وہین سے چڑھائی شروع ہو گئی ہے جو قصر اینڈلی کے پھاٹک تک چلی گئی ہے۔ دیر کی خاموشی کے بعد سر الفنسیک آلیین نے کہا "ہمین جنگل کے اندر سے ہو کے چلنا چاہیے۔ یہی قریب کا راستہ ہے"

مارکوس "نہیں۔ نہیں جنگل میں نہیں" گو یہ جملہ مارکوس آف اینڈل نے ایسی دھیمی آواز میں کہا کہ دونوں بھائی دفعۃً چونک پڑے اور مارکوس کی طرف غور سے دیکھنے لگے۔ اور چاندنی میں نظر آیا کہ اُن کا چہرہ بالکل زرد ہے۔ ہونٹ کانپ رہے ہیں۔ اور صاف نظر آتا ہے کہ مارکوس دفعۃً کسی چیز سے خوف زدہ ہو گئے ہیں۔

سر ایتھ "لارڈ صاحب! کیا ہوا کیا؟"

مارگوس "نہیں۔ کچھ نہیں۔ مگر آپ نے کچھ نہیں دیکھا؟ ابھی آپ کو اپنے سامنے کوئی شکل نہیں نظر آئی جو اسی جنگل میں غائب ہو گئی ہے؟"

ایتھ "نہیں میں نے تو کچھ نہیں دیکھا" اور یہ کہتے ہی اُس نے اپنی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالا۔ آدھی تلوار میان سے نکال لی۔ اور کہا "لیکن اگر دشمن ہمارے تعاقب میں یہاں تک پہونچ گئے ہیں تو ہمین اُن کے استقبال کے لیے بخوبی تیار ہو جانا چاہیے"

سر انڈلف "بیشک یہی ہوگا" اور یہ کہتے ہی اُس نے بھی آدھی تلوار میان کے باہر کر لی۔

مارکوس "نہین میرا یہ مطلب نہین اور نہ میرا یہ خیال ہے کہ کوئی ہمارا تعاقب یا ہماری جاسوسی کر رہا ہے۔ دشمن تو ہمین کسی طرح نہین پا سکتے۔ اور مین دعوی کر سکتا ہون کہ جس تیزی کے ساتھ ہم یہان آئے ہین کوئی نہ آ سکے گا۔ ہم سے پہلے کسی کا یہان تک پہونچ جانا غیر ممکن ہے۔ یہان مین نے جسے دیکھا وہ انسانی شکل نہ تھی۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غیر ارضی ———"

انڈلف (حقارت آمیز ہنسی کے ساتھ) "اوہ نہ! ہوگا۔ اور ایسا ہے تو اُس کا مقابلہ بیکار ہے۔ کیونکہ یہ تلوارین اُس کا کچھ نہین بگاڑ سکتین" یہ کہہ کے اُس نے تلوار میان مین کر لی۔

ایتھ "لارڈ صاحب! پریشانی و مصیبت نے آپ کو بُزدل بنا دیا۔ لیکن انڈلف ہمارے اور تمھارے لیے اب یہی مناسب ہوگا کہ قلعہ مین پہونچ کے اندر سے پھاٹک بند کر لین۔ اور محاصرے اور فوج کشی کا انتظار کرین"

مارکوس "نہین میرے اچھے دوستو۔ جو معاہدہ ہم مین تم مین ہو چکا ہے وہ اب تک قائم ہے۔ آپ دونون میرے ہمراہ قصر النڈل مین چلین۔ وہین ہم اپنی رعایا کے اُن لوگون کو جمع کرین گے جو اس لڑائی مین ہمارے ساتھ نہین گئے تھے۔ اور آپ میری اس وقتی کمزوری کو معاف کرین۔ بیشک یہ میرے شان کے خلاف تھی۔ مگر آپ مجھے بخوبی جانتے ہین اور دیکھ چکے ہین کہ میدان جنگ مین اپنا فرض کیسی خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہون ہر حال آپ جانتے ہین کہ مین بزدل نہین ———"

ایتھ "خیر ہم اس وقت کی اس خفیف سی کمزوری کو نظر انداز کر دین گے۔ مگر لارڈ صاحب اس حال مین جبکہ ہمارے اور بہت سے حقیقی دشمن موجود ہین آپ خیالی دشمنون کو بھی نہ پیدا کر لین۔ آپ دیکھین گے کہ چند ہی روز مین ہمارا تعاقب کرتے ہوے اصلی دشمن آ پہونچین گے۔ اور اُن کے مقابلے کے لیے جو انتظام آپ تجویز کرتے ہین وہ واقعی بہت مناسب ہے۔ یقین ہے کہ بھائی انڈلف بھی اسے پسند کرین گے۔ میری زبان سے جو الفاظ اس کے خلاف نکل گئے

وہ محض اس وجہ سے تھے کہ مین نے خیال کیا آپ بالکل پست ہمت ہو گئے ہون گے
اور اپنے دل کا حال بھی آپ پر ظاہر کر دون۔ جس طرح لوگون مین ہمت و استقلال
کے درجے ہوا کرتے ہین اُسی طرح مجھ مین بھی ہین مگر میری یہ خاص حالت ہے کہ جس قدر
زیادہ مصیبت مین مبتلا ہوتا ہون اُسی قدر زیادہ میری جرأت بڑھتی ہے۔"

مارکوس "اچھے اتھ۔ تم نے نہایت صفائی سے اپنے دل کا حال ظاہر کر دیا۔ اچھا
اب ہم اُسی راستے سے چلین گے۔ اس لیے کہ یہ نزدیک کا راستہ ہے۔" یہ کہہ کے
مارکوس نے اپنا گھوڑا جنگل کی طرف بڑھایا۔ کیونکہ اُنھین یہ دکھانا منظور تھا
کہ مین بُزدل نہین ہون۔

اب تینون سوار جنگل کے اندر تنگ راستے پر چلے جس کے دونون جانب
گھنی جھاڑیان تھین۔ اور بعض مقامات پر دونون طرف کے درخت آپس مین
مل کے سر کے اوپر محراب سی بنا دیتے جن سے چھن کے چاند کی روشنی بھی نیچے تک
نہ پہونچ سکتی۔ بعض اوقات گھنے جھنڈون کے اندر وہ بالکل تاریکی مین ہوتے
اور بعض اوقات ایسی جگہ ہوتے جہان چاندنی نمایان ہوتی۔

انڈلف "لارڈ صاحب۔ اگرچہ ہم آپ کے علاقے مین پہونچ گئے ہین مگر ہمین ابھی
یہی خیال کرنا چاہیے کہ دشمنون مین ہین۔ اصل یہ ہے کہ قرب و جوار کے کل سردار
ہمارے دشمنون کے طرفدار ہو گئے ہین۔ اگر کنتھ نے قصر انڈیل کا محاصرہ کرنے کا
ارادہ کیا یا اس مقصد کے لیے کوئی فوج بھیجی تو یقین جانیے کہ ہمارے گرد جتنے لوگ
رہتے ہین اپنے امکان بھر سب دشمنون کو مدد پہونچائین گے۔ اور اس مین کوئی
بات اُٹھا نہ رکھین گے۔"

اتھ "بیشک۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ مگر آج ہی ہم نے بخوبی غور کر لیا اور
اس نتیجہ کو پہونچے ہین کہ بجائے اپنے قلعے میک آلپین مین ٹھہرنے کے ہمارے لیے
قصر انڈیل مین ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ آپ کے قصر مین غلہ کثرت سے موجود ہے۔ اور
آپ کے لوگون کے جمع ہونے کے لیے بھی آپ ہی کا قصر زیادہ موزون ہے
جو تعداد مین ہماری رعایا سے بہت زیادہ ہین۔ فرض کیجیے کہ ہم فقط پانچ ہی سو
... ... ہے تو اتنی ہی تعداد چند ... ... تک بیشک کام کر دے سکتی

ہے- مگر اسی مدت کے اندر خدا معلوم کیا کیا واقعات پیش آئین- اور کیا انجام ہو"

انڈلف "بھائی جان بیشک اب ہم یہی کرینگے کہ انھین واقعات کا انتظار کرین گے اور ہمارے روز مرہ کے جھگڑون بلکہ اسکاٹ لینڈ کی تاریخ کے ہر صفحے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جو شخص قسمت اور صورت واقعات پر بھروسہ کرکے بیٹھ رہتا ہے- اور رفقا اپنی تلوار اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے تو آخر مین اس کا نتیجہ یہی ہوا کرتا ہے کہ اُسے کامیابی حاصل ہوتی ہے- فرض کرو کنتھ ایک فوج لیکر شیر انڈرل کے محاصرے کو آیا- ہم نے یکا یک نکل کے حملہ کیا اور کنتھ ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہو گیا- تو بتاؤ اُس صورت مین کیا ہوگا یقیناً دشمن مغلوب ہون گے- اور ہمارے سامنے عاجزی کے ساتھ خوشامد کر رہے ہون گے"

انیتھو "بے شک- اب اس قسم کے اتفاقات ہی پر ہماری قسمت کا فیصلہ ہے- بس یا تو ہم اپنے اُس مقصد کو حاصل کرین گے ورنہ عزت کے ساتھ جان دین گے"

انڈلف "ہان بس یہی دو صورتین ہین- لیکن بہادر بھائی- میرا دل تو یہ کہتا ہے کہ ہمین اپوس نہ ہونا چاہیے- یقیناً ہمارے دشمن مغلوب ہون گے- کہین ایسا ہوتا کہ یہ نوجوان کنتھ ہمارے ہاتھ مین پڑجاتا- اور گلن گائل کے طرفدارون کو ہم اس ساحرانہ قوت سے محروم کردیتے پھر تمھین دکھا دیتے کہ ہم کیا کرسکتے ہین- بھلا یہ چارون کا لونڈا اور ہمارا مقابلہ کرے! جب مین غور کرتا ہون تو کسی طرح سمجھ مین نہین آتا کہ اس تھوڑی سی عمر مین اُس نے یہ سب باتین کیسے حاصل کرلین؟ لڑائیون مین فتح یاب ہوا لشکر تباہ کردیے! اور انگلستان کی ساری قوت منتشر کردی!

مارکوس "واقعی یہ تمام باتین کسی طرح سمجھ مین نہین آتین لیکن مسٹر انڈلف آپ کا خیال بہت ٹھیک ہے- اب بھی ممکن ہے کہ ان سب باتون کی تلافی ہو جائے اور اصل تو یہ ہے کہ اب چھپانے سے کچھ حاصل نہین- ہمارے لیے اب فقط دو صورتین ہین- اور بہت جلد کھل جائے گا کہ ہم کامیاب ہون گے یا ناکام یا تو ایسے واقعات پیش آئین گے کہ ہمین خود ہی کامیابی حاصل ہو جائے گی- اور یہ

نہ ہوا تو ہم دشمنوں کی صفوں میں گھس پڑیں گے اور اپنی جان دے دیں گے مگر نہیں جب تک اپنے جانی دشمن کو خاک میں نہ ملالیں ہمیں زندہ رہنا چاہیے ہمارا خون اُسی وقت زمین پر بہے جبکہ کنتھ بھی وہیں خاک و خون میں تڑپ رہا ہو اور ہماری لاشیں جب کسی قلعہ کی دیوار۔ دُھس یا میدان جنگ میں بے جان پڑی ہوں تو ہمارے برابر کنتھ بھی ہماری ہی طرح بے حس و حرکت مرا ہوا پڑا ہو۔ مجھے یقین ہے کہ ہمیں محصور کرنے کے لیے وہ خود آئے گا اور اپنی فتحمند فوج کے ساتھ قصر اللنڈیل کا محاصرہ کرنے کو وہ ضرور آئے گا۔ اور اگر ہماری قسمت میں یہی لکھا ہے کہ اس لڑائی میں مارے جائیں تو اتنا ضرور ہو جانا چاہیے کہ وہ ملعون نوجوان یعنی کنتھ بھی کسی نہ کسی طرح ضرور قتل کر ڈالا جائے۔ بہر حال یہ نہ ہو کہ سن بمبرم داُو جان دوستان باشد

اتنے میں دفعۃً دونوں ہیک آلپین بھائیوں کے مونہہ سے ایک ساتھ آواز نکلی کیونکہ اُنھیں ایک طرف کوئی غیر معمولی چیز نظر آئی اور ساتھ ہی دونوں نے کہا " اِیں۔ یہ روشنی کیسی ؟ "

یہ نہ چاند کی روشنی تھی اور نہ مشعل کی روشنی جو کسی مسافر کے ہاتھ میں ہو۔ بلکہ یہ ایک مدھم روشنی تھی۔ نہیں کہنا چاہیے کہ روشنی کا ایک سنہرا حلقہ تھا۔ اور چاندنی میں متمائز طور پر صاف نظر آرہا تھا۔ یہ روشنی قائم بھی تھی جس سے ثابت ہوتا کہ کسی مشعل یا معمولی الاؤ کی روشنی نہیں ہے جس کو مسافروں یا ڈاکوؤں نے کسی ضرورت سے روشن کیا ہو۔ یہ عجیب و غریب روشنی تھی اور دونوں ہیک آلپین بھائیوں نے تھوڑی ہی دیر اُس کو دیکھا تھا کہ اُن کے دل دھڑکنے لگے اور خود بخود اُن کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کوئی خلاف فطرت واقعہ ہماری نظروں کے سامنے پیش آنے والا ہے۔ مارکوس اللنڈیل کی نسبت ناظرین خود ہی اندازہ کرلیں کہ اُن کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اصل یہ ہے کہ نہ ہماری زبان میں اتنی قدرت ہے اور نہ ہمارے پاس ایسے الفاظ ہیں کہ موثر طریقے سے اُس حالت کو جو اس وقت اُن پر طاری تھی بیان کرسکیں۔

انڈلف "یہ کیا ہے؟"
اِتیھر "خدا معلوم کون شے ہے؟"
مارکوس "کچھ نہیں۔ آپ اُس طرف نہ دیکھیں۔ چلیے چلیے۔ قصر کی طرف گھوڑے بڑھائیے۔"
انڈلف "مگر میں تو ضرور دیکھوں گا کہ یہ کون چیز ہے؟ چاہے مُردے ہی قبر سے کیوں نہ نکل آئے ہوں مگر میں بے دیکھے نہ رہوں گا۔"
اِتیھر "بیشک بہادر بھائی۔ اور اِس جستجو میں آپ کے ساتھ میں بھی چلوں گا۔"

اور قبل اس کے کہ مارکوس کچھ کہنے پائیں دونوں ٹیک آلیین بھائی اُس روشنی کی جانب روانہ ہو گئے جو جنگل میں ذرا فاصلے پر نظر آتی تھی۔ اب لارڈ انڈلی جنگل میں اس راستے پر اکیلے کھڑے تھے۔ اُوہ! یہ جنگل اُن کے لیے کس قدر خوفناک تھا! اور تمام گزشتہ باتیں مارکوس انڈلی کی نظر کے سامنے یکے بعد دیگرے پھرتی جاتی تھیں۔ اور وہ بے حس و حرکت بُت بنے اپنے گھوڑے پر بیٹھے تھے جو آہستہ آہستہ ہنہنا رہا تھا۔ اُن کا چہرہ بالکل زرد تھا اور آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اور معلوم ہوتا کہ جیسے گھوڑے پر ایک بے جان لاش رکھی ہوئی ہے۔

تقریباً دس منٹ اِس عالم میں گزرے تھے کہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں میں دونوں بھائی آ کے مارکوس سے مل گئے۔

جس مقام پر وہ دونوں مارکوس سے آ کر ملے وہاں راستہ کسی قدر کشادہ ہو گیا تھا اور دونوں جانب درخت بھی زیادہ گھنے نہ تھے۔ لہذا چاندنی بخوبی پھیلی ہوئی تھی۔ اور ہر شخص ایک دوسرے کے چہرے کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ مارکوس نے دیکھ لیا کہ ٹیک آلیین بھائیوں کے تاریک چہرے بالکل زرد ہو گئے ہیں۔ آنکھوں سے خوف و اضطراب نمایاں ہے۔ ہونٹ بالکل سفید ہیں اور کانپ رہے ہیں۔ یہ خونخوار لوگ جو جانتے بھی نہ تھے کہ خوف کسے کہتے ہیں دفعتہً کیسے مضطرب

اور پریشان ہو گئے! بیشک اُن کی حالت مین ایک عجیب و غریب انقلاب واقع ہوا تھا۔ مگر اُنھون نے یہی دیکھا کہ مارکوس کے جسم پر کہین خون کی چھینٹ نہین ہے چہرہ زرد ہے۔ اور وہ کسی سخت روحانی عذاب مین مبتلا ہین۔ مارکوس کے قریب پہونچ کے دونون نے اپنے گھوڑون کو روکا اور سرانڈلف نے کہا۔

"خدا کی قسم۔ یہ عجیب منظر تھا!"

سرایتھم "بے شک یہ منظر ہزارہا خونریز لڑائیون سے زیادہ خوفناک تھا!"

مارکوس "تو آپ نے۔کیا۔کیا۔ دیکھا؟"

انڈلف "وہی شکلین جن کی نسبت اکثر باتین مشہور رہین۔ بیشک وہی ہین ایک جنگجو سپاہی اور ایک حسین نازنین۔ سپاہی زرہ بکتر سے آراستہ اور اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھائے ہوئے اور نازنین اپنا نقاب اُلٹے اُن کے چہرے موم کے سے زرد ہین۔ آنکھین پتھرائی ہوئی ہین مگر دونون کے چہرے پہ ایک عجیب و غریب تبسم نمایان ہوتا تھا جس سے یہ نظر آتا کہ وہ بے جان لاشین نہین ہین"

ایتھم "واقعی اُن کا تبسم بھی عجیب خوفناک اثر رکھتا تھا۔ اور جبکہ وہ دونون شکلین سنگ مرمر کی یادگار کے پاس کھڑی تھین ــــ"

مارکوس "مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہین نظر آئی ہون گی۔ اچھا بہادر سردار اب ہمین سب سے پہلے اپنے دشمنون کی فکر کرنی چاہیے۔ لہذا ان خلاف قیاس باتون پہ آپ غور یا تذکرہ نہ کرین۔ آئیے گھوڑے بڑھائین اور جس قدر جلد ممکن ہو قصر انڈلف کے پھاٹک تک پہونچ جائین۔ واللہ دار شراب سے ہماری طبیعتین جو گذشتہ واقعات سے پست ہو گئی ہین بہت جلد اپنی اصلی حالت پہ آ جائین گی"

ٹھیک آ لیین بھائیون نے اس کا کچھ جواب نہین دیا۔ لیکن اپنے گھوڑون کو مہمیزون کے اشارے سے تیز کیا اور جھکے ہوئے جانورون کو سرپٹ دوڑانے لگے۔ مارکوس انڈلف بھی خاموشی کے ساتھ چلے۔ چند منٹ مین تینون سردار جنگل کے باہر نکل آئے۔ اور اس کہسار سے پرے ہو۔ نچ کر

بلند ہوتا ہوا قصر النڈیل کے پھاٹک تک چلا گیا تھا۔
لیکن جنگل کی تاریک جھاڑیوں اور درختوں سے نکل کے جب مارکوس النڈیل کی نظر اپنے قصر پر پڑی تو دفعۃً اُن کے مونھ سے ایک چیخ کی آواز نکل گئی۔ اور اسی قسم کی آواز دونوں میک آلپین بھائیوں کے مونھوں سے بھی نکلی۔ تینوں کی نظریں سب سے پہلے ایک ایسی چیز پر پڑیں جس نے اُن کے دلوں میں دفعۃً خوف اور وحشت پیدا کر دی۔ جنگل میں ابھی ابھی جو واقعہ پیش آیا تھا اُس سے تینوں سواروں کے دل پہلے ہی خوف زدہ ہو رہے تھے۔ اب اس خوفناک شے کو دیکھتے ہی اُن کے اضطراب کی کوئی انتہا نہ تھی۔ برٹرنڈ نے گھبرا کے لارڈ النڈیل سے پوچھا "لارڈ صاحب۔ آپ نے یہ منحوس پھانسی ابھی تک نہیں اُتروائی؟"

مارکوس "آپ جانتے ہیں کہ اُس دن کے بعد سے جب کہ میں اپنی فوج کے ساتھ یہاں سے نکلا تھا آج واپس آیا ہوں۔ اس اثنا میں قصر کا سارا انتظام بوڑھے داروغہ اینگس ونٹن کے متعلق تھا ــــ"

ایتھم "اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو اُس کی اِس سفاکی کے صلہ میں کہ اب تک یہ منحوس پھانسی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ قصر کے اندر قدم رکھتے ہی سب سے پہلا یہ کام کرتا کہ اُسے اسی پھانسی میں لٹکا دیتا"

مارکوس "اینگس ونٹن بڑا وفادار جفاکش اور رازدار ملازم ہے"

ایتھم "ہوگا۔ مگر یہ تو بتایئے کہ اُس کی وہ سوتے میں چلنے کی عادت بھی چھوٹی یا نہیں؟ لارڈ صاحب! یقین جانیئے کہ یہ بہت بڑی بات ہے خصوصاً ایک ایسے شخص کے لیے جو اینگس ونٹن کا سا رازدار خادم ہو"

مارکوس "(گھبرا کے اور ایتھم کے چہرے کو غور سے دیکھ کے) "آپ کا کیا مطلب ہے؟"

ایتھم "میرا کوئی خاص مطلب نہیں۔ ابھی آپ نے کہا کہ اینگس ونٹن وفادار خادم ہے ــــ"

مارکوس "(مطمئن ہو کے) "ہاں ٹھیک ہے۔ خیر۔ مگر اب مجھے یاد آیا کہ یہ پھانسی

اب تک کیون اسی طرح قائم ہے۔ اصل یہ ہے کہ مین نے قسم کھائی تھی کہ جب تک اس پھانسی پر ایک آدمی کی لاش نہ لٹک نے گی نہ اپنی جگہ سے نہ اُتاری جائیگی اسی وجہ سے آنیگس دشمن کو اس کے ہٹانے کی جرأت نہین ہوئی۔ اُس نے اپنے دل مین خیال کیا ہوگا کہ میرا عہد پورا ہو جائے تب اِس کو ہٹائے تاکہ مین جھوٹی قسم کھانے والا نہ ثابت ہون"

اخاہ! اب مین سمجھا یعنی آپ کی قسم نے اِس عالیشان قصر کے سب سے اونچے برج پر یہ منحوس شکل قائم کر رکھی ہے۔ یقین جانیے کہ مین موت کی بالکل پروا نہین کرتا اکثر لڑائیون مین موت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر چکا ہے لیکن یہ ذلیل کرنے والا خیال کہ ایک سن کی رسی کے ذریعہ سے اس دنیا سے رخصت کیا جاؤن نہایت تکلیف دہ ہے۔ لہذا اگر آپ مجھے اور میرے بہادر بھائی اندلف کو اپنی چار دیواری کے اندر ٹھہرانا چاہتے ہین تو زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کسی کو پکڑ کے اِس پھانسی پر لٹکا دیجیے تاکہ آپ کا عہد پورا اور اُس کی منحوس شکل بار بار ہماری نظرون کے سامنے پڑ کے ہمین اذیت نہ پہونچائے"

سر اندلف "اپنے بہادر بھائی کی رائے اور اُن کے مشورے کی مین بھی تائید کرتا ہون۔ اور صاف صاف کہے دیتا ہون کہ جس چھت کے اوپر یہ منحوس چیز قائم ہو اُس کے نیچے مجھے اطمینان کے ساتھ نیند بھی مشکل سے آئے گی"

مارکوس "اگر ایسا ہے تو آپ دونون بہادر سردار جس طرح بنے اس امر مین میری مدد کرین کہ گستاخ لڑکا کنتھ میرے قبضے مین آجائے۔ اور ہم اُسے پکڑتے ہی اس پھانسی پر لٹکا دین اُس صورت مین بجائے نفرت کی نظرون سے دیکھنے کے آپ بھی اس کی طرف خوشی سے دیکھ کے اپنی آنکھین ٹھنڈی کرین گے"

گفتگو کا سلسلہ یہین تک پہونچا تھا کہ تینون سردار قصر الندیل کے پھاٹک کے قریب پہونچ گئے۔ پہرے کے جوان نے دور ہی سے آواز دی "کون آتا ہے؟" مگر جب یہ معلوم ہوا کہ قصر کا مالک اپنے دو دوستون کے ہمراہ آپہونچا ہے تو فوراً اُس نے بگل بجایا۔ اور چند ہی منٹ کے اندر قصر کے میدان مین ایک ہلچل سی پیدا ہوگئی

بڑے پھاٹک کے دونوں پٹ بالکل کھول دیے گئے۔ سائیس آگے بڑھے تاکہ تھکے ہوئے گھوڑوں کو اپنی حفاظت میں لیں۔ بوڑھا دربان بھی چراغ ہاتھ میں لیے پھاٹک کے اندر کھڑا ہو گیا کہ اپنے عالی مرتبہ آقا کو واپسی پر مبارک باد دے۔ لیکن مارکس نے گھوڑے پر سے اُترتے ہی جیسے ہی پھاٹک کے اندر قدم رکھا وہ زرہ کا جوڑا جو وہاں لٹکا ہوا تھا زور و شور کی جھنکار سے گرا اور اُس بدشگونی کا جو اس قدیم عمارت میں کئی بار پیش آ چکی تھی اعادہ ہو گیا۔

اس گھبراہٹ میں چراغ دربان کے ہاتھ سے چھوٹ کے زمین پر گر پڑا۔ سائیس خوف سے پیچھے ہٹے۔ قصر کے سپاہی جو اپنے سردار کی سلامی کو جمع ہو گئے تھے بے حس و حرکت کھڑے رہ گئے۔ اور دونوں وحشی بھائیوں آنڈلف اور آیتھم نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دل میں سمجھ گئے کہ یہ ہمارے دوست مارکوس کے لیے کوئی نیک شگون نہیں ہے۔ اُنھیں یقین ہو گیا کہ ہماری نہیں تو مارکوس الندیل کی قسمت کا ضرور فیصلہ ہو چکا ہے یہ بھی سُن لیجیے کہ خود مارکوس کی اس زرہ کے گرنے سے کیا حالت ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ وہ اس کے لیے پہلے سے تیار تھے۔ وہ پھاٹک میں داخل ہونے سے پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ قصر میں قدم رکھتے ہی یہ واقعہ ضرور پیش آئے گا۔ علاوہ بریں وہ اس قسم کے خلاف قیاس واقعات کے اس قدر عادی ہو گئے تھے کہ زرہ کے گرنے سے اُن پر کوئی غیر معمولی اثر نہیں ہوا۔ تاہم اُن کا چہرہ تاریک ہو گیا اور دفعۃً چونک پڑے مگر ایک ہی لمحہ میں ہوش و حواس درست کر لیے اور سب لوگ ہنوز مضطرب و بدحواس تھے کہ اُنھوں نے صاف لہجے میں کہا "اِن بدمعاش غلاموں کو خدا غارت کرے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کبھی اس کی فکر نہیں کرتے۔" اور یہ کہتے ہی وہ جلدی سے قصر کے میدان میں داخل ہو گئے۔ جہاں اینگس وڈمن ملا۔ داروغہ بگل کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ کون بگل بجا۔ اور اپنے آقا کا خیر مقدم کرنے آ پہونچا تھا۔

مارکوس نے مختصر الفاظ میں اپنے بوڑھے داروغہ پر وک شائر کی شکست کا حال بیان کیا جس کی خبر ابھی قصر الندیل تک نہیں پہونچ سکی تھی۔ یہ خبر سُن کے بوڑھا داروغہ ایک لمحہ کے لیے نہایت پریشان اور مضطرب ہو گیا۔ اور سوچنے

کہ اب خدا معلوم ہماری قسمت مین کیا لکھا ہے۔ مگر آرکوس نے فوراً اپنا چہرہ بشاش بنایا۔ اور استقلال کے لہجے مین کہا۔ "مگر ڈائی آنیگس۔ تم اس قدر پریشان نہ ہوؤ۔ دیکھو ہمارے بہادر دوست اور وفادار مددگار میک آلپین بھی ہمارے ساتھ ہین۔ ہم سب ایک ساتھ میدان کارزار سے زندہ بچ کے نکل آئے۔ وہان سے یہان تک ساتھ ہی سفر کیا۔ اور باہم عہد کر لیا ہے کہ آخر تک ایک دوسرے کے ساتھ رہین گے اور (بہ جوش لہجے مین) ایک دوسرے کے پہلو مین کھڑے ہو کے یا تو فتح حاصل کرین گے یا اپنی جانین دے دین گے"۔

آنیگس وٹن نے اس کا کچھ جواب نہین دیا۔ مگر اُسے محسوس ہوتا تھا کہ گویا میری قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ آرکوس کے الفاظ اور اُن کے لہجے اور اُن کے چہرے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اُنھون نے جو آخری تدبیر بتائی ہے وہ اس وجہ سے نہین ہے کہ اس مین اُنھین کامیابی کی کوئی اُمید ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اب اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہ تھا۔

داروغہ آہستہ آہستہ آگے چلا بیرونی عمارت مین سے گزر کے زینے کے اوپر گیا اور ایک کمرے مین پہونچ کے چراغ کو میز پر رکھ دیا پھر خادمون کو حکم دیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کھانے کی میز درست کرین اور جو چیزین قصر کے نیز خانے مین موجود ہون لا کے میز پر چن دین۔ تھوڑی دیر مین میز صاف کر دی گئی اور اُس پر سادی قسم کی بہت سی غذائین چن دی گئین۔ بھوک نے جو معمولی سے معمولی غذا کو بلاؤ زردے سے زیادہ خوش ذائقہ بنا دیا کرتی ہے اس موقع پر بھی آرکوس اور دونون میک آلپین بھائیون کو اچھی طرح پیٹ بھرنے مین مصروف کر دیا۔ قصر کے پُرتکلف شراب خانے نے نہایت عمدہ قسم کی شرابین مہیا کر دین اور تینون سردار اُس بدشگونی کو جو قصر مین داخلے کے وقت پیش آئی تھی بھول گئے حالانکہ زرہ کے گرنے کی آواز اس گھڑی تک اُن کے کانون مین گونج رہی تھی۔ جب کھڑکیون مین سے صبح کی روشنی نمودار ہوئی اور مشرق کی کرنین نظر آئین اُس وقت آرکوس النڈیل اور اُن کے دونو مدہوشی کے عالم مین ایک دوسرے کا جام صحت تجویز کر رہے

اکانوے وان باب

ایلچی

اس کے بعد کا ہفتہ قصر کو مدافعت کے قابل بنانے اور غیر معمولی تیاریون مین صرف ہوا۔ تقریباً چھ سو جوان قصر کی چار دیواری کے اندر جمع کر لیے گئے اور قرب وجوار کے گانون سے جس قدر سامان رسد دستیاب ہو سکا فوری طور پر حاصل کر کے قصر کے اندر بھر لیا گیا۔ انتظامات قبل از وقت نہ تھے۔ کیونکہ مارکوس اانڈیل کو اپنے قصر مین داخل ہوے آٹھ ہی روز ہوے تھے کہ ایک شام کو سُنا گیا کہ اسکاٹ لینڈ کا سپہ سالار اعظم کنتھ تین ہزار بہادرون کے ساتھ آرہا ہے۔ اور بارہ گھنٹے کے اندر اُس کی فوجین قصر کے بُرجون سے نظر آنے لگین گی۔

یہ خبر بالکل ٹھیک تھی۔ نوین صبح کو جیسے ہی آفتاب طلوع ہوا اور پہاڑون پر سے کہرے کی چادر ہٹی صاف نظر آیا کہ کنتھ کی فوجین دو جماعتون مین چلی آتی ہین۔ اور قصر اانڈیل سے فقط تین میل کی مسافت پر ہین۔

فوراً قصر کے اندر کی فوجون کو حکم دیا گیا کہ مرتب ہو کے فصیل کے اوپر آجائین۔ تاکہ قصر کی حفاظت کی جاسکے۔ مارکوس اانڈیل زرہ بکتر سے آراستہ ہوے۔ اور میک آلپین بھائیون نے اپنا قومی لباس پہنا پھر تینون سردار فصیلون پر دورہ کر کے اپنے سپاہیون کے دل بڑھانے لگے۔ اور وعدہ کیا کہ جو لوگ لڑائی مین بہادری وشجاعت دکھائین گے اُنھین انعام دیا جائے گا۔ اور جو دشمن سے خوف زدہ ہو کے مونھ موڑنے کا ارادہ کرینگے فوراً قتل کر ڈالے جائین گے۔ لیکن جیسا کہ خیال کیا گیا تھا لڑائی شروع ہو گئی۔ کنتھ کی دونون جماعتین قصر سے نصف میل کے فاصلے تک ... ایک جماعت مین سے ایک ایلچی نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا ایک ... کے ہاتھ مین تھا اور لمحہ بھر مین وہ قصر کے پھاٹک پر پہونچ گیا۔

اُسے آتے دیکھ کے انڈلف نے مارکوس الندل سے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے اُس نوجوان نے کسی شخص کو بھیجا ہے کہ شرائط طے کیے جائیں۔ مگر اس میں اُس کا مقصد کیا ہے؟ کیا وہ سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی شرطیں قبول کر لیں گے؟ اور اُس کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے؟"

ایتھ "میرے نزدیک تو زیادہ مناسب یہ ہو گا کہ اُس کے ایلچی سے بات نہ کیجیے۔ یہ غیر ممکن ہے کہ کنتھ ایسی شرطیں پیش کرے جنھیں ہم عزت کے ساتھ قبول کر لیں۔ لہٰذا یہی زیادہ مناسب ہے کہ ہم مقابلہ کر کے فیصلہ کر لیں۔ کسی قسم کے نامہ و پیام سے انکار کر کے ہم دشمنوں کو اس کا ثبوت دیدیں گے کہ ہمیں اپنی قوت پر کامل اطمینان ہے اور نیز اس بات کا کہ ہم حق پر ہیں۔"

انڈلف "اور ہے بھی ایسا ہی۔ کنتھ کے پاس فقط تین ہزار سپاہی ہیں۔ اور ہمارے قصر میں چھ سو جنگجو بہادر موجود ہیں جو فصیل اور برجوں کے اوپر سے کئی ہفتوں تک دشمنوں کو آسانی کے ساتھ روک سکتے ہیں۔"

مارکوس "تاہم میرے نزدیک تو اس نقیب سے مل لینا زیادہ مناسب ہو گا۔"

انڈلف "لارڈ صاحب آپ کا جی چاہتا ہو تو مل لیں۔ مگر میں تو اس مشورے میں نہ شریک ہوں گا۔"

ایتھ "اور نہ میں۔" یہ کہتے ہی ایتھ فصیل کے اوپر تھوڑی دور چلا گیا۔ انڈلف بھی جانے کو تھا مگر مارکوس نے اُسے روک کے کہا۔ "دوست انڈلف اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ابھی سے ہم میں اختلاف پڑ گیا اور اس کو میں کسی حال میں نہیں گوارا کر سکتا۔ ہمیں چاہیے کہ اتفاق و یکجہتی سے کام کریں۔"

انڈلف "لارڈ صاحب بات یہ ہے کہ ہم آپ پر حکومت کرنا نہیں چاہتے اگر آپ اس نقیب سے ملنا مناسب خیال کرتے ہیں تو شوق سے ملیں ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ لیکن اگر ہم آپ کے مشورے میں شریک ہونے سے انکار کریں تو آپ بھی ہمیں معاف فرمائیں۔ بیشک آپ ہیں فقط لڑنا چاہتے ہیں نہ نامہ و پیام

کرنے کی قابلیت اُن مین نہین ہے۔ ہماری جگہ آزمی ہیہین اس فصیل پر ہے"

مارکوس "مگر سُنیئے تو۔ اگر کنتھ اس قسم کی شرطین پیش کرے جنھین ہم عزت کے ساتھ قبول کرسکین مثلاً آپ اور آپ کے ہمارے بھائی اپنے آبائی قلعہ مین جاسکین اور آئندہ کے لیے اطمینان دلایا جائے کہ ہمارے معاملات مین کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے گی"۔۔۔۔۔۔۔

انڈلف "اس قسم کی شرطین ہوسکین تو آپ ضرور سطے کرلین۔ ہم آپ سے عہد کرچکے ہین۔ اور اب تک اُس پر قائم ہین بلکہ آخر تک قائم رہین گے۔ اکثر آپ نے سُنا ہوگا کہ میک آلپین کی نسبت طرح طرح کی خبرین مشہور ہوتی ہین مگر کسی بدگو کی زبان سے آپ نے یہ نہ سُنا ہوگا کہ اُنھون نے کسی دوست سے بے وفائی کی ہو سوا اُس صورت کے کہ پہلے دوسری جانب سے دغا بازی کا اظہار ہوا ہو۔ لہذا مین پھر کہتا ہون کہ آپ جو شرطین جی چاہے طے کرین۔ مگر ہان ہم اُس مین نہین شریک ہوسکتے۔ کیونکہ ہم کسی کی زبان سے نہین سُننا چاہتے کہ جو چیز تلوار کے ذریعہ سے حاصل کیجا سکتی تھی اس کو میک آلپین نے نامہ و پیام سے حاصل کیا"۔ یہ کہتے ہی سر انڈلف چل کھڑا ہوا۔ مارکوس ابھی اُسے روکنا چاہتے تھے مگر اُس نے پروا نہ کی اور جا کے اپنے چھوٹے بھائی ایتھم کے پاس کھڑا ہوگیا۔

ایتھم "کیا ہوا؟ مارکوس نے کیا رائے قائم کی؟"

انڈلف "میرا خیال ہے کہ وہ ایلچی سے ملنا چاہتے ہین"۔ اور اس کے بعد اُس نے وہ ساری گفتگو بیان کردی جو اُس مین اور مارکوس مین ہوئی تھی۔

ایتھم "آپ نے بڑی عقلمندی سے گفتگو کی۔ اور یہ سب سے اچھا ہوا کہ آپ نے دغا بازی کا انجام بھی اُنھین بتا دیا۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مارکوس اِس ایلچی سے ملنے کے اِسقدر مشتاق کیون ہین۔ ابھی آپ دیکھ چکے ہین کہ اُن کو کنتھ سے کس قدر نفرت تھی۔ اور اُس کے خون کے پیاسے نظر آتے تھے اور اب یہ دیکھ کے بڑا تعجب ہوتا ہے۔ بغیر یہ جانے کہ کنتھ کیا شرطین پیش کرنا چاہتا ہے وہ اِس قدر مشتاق ہوگئے"

انڈلف:- اور اب دیکھو مار کوس اور اُن کا بوڑھا داروغہ کیسے باتون مین مشغول ہین. مگر ظاہر مین اُن کی طرف نہ دیکھو اور مین کنتھ کی فوج کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتا ہون تاکہ اُنھین معلوم ہو کہ ہم مین اُن کی نسبت باتین نہین ہو رہی ہین. مگر تم کنکھیون سے مارکوس اور اُن کے داروغہ کو ذرا غور سے دیکھتے رہو۔"

ایتھ:- ہان. مین دیکھ رہا ہون. بوڑھا داروغہ مارکوس سے باتین کر رہا ہے مگر ہماری طرف بھی دیکھتا جاتا ہے. یقیناً ہماری ہی نسبت کچھ باتین ہو رہی ہین. اور ضرور ہمارا ذکر کچھ برائی کے ساتھ ہو رہا ہے۔"

انڈلف:- مجھے تو اِس بوڑھے داروغہ انگس دشمن کی صورت سے نفرت ہے. تمھین وہ رات کا واقعہ یاد ہے جب ہم اُسے جنگل سے گرفتار کر کے اپنے محل مین لے گئے تھے؟"

ایتھ:- واہ. وہ واقعہ بھلا بھول سکتا ہے! اُس موقع پر اُس کی ساری کارروائیان ایسی تھین کہ مجھے اُس سے کلی نفرت ہو گئی. اُس کے چہرے کے ہر خط و خال سے اُس کی دغا بازی کا ثبوت ملتا ہے. مگر (ہاتھ سے کنتھ کی فوج کی طرف اشارہ کر کے اور کنکھیون سے مارکوس کی طرف دیکھ کے) اب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مارکوس انڈلف اپنے اِس رازدار خادم سے کسی نہایت اہم معاملے مین مشورہ کر رہے ہین. اور بھائی انڈلف مجھے اِس کا انجام کچھ اچھا نہین نظر آتا۔"

انڈلف:- بیشک تمھارا خیال ٹھیک ہے. اب ہمین چاہیے کہ اِن دونون کی پوری طرح نگرانی کرتے رہین۔"

دونون بھائیون کی گفتگو کا سلسلہ یہین پر ختم ہو گیا کیونکہ اب کنتھ کا ایلچی پھاٹک کے پاس پہونچ گیا. یہ ایک معمر شخص تھا. اور اُس کے چہرے سے رعب ظاہر ہوتا تھا. ہائی لینڈ کی وضع کے کپڑے پہنے تھا اور ایک نہایت عمدہ گھوڑے پر سوار تھا. دراصل یہ کنتھ کا وفادار ہمراہی ڈرماٹ تھا۔

اُسے پھاٹک کے قریب دیکھ کے مارکوس پھاٹک کے اوپر چڑھ گئے اور جھک کے بلند آواز مین پوچھا "کیا چاہتے ہو؟"

ڈرماٹ:- مین آپ سے ملنا چاہتا ہون اور اسکاٹلینڈ کے سالار اعظم

کی جانب سے آیا ہوں؟"

مارکوس انڈیل نے میک آلپین بھائیون کی طرف دیکھ کے گویا یہ ظاہر کرکے کہ مین کیسی عمدگی اور حفظ مراتب کے ساتھ گفتگو کر رہا ہون بلند آواز مین جواب دیا "نہ تو مین یہ جانتا ہون کہ وہ کون ہے اور نہ کسی کو اس عہدے پر تسلیم کرتا ہون مین تو فقط اتنا دیکھ رہا ہون کہ کوئی دشمن فوج میرے قصر کے قریب آپہونچی ہے۔ اور تم اُس کے سردار کی جانب سے خواہ وہ کوئی ہو اور کوئی خطاب رکھتا ہو ایلچی بن کے آئے ہو۔ ان واقعات کے لحاظ سے مین تم سے ملون گا۔ دربان! پھاٹک کھول دو! اور اس ایلچی کو اندر آنے دو!"

اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد مارکوس نے پھر میک آلپین سردارون کی طرف دیکھا گویا اس کا پتہ لگانا چاہتے تھے کہ اُنھون نے میرے اس طرز عمل اور گفتگو کو کیسی نظرون سے دیکھا ہے۔ مگر اُنھین معلوم ہوا کہ اُنھون نے مارکوس کی ان باتون کو سُنا ہی نہین کیونکہ وہ کمال بے پروائی سے آپس مین باتین کر رہے تھے۔ ایک بھائی فصیل کے ایک دمدمہ پر کہنی ٹیکے کھڑا تھا دوسرا اپنی مضبوط اور چوڑی تلوار پر سہارا دیے ہوے تھا۔ ایلچی قصر کے اندر داخل ہوا۔ مارکوس فصیل سے اُتر کے قصر کے اندر میدان مین گئے۔ اور ایک مختصر سی گفتگو کے بعد ایلچی کو اپنے ساتھ لے کے بیرونی عمارت کے اُس کمرے مین چلے گئے جو ملاقات کے لیے مخصوص تھا۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ اُس کمرے کے دروازے اندر سے بند رہے اور اس اثنا مین سارے قصر کے سپاہی امید و بیم کی حالت مین کھڑے تھے۔

مگر دونون میک آلپین بھائی اُسی مقام پر کھڑے باتین کرتے رہے جہان مارکوس انڈیل اُنھین چھوڑ گئے تھے۔ انگس ڈنمن بھی ان سے تھوڑی دور اسی جانب فصیل پر ٹہلتا رہا اور اُس کی نظر بار بار اُنھین مین لگی ہوئی تھی لیکن دونون بھائیون نے اپنی جانب سے ایسی بے تعلقی ظاہر کی کہ گویا اس کو دیکھتے ہی نہین ہین۔

آخر گھنٹہ ختم ہوا۔ ڈرماٹ اُس کمرے سے نکلا اور مارکوس بھی اُس کے

پیچھے تھے جن کا چہرہ اگرچہ خود کے اندر تھا اور اگلا حصہ تھوڑا ہی سا کھلا ہوا تھا مگر میک آلپین کی تیز نظروں نے یہ دیکھ لیا کہ وہ فقط زرد ہی نہیں ہو گیا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے اُن کے سینے میں نہایت پریشان خیالات موجزن ہیں۔ میک آلپین بھائیوں نے اس کی بھی کچھ پروا نہ کی۔ اسی طرح آپس میں باتیں کرتے رہے۔ بلکہ یہ بھی نہ ظاہر ہونے دیا کہ اُنھوں نے مارکوس اور ایلچی کو کمرے سے نکلتے دیکھا ہے۔ لیکن اس اثنا میں اُنھیں یہ معلوم ہو گیا کہ انگس ڈمن نے ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی نظر ہماری طرف سے نہیں ہٹائی۔

ڈرماٹ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور قصر الندیل سے چلا گیا۔ اور مارکوس نے جو قصر کے اندر میدان کے بیچ میں ٹھہر گئے تھے دربان کو حکم دیا۔ "ٹھہرو۔ ابھی پھاٹک بند کرنے کی ضرورت نہیں۔ کل اس وقت تک کے لیے لڑائی ملتوی ہو گئی ہے۔ لہذا اگل کے ذریعے قصر والوں کو اس کی خبر کر دی جائے" یہ کہتے ہی مارکوس فصیل پر چڑھ کر میک آلپین بھائیوں کے پاس آئے۔

مارکوس "کنتھ ہم سے بہت اچھی شرطوں پر صلح کرنا چاہتا ہے۔ جن کا تعلق زیادہ مجھ سے ہے۔ مگر ساتھ ہی بہادر دوستو! آپ کو بھی وہ معافی دے کے آئندہ کے لیے کامل اطمینان دلانا چاہتا ہے"

دونوں بھائیوں نے دفعۃً چونک کے کہا "معافی! معافی! اور یہ ذلیل لفظ میک آلپین کے لیے!" یہ کہتے ہی دونوں نے اپنی تلواروں کے قبضوں پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور اُن کے خونخوار وحشیانہ چہروں پر خون دوڑنے لگا۔

مارکوس "میرے اچھے دوست۔ مجھے آپ معاف کریں۔ معافی کا لفظ غلطی سے میری زبان سے نکل گیا۔ واقعی یہ لفظ بغیر سوچے سمجھے میں کہہ گزرا اور میں نے اُسے بے محل استعمال کیا۔ اصل یہ ہے کہ اس پورے گھنٹہ میں جب کہ میں کنتھ کے اس سفیر سے گفتگو کر رہا تھا ایک دفعہ بھی یہ لفظ ہم دونوں میں سے کسی کی زبان پر نہیں آیا۔ میں جو کہنا چاہتا تھا اس کا منشا یہ ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے امن و امان کا ایک عام اعلان شائع

کیا جانے گا۔ اور جو شخص چاہے گا اُس سے فائدہ حاصل کر سکے گا۔ اس طرح معزز سردار د! آپ کو بھی موقع مل جائے گا کہ اپنے آبائی قصر میں امن و اطمینان کے ساتھ بیٹھ رہیں۔ اور ان سخت لڑائیوں کے بعد جن میں آجکل آپ مصروف ہیں آرام لیں۔ اگر میں نے کنیتھ سے کوئی معاہدہ کیا تو وہ اسی قسم کا ہوگا۔ اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ ہوگا کہ میں منظور کر دوں اور صلح کرنا پسند کر دوں"

انڈلف:- اگر ایسا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر اپنی جانب سے ہم آپ کو پھر بتائے دیتے ہیں کہ یہ نامہ و پیام سب آپ کے متعلق ہے۔ جو مناسب سمجھیں کریں۔ لیکن اگر اس سے کچھ نہ ہوا تو پھر ہم لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ اب چونکہ چوبیس گھنٹے کے لیے التوائے جنگ ہو گیا ہے لہذا آپ مجھے اور ایتھ کو اپنے شراب خانے سے لطف اُٹھانے کا موقع دیں اور اب تو کھانے کا وقت بھی آگیا ——"

مارکوس:- "میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قصر کو اپنا ہی گھر سمجھیں اور جو حکم مناسب سمجھیں دیں۔ یہاں پہونچتے ہی میں نے تمام خادموں کو حکم دیدیا ہے کہ آپ کے احکام کی فوراً تعمیل کیا کریں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو اور اُن کی سمجھ میں آئے خود ہی بغیر کہے آپ کی ضرورتیں پوری کر دیا کریں"

اب دونوں بھائی فصیل کے نیچے آ گئے۔ اس اثنا میں تمام فوجیں بھی فصیل سے اُتر کے میدان میں آ گئی تھیں۔ بعض لوگ اپنے اپنے مقامات پر آرام کرنے کو چلے گئے۔ اور بعض مختلف جماعتوں میں بیٹھ کے موجودہ واقعات پر اظہار رائے زنی کرنے لگے۔ انڈلف اور ایتھ ایک کمرے میں گئے جہاں میز پر پُر تکلف کھانے چن دیے گئے تھے۔ خود مارکوس الذلیل اس کمرے میں ان کے ساتھ نہیں آئے مگر تین چار خدمتگار ان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے حاضر تھے۔ پیٹ بھر کھانے کے بعد اُنھوں نے نوکروں کو رخصت کر دیا۔ اور اُن کے جانے کے بعد جب کمرے کا دروازہ بند ہو گیا تو انڈلف نے کہا:- میرے عزیز بھائی۔ اب ہمیں اپنے متعلق بہت جلد کوئی رائے قائم کر لینی چاہیئے"

ایتھ:- بیشک۔ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ مارکوس اپنے حال پر چھوڑ

دیا جائے۔ اپنی عزت قائم رکھنے کے خیال سے ہم نے کنیتھ سے نارڈ پیام کرنے یا اِس کارروائی مین شریک ہونے سے قطعی انکار کر دیا۔ مگر اب یہ بھی ضروری ہے کہ ہمین معلوم ہو جائے کہ مارکوس انڈیل نے کیا تجویزین ہین اگر خود اُن سے پوچھتے ہین تو وہ جو کچھ جی مین آئے گا غلط سلط بیان کر دین گے اور اپنے مطلب کی بہت سی باتین بنا کے سُنا دین گے۔"

انڈلف "اچھا۔ اگر مین اِس وقت خفیہ طریقے پر کمرے کے باہر نکل کے اِن معاملات کا پتہ لگاؤن تو کیا اس مین کوئی مضائقہ ہے؟ مارکوس جانتے ہون گے کہ ہم تم دونون اِس وقت شراب نوشی مین مشغول ہین اور اُن کے معاملات سے ہمین زیادہ دلچسپی نہین ہے۔ اور مین یقین رکھتا ہون بلکہ اگر میرا خیال غلط ہو تو اپنی اچھی تلوار ایک بزدل بچے کے کھلونے سے بدلنے کا عہد کرتا ہون کہ اس وقت مارکوس انڈیل اپنے دار و غہ سے مشورہ کر رہے ہون گے۔ اور اگر میرا یہ خیال ٹھیک نکلا تو یقین جانیے کہ کوئی دغابازی کی کارروائی سوچی جا رہی ہے اور ہم ہی اُس کے شکار ہونے والے ہین۔"

اینگس "تو فوراً تم خاموشی کے ساتھ باہر نکلو اور دیکھو کیا ہو رہا ہے مین یہین ٹھہر کے تمھارا انتظار کرتا ہون۔"

اس رائے کے مطابق انڈلف باہر نکلا۔ اور برآمدے سے گزر کے زینے کی طرف جا رہا تھا کہ ایک کمرے سے باتین کرنے کی آواز آئی۔ اتفاقاً کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ انڈلف فوراً ٹھہر گیا۔ اور غور سے سننے لگا۔ کان لگاتے ہی معلوم ہوا کہ مارکوس بات کر رہے ہین۔ اور اِس وقت کہہ رہے ہین "مگر اینگس۔ اِس وقت ہم اِس معاملے مین زیادہ دیر تک غور نہین کر سکتے۔ اگر لوگون کو معلوم ہو جائے گا کہ مین تنہائی مین دیر تک تم سے مشورہ کرتا رہا تو طرح طرح کے خیالات پیدا ہون گے۔ اس وقت تو مجھے جا کے ٹھیک آپ ہی بھائیون کے پاس بیٹھنا چاہیے۔"

اینگس "اُف وہ! ان بد دماغ وحشی بدمعاشون سے مجھے ایسی نفرت ہے کہ بیان نہین کر سکتا!"

میز کے گرد بیٹھ گئے۔ ہارکوس انڈلف ہر شخص کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اور دلچسپ گفتگو مین مشغول تھے۔ مگر غور کرنے والے کو صاف نظر آجاتا کہ اُن کے دل مین پریشان خیالات موج زن ہین۔ اور گو زبردستی اپنے آپ کو بشاش بنائے ہوئے ہین مگر کسی نہایت سخت اندرونی تکلیف مین مبتلا ہین۔

سب کھانا کھا رہے تھے شراب کا دور نہایت آزادی کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور لوگون مین زندہ دلی پیدا کرنے کے لیے اس بڑے کمرے سے ملے ہوئے ایک چھوٹے کمرے مین گانے والیان بھی اور بین بجانے والے بٹھا دیے گئے تھے۔ جن کی آوازین باری باری سے قصر مین گونجتین۔ نو بجنے کے تھوڑی دیر بعد انڈلف نے یکایک آپ نے دفعۃً ناسازیِ طبع کی شکایت کی۔ پھر یکایک اُس کے ہاتھ سے شراب کا جام گر پڑا جسے وہ ہونٹون سے لگانے کو اُٹھا رہا تھا۔ ایتھ پر اپنے بھائی کی اس فوری بیماری کا بڑا اثر ہوا۔ اتنے مین مارکوس اور دیگر مہمان انڈلف کے گرد جمع ہو گئے تاکہ اُسے پکڑ کے اُس کے کمرے مین پہونچا دین۔ اور اُس کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی کرسی پر سر ڈالے پڑا تھا۔ زور سے سانسین لے رہا تھا۔ اور بار بار وحشیانہ طریقہ سے اُچک پڑتا۔ ایتھ نے سب کو یقین دلایا کہ یہ شراب کا نشہ نہین ہے کیونکہ ابھی انھون نے اُس کی چوتھائی بھی نہین پی ہے جتنی کہ یہ معمولاً پیا کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ فوری طور پر کسی سخت مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ مختصر یہ کہ سب لوگ انڈلف کو اُٹھا کے اُس کے کمرے مین لے گئے اور بستر پر لٹا دیا۔ مگر ابھی تک وہ اُسی طرح اُلٹی سانسین لیتا اور کراہ رہا تھا۔ گویا کسی شدید مرض کی تکلیف مین مبتلا ہے۔ اُس کو کمرے مین پہونچا کے لوگ جیسے ہی باہر نکلے اور انڈلف کے پاس سوا اُس کے بھائی ایتھ کے اور کوئی نہ رہا اس نئے ہوئے مریض نے ایک قہقہہ لگایا اور اُچک کے بچھونے پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا "کیون؟ کیا کہتے ہو؟ کیسے رہے؟"

ایتھ "بہت اچھے رہے! اور اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہو سکتی تھی۔ اب جلدی چلو مین تمھین اُس کمرے مین چھپا آؤن اور پھر خود دعوت کی میز پر جا بیٹھون"

اس کے بعد دونون بھائی دبے پاؤن اپنے کمرے سے نکلے۔

میز کے گرد بیٹھ گئے۔ مارکوس اینڈل ہر شخص کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اور دلچسپ گفتگو مین مشغول تھے مگر غور کرنے والے کو صاف نظر آجاتا کہ اُن کے دل مین پریشان خیالات موج زن ہین۔ اور گو زبردستی اپنے آپ کو بشاش بنائے ہوئے ہین مگر کسی نہایت سخت اندرونی تکلیف مین مبتلا ہین۔

سب کھانا کھا رہے تھے شراب کا دور نہایت آزادی کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور لوگون مین زندہ دلی پیدا کرنے کے لیے اس بڑے کمرے سے ملے ہوئے ایک چھوٹے کمرے مین جلترنگ ہی اور بین بجانے والے بٹھا دیے گئے تھے۔ جن کی آوازین باری باری سے قصر مین گونجتین۔ نو بجنے کے تھوڑی دیر بعد اینڈلف نیک آئبین نے دفعتہً ناسازی طبع کی شکایت کی۔ پھر یکایک اُس کے ہاتھ سے شراب کا جام گر پڑا جسے وہ ہونٹون سے لگانے کو اُٹھا رہا تھا۔ ایتھ پر اپنے بھائی کی اس فوری بیماری کا بڑا اثر ہوا۔ اتنے مین مارکوس اور دیگر مہمان اینڈلف کے گرد جمع ہو گئے تاکہ اُسے پکڑ کے اُس کے کمرے مین پہونچا دین۔ اور اُس کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی کرسی پر سر ڈالے پڑا تھا۔ زور سے سانسین لے رہا تھا۔ اور بار بار وحشیانہ طریقہ سے اُچک پڑتا۔ ایتھ نے سب کو یقین دلایا کہ یہ شراب کا نشہ نہین ہے کیونکہ ابھی انھون نے اُس کی چوتھائی بھی نہین پی ہے جتنی کہ یہ معمولاً پیا کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ فوری طور پر کسی سخت مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ مختصر یہ کہ سب لوگ اینڈلف کو اٹھا کے اُس کے کمرے مین لے گئے اور بستر پر لٹا دیا۔ مگر ابھی تک وہ اُسی طرح اُلٹی سانسین لیتا اور کراہ رہا تھا۔ گویا کسی شدید مرض کی تکلیف مین مبتلا ہے۔ اُس کو کمرے مین پہونچا کے لوگ جیسے ہی باہر نکلے اور اینڈلف کے پاس سوا اُس کے بھائی ایتھ کے اور کوئی نہ رہا اس بناوٹی مریض نے ایک قہقہہ لگایا اور اُچک کے بچھونے پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا "کیون! کیا کہتے ہو؟ کیسے رہے؟"

ایتھ "بہت اچھے رہے! اور اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہو سکتی تھی۔ اب جلدی چلو مین تمھین اُس کمرے مین چھپا آؤن اور پھر خود دعوت کی میز پر جا بیٹھون"

اس کے بعد دونون بھائی دبے پاؤن اپنے کمرے سے نکلے

اور برآمدے سے ہو کے آہستہ آہستہ اُس کمرے مین پہونچے جہان مارکوس نے اپنے داروغہ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ ایتھ اپنے ہاتھ مین چراغ لیتا آیا تھا۔ اس کی روشنی مین دونون بھائیون نے اس کمرے کو غور سے دیکھا۔ اندر کا سامان بھدا مگر خوشنما تھا ہمارے زمانے کے کوچون کی قطع کی ایک چیز بھی بچھی تھی لیکن وہ معمولی کوچون سے اونچی اور چوڑی تھی۔ اُس مین چارون طرف جھالر لٹک رہی تھی جو اتنی نیچی تھی کہ زمین سے جا لگی تھی۔ آنڈرٹ کے چھپنے کے لیے اس سے زیادہ موزون کوئی جگہ نہ ہو سکتی تھی۔ بیک آپیین سردار فوراً اس مین گھسا اور خاموشی کے ساتھ لیٹ رہا۔ اس کے بعد ایتھ اُسی طرح دبے پاؤن کمرے سے نکلا۔ اور چراغ کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ دعوت کی میز پر سے غائب رہنے کے بعد ایتھ پھر وہان پہونچا۔ اتنی دیر اُس نے اس مصلحت سے کی کہ لوگون کو معلوم ہو وہ اپنے بھائی کی تیمارداری مین مصروف تھا۔ غرض آدھ گھنٹہ کے بعد وہ کھانے کے کمرے مین واپس آیا اور مَےخواری مین مصروف ہو گیا۔

لوگون نے اُس کے بھائی کا حال دریافت کیا تو کہہ دیا کہ اُنھین کسی قدر سکون ہے۔ معلوم ہوتا ہے اُنھین سوءِ ہضم کی شکایت ہو گئی ہے۔ اب اُن کی آنکھ لگ گئی ہے اور یقین ہے کہ صبح اُٹھین گے تو بالکل اچھے ہون گے۔ مارکوس اور دیگر افسرون کو اس بیان سے اطمینان ہو گیا اور ایتھ نے آدھ گھنٹہ کی عدم موجودگی کے معاوضے مین خوب لبالب جام بھرا اور ایک ہی گھونٹ مین حلق سے اُتار گیا۔

دس بجنے کو چند منٹ باقی ہون گے کہ مارکوس الندیل اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے۔ اور سب مہمانون سے نہایت عمدہ الفاظ مین معذرت کی کہ "میری تھوڑی دیر کی عدم موجودگی کو آپ حضرات معاف کرین"۔ یہ کہہ کے وہ کمرے سے چلے گئے۔ اس وقت ایتھ کے چہرے پر ایک قسم کی خفیف سی تاریکی چھا گئی۔ مگر اُس کے سانولے رنگ کی وجہ سے کوئی اُس کو محسوس نہ کر سکا۔ مگر ایک ہی لمحہ کے بعد دیگر مہمانون کی طرح وہ بھی بیٹھا شراب اُڑا رہا تھا اور مختلف دلچسپ باتون مین مشغول تھا۔ گویا اُس کے دل مین بجز

موجودہ مسرت خیز صحبت کے اور کسی چیز کا خیال نہ تھا۔

اس اثنا میں مارکوس اینڈیل زینے سے ہو کے اُسی کمرے میں پہونچے جہاں اینڈلف چھپا ہوا تھا۔ پھر ایک ہی لمحے میں اینگس ونٹن آگیا۔ اور وہ سین قائم ہوگیا جو بعد والے باب میں نظر آئے گا۔"

بانوے واں باب

مشورہ

مارکوس اینڈیل اور اینگس ونٹن دونوں اپنے ساتھ چراغ لیتے آئے تھے۔ دونوں نے چراغ میز پر رکھ دیے۔ دو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ گویا وہ کسی نہایت اہم معاملے کے متعلق مشورہ کرنے والے ہیں۔ یہ دونوں ایسے رُخ پر بیٹھے تھے کہ اینڈلف جھالر کے ایک سوراخ میں سے دونوں کے چہرے بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ اب مارکوس اینڈیل کے چہرے کی وہ بشاشت زائل ہوگئی جو کھانے کے وقت تھی کیونکہ اب اُنھیں اس کی ضرورت نہ تھی کہ چہرے کو زبردستی بشاش بنائے رکھیں معلوم ہوتا کہ گویا دفعتہً اُن کے چہرے پر سے نقاب الٹ دی گئی جس کے ہٹتے ہی اب نہایت خوفناک علامتیں نمایاں ہو رہی ہیں ساتھ ہی یہ بھی نظر آیا کہ اب وہ مایوس ہو کے جان پہ کھیل گئے ہیں۔ بوڑھے داروغہ کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جو خیالات اُس کے آقا کے دل کو پریشان کر رہے ہیں وہی اُس کے دل میں بھی موجود ہیں مختصر یہ کہ اس وقت اِن دونوں کے چہرے ایسے ہو رہے ہیں کہ اگر کوئی تیسرا شخص دیکھتا تو اُسے بہت تعجب ہوتا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہوں گے کہ اس وقت جب مارکوس اور اینگس ونٹن کو اپنی زندگی بھر کے گناہ یاد آگئے ہوں گے اُن کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اور اُس کے اثر سے اُن کے چہرے کیسے ہوں گے غرض اس حالت میں دونوں اس وسیع کمرے کے اندر بیٹھے ہیں۔ اور چراغوں کی روشنی اُن کے زرد چہروں پر پڑ رہی ہے۔

تھرانڈلف کے دل مین خود بخود یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھ پر اب کوئی نہایت اہم راز کھلنے والا ہے۔ اگرچہ اِس طرح دب کے لیٹے رہنے مین اُس کو تکلیف ہو رہی تھی مگر جس طرح بنا اپنی جگہ پر خاموش پڑا رہا تاکہ مارکوس اور دارد غہ کو اُس کی موجودگی کی خبر نہ ہونے پائے۔

مارکوس "اچھا اب یہ بتاؤ تم نے کیا راے قائم کی۔ اَنگس۔ تم جانتے ہو کہ مجھے تم پر کس قدر بھروسہ ہے۔ فقط یہی نہین ہے کہ مین ایک دوست کی طرح تمھارے مشورے پر عمل کرتا ہون بلکہ اپنے ہر معاملے مین تمھین اپنا شریک و راز دار جانتا ہون"

انگس "حضور قبل اِس کے کہ مین کوئی راے دون آپ مجھے موجودہ صورت واقعات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ تو کر دین۔ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ ایلچی جو آج صبح کو آیا تھا بیان کرتا ہے کہ کنتھ کے پاس پورا ثبوت موجود ہے!"

مارکوس "ہان۔ وہ یہی کہتا تھا" اور اِن الفاظ کے بعد مارکوس کے مونھ سے ایک ایسی دردناک آہ نکلی اور اُن کے چہرے پر دفعۃً اس قدر تیرگی چھا گئی کہ سخت مزاج اور خونخوار انڈلف کا دل بھی کانپ گیا۔

انگس "اور اُس ایلچی یعنے ڈرماٹ نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ ثبوت کس قسم کا ہے؟"

مارکوس "ہان۔ ہان۔ اُس نے سب بیان کر دیا۔ خداوندا پناہ! اَنگس۔ اب تو یہ نظر آتا ہے کہ ہم نے جو جال بچھایا تھا اُس مین خود ہم ہی پھنسے جاتے ہین!"

داروغہ "حضور ابھی ٹھہریے مین کہتا ہون کہ ذرا دم لیجیے اور اِس پر اطمینان کے ساتھ غور کیجیے"

مارکوس "اچھا مین خاموش ہون۔ بیشک ویسا ہی خاموش جیسا موجودہ حالات مین انسان کو ہونا چاہیے۔ مگر انگس اس حال مین جبکہ دوزخ آنکھون کے سامنے نظر آرہا ہو کسی کو کیسے اطمینان نصیب ہو سکتا ہے؟ نہین۔ نہین۔ یہ میری کمزوری ہے اور مین بالکل بچہ بنا جاتا ہون۔ مجھے یہ مناسب نہین۔ مجھے اپنے ہوش و حواس درست رکھنے چاہیے"

انگس "حضور ہم اُس ثبوت کے متعلق غور کر رہے تھے مگر ہمین متانت کے ساتھ

غور کرنا چاہیے "

مارکوس " بیشک اب مین کوشش کرونگا کہ بدحواس نہ ہو جاؤن۔ ڈرماٹ خود بھی سب باتین جانتا ہے۔ اُسی نے مجھ سے بیان کیا کہ گرٹیم اور ڈیونائٹ کس طرح مرے۔ اور دم نکلتے وقت گرٹیم نے سب باتین کنتھ سے کہہ دین۔ اور ڈرماٹ بھی وہان موجود تھا۔ لہذا اسے بھی سب باتین معلوم ہوگئین مگر وہ کہتا ہے کہ کنتھ کو یہ راز فقط گرٹیم ہی کی زبانی نہین معلوم ہوا بلکہ سب باتین اُس عورت کی زبان سے پہلے ہی سُن چکا تھا۔ لہذا گرٹیم کے بیان سے اِس کو فقط ان باتون کی تصدیق ہوگئی "

اینگس " آہ جب وہ کل گئی ہے اسی وقت سے مین سمجھا ہوا تھا کہ ہم پر اس قسم کی تباہی جب آئی گی اُسے کے ذریعے سے آئے گی۔ صبح کو آپ مجھ سے بیان کر چکے ہین کہ اُسی نے سب حالات بیان کر دیے۔ اور وہ سب کاغذ پر لکھ لیے گئے ہین !"

مارکوس " ہان لکھے گئے ہین اور خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے فادر اگنے ٹیس نے اپنے سامنے وہ بیان لیا۔ اور وہ مصدقہ بیان اب اعلی حاکم عدالت کے سامنے پیش ہو چکا ـــــ"

اینگس " وہی حاکم جو آڈنبرا سے کنتھ کے ساتھ آئے ہین۔ یہ بھی آپ صبح کو بتا چکے ہین "

النڈیل " افسوس کنتھ۔ حاکم عدالت اور گواہون سب کو اپنے ساتھ لیتا آیا ہے۔ غرض میرے جرم کے ثابت ہو جانے مین کوئی بات نہین اُٹھ رہی ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ میرے اور تمھارے دونون کے ـــــ"

اینگس " ہان۔ مین اور آپ دونون! گر آپ کیا کہہ رہے تھے کہ کنتھ ہمارے خلاف جرم ثابت کرنا چاہتا ہے ـــــ"

مارکوس " اور اپنے حق کا دعوی کرتا ہے! خدایا رحم! اینگس! اب کیا ہوگا۔ ان گناہون کے کھلنے کے بعد تو مین نہ اس دنیا مین مُنھ دکھانے کے قابل رہونگا اور نہ دوسرے عالم مین مجھے چین نصیب ہو گا ـــــ"

دالرو غم " لارڈ صاحب۔ ذرا مفصل طور پر بیان کیجیے کہ کنتھ نے ڈرماٹ کے ذریعہ سے کیا کھلا بھیجا ہے؟ صبح کو آپ نے اس قدر مختصر الفاظ مین بتایا

کہ میں بخوبی سمجھ نہیں سکا۔"
النڈیل:۔ سنو۔ کنتھ کو موجودہ نائب السلطنت ارل گلن گائل نے میرے خلاف کارروائی کرنے کے لیے تمام وکمال اختیارات دیدیے ہیں۔ لہذا اُس نوجوان نے اپنے ایلچی ڈرماٹ کے ذریعہ سے میرے پاس کہلا بھیجا ہے کہ اگر میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرلوں اور اقرار کردوں کہ جو بیانات ثبوت جرم کے لیے اُس نے مہیا کیے ہیں ٹھیک ہیں تو مجھے اِس بات کی اجازت دی جائے گی کہ ایک خانقاہ میں گوشہ نشین ہوجاؤں اور اپنی زندگی کے باقی ایام وہیں پورے ـــ"
داروغہ:۔ (کانپ کر) "خانقاہ میں!"
مارکوس:۔ ہاں خانقاہ میں اکیلا میں ہی نہیں ـــ میں۔ ایک معزز اور عالی مرتبہ امیر جس نے اِس وقت تک کبھی کسی پادری کے آگے سر نہیں جھکایا۔ بلکہ دوست انیگس تم کو بھی خانقاہ کے اندر رہنا پڑے گا۔ کیونکہ کنتھ کی خواہش ہے کہ اپنی باقی زندگی بھی میں اُن لوگوں کے ساتھ بسر کروں جو اس وقت تک میرے ساتھ شریک رہے ہیں۔"
انیگس:۔ گویا ہم جب تک جیتے ہیں ایک خانقاہ میں قید رہیں گے۔"
مارکوس:۔ بس۔ بس۔ یہی کنتھ نے اپنے ایلچی ڈرماٹ کی معرفت کہلا بھیجا ہے۔ اور کل صبح دس بجے تک ہمیں اِن خوفناک شرائط کو قبول کرنے یا نہ قبول کرنیکی مہلت دی گئی ہے۔"
انیگس:۔ اور لارڈ صاحب۔ اگر ہم اِن شرطوں کے منظور کرنے سے انکار کریں تو؟"
مارکوس:۔ لڑائی تصفیہ کرے گی۔ کنتھ فوراً حملہ شروع کردے گا۔ اور اگر مجھے اطمینان ہوتا کہ آسمانی طاقتیں میرے خلاف نہ کوشش کریں گی جیساکہ اس سے پہلے بھی ہوچکا ہے تو میں اسی پر آمادہ ہوجاتا کہ آخر تک لڑلوں مگر انیگس میں اُن خوفناک علامتوں اور بدشگونیوں سے ڈرتا ہوں۔ بلکہ مجھے شیطان اور بھوت بھی نظر آتے لگتے ہیں جس سے بڑے سے بڑے جری اور بہادر سپاہی کے دل میں بھی خوف پیدا ہوجاتا ہے۔ اور اُس کو یقین

ہوجاتا ہے کہ ہم حق کے خلاف لڑ رہے ہیں اور یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ یہ
مُردے قبروں میں سے نکل آئیں گے اور ہمارے دست و بازو کو بیکار و بے حس
کردیں گے ؛

اینگس " (خوف سے کانپ کر) "بس۔ بس۔ لارڈ صاحب! زیادہ نہ کہیے "

مارکوس " بس نہیں۔ تم نے اِس واقعے کو چھیڑا ہے تو کُل واقعات سننا پڑیں
گے۔ جب میں یہاں واپس آرہا تھا میک آلپین بھائیوں نے رات کو جنگل میں اُسی
سنگ مرمر کی یادگار کے پاس اُن روحانی شکلوں کو دیکھا۔ جب وہ پھر آ کے مجھ سے
ملے ہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اُن کا کیا حال تھا۔ اور اُن پر اس کا کیسا اثر پڑا تھا "

اینگس ونٹن کو ان خوفناک باتوں سے تکلیف ہوتی تھی لہذا میک آلپین کا
نام آتے ہی کہنے لگا " آہ لارڈ صاحب۔ آپ بتانا بھول گئے کہ کنتھ نے میک آلپین
کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے "

مارکوس " ہاں۔ وہ بھی بتائے دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ انڈلف اور اتھم
میک آلپین نے لارڈ ملکم کو پکڑ لیا تھا۔ اُنھیں قید رکھا۔ اور آخر میں یہ طے کر چکے
تھے کہ اُنھیں قتل کر ڈالیں گے۔ اس کے علاوہ اُن دونوں نے میرے ساتھ
شریک ہو کے فقط اتنا ہی نہیں کیا کہ لارڈ گلن گائل کے خلاف جنگ کی۔ بلکہ اُس سے
زیادہ سخت اور بیہودہ کام یہ کیا کہ انگریزی فوج کو اسکاٹ لینڈ پر حملہ کرنے کے
لیے بلایا۔ لہذا یہ غیر ممکن ہے کہ میک آلپین بغیر کسی سزا کے چھوڑ دیے جائیں کنتھ
کے قاصد کے یہی الفاظ تھے۔ لہذا اُن دونوں بھائیوں کے لیے یہ تجویز کیا گیا
ہے کہ اُنھیں اپنے قلعہ میں واپس جانے کی اجازت دیجائے گی تاکہ وہ اپنے
علاقے پر قابض رہیں۔ مگر وہ اپنے رتبے اور خطابات سے محروم کر دیے جائیں
گے۔ آیندہ نہ وہ نائٹ رہیں گے۔ اور نہ سردار کہلائیں گے۔ لہذا اُنھیں اپنے
علاقے میں بھی کسی قسم کا اقتدار نہ باقی رہے گا۔ نہ وہ فوج رکھ سکیں گے اور
نہ اُن کی خودسر حاکموں کی شان رہے گی۔ ارل گلن گائل نے میک آلپین کی نسبت یہ
فیصلہ کیا ہے اور اِس رائے سے کنتھ کو بھی اتفاق ہے "

اینگس " مگر حضور آپ نے ان خونخوار بھائیوں کو تو یہ نہیں بتایا کہ تمھارے

متعلق یہ شرطین تجویز کی گئی ہین ؟"

مارکوس "نہین۔ بھلا یہ اُن سے کہنے کی بات تھی ؟ اور اگر ہم آخر تک کنٹھ سے لڑنا پسند کرین تو اُن کو اِس کے بتانے کی ضرورت ہی نہین ہے کہ تمھارے لیے یہ شرطین تجویز ہوئی ہین بخلاف اِس کے اگر ہم کنٹھ کی شرطین منظور کرنا چاہین تو یہ نہایت ضروری ہے کہ اُن دونون کو دھوکے اور دغا میں رکھا جائے۔ اور اُنھین یہی بتایا جائے کہ بغیر کسی شرط کے آپ کو امن دیا گیا۔ تاکہ ہم اُنھین گھوڑون پر سوار کر کے قصر اندلس کے باہر کر دین پھر جب وہ قصر کے پھاٹک سے نکل گئے تو ہمین اس کی مطلق پروا نہ ہو گی کہ اصل حقیقت اُن پر کتنی دیر مین کھلی۔ اور معلوم ہوا کہ ہمارا اقتدار و رتبہ اور خطاب سب چھن گئے"

انیگس "ہان۔ ہان۔ بس یہی مناسب ہے۔ (اِس مصیبت مین بھی دوسرے کی تباہی کے خیال سے خوش ہو کے) اور وہ ہین بھی اس قابل میرا جو چاہے حشر ہو مگر یہ خیال کر کے مجھے بڑا اطمینان ہو گا کہ یہ وحشی بدمعاش سزا سے نہ بچے۔ آہ مین کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی اُس گھڑی کو نہین بھولا جب اُنھون نے مجھے جنگل مین پکڑ لیا تھا"

مارکوس "اب اُن پُرانی باتون کو بھول جاؤ۔ تم خوب جانتے ہو کہ اگرچہ مین نے میک آلپین سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے لیا مگر ہمیشہ اُن سے متنفر رہا اور اُنھین حقیر جانا۔ وہ تو آدمی نہین قصائی ہین کہین نام کو بھی تہذیب اور شائستگی نہین پائی جاتی۔ خونخوار قاتل۔ اپنے وحشیانہ جوش کی نسبت سمجھتے ہین کہ یہی اعلیٰ شرافت اور یہی بہادری ہے۔ دونون ذلیل نفس پرست۔ اور مطلق العنان اوباش ہین۔ بھلا ایسے وحشی جانورون کو مین نفرت وحقارت کے سوا کسی اور نظر سے دیکھ سکتا ہون ؟ آہ ! اگر ہم اپنی تدبیرون مین کامیاب ہو گئے ہوتے اور مین نے اُن بدمعاشون سے جو معاہدہ کیا تھا اُس کے بعد ہماری سب امیدین پوری ہو گئی ہوتین تو تم کیا سمجھتے ہو کہ لیڈی لینا اُس وحشی آنڈلف میک آلپین کی دلھن بنتی ! نہین۔ ہرگز نہین ! انیگس ونٹن مین نے تمھین کیمپن گیٹ کے اُس شکستہ مکان مین بتا دیا تھا کہ آنڈلف کو مین نے اِس دھوکے مین رکھا ہے کہ لیڈی لینا بیگم بی بی بنے گی۔ مگر اس سے پہلے ہی مین نے اُسے فریب دینے کی تدبیر سوچ لی تھی۔ واہ وہ کیسا اُلّو تھا ! بھلا ایک لمحہ کے لیے

بھی مین اِس خیال کو برداشت کرسکتا تھا کہ ایسی حسین نازنین میرے ہاتھ مین آ کر نکل جائے ــــــــ"

ونمٹن "یہ مگر لارڈ صاحب۔ اس وقت اِس ذکر سے کیا فائدہ کہ آنولف کو آدمی لعنا کے متعلق کس طرح فریب دیا جاتا۔ ہمارے موجودہ معاملات ہی کیا کم ہیں کہ ہم ان بیفائدہ خیالات مین مشغول ہون "

مارکوس "(آہ سرد کے ساتھ) "بیشک۔ بیشک۔ ایگس ٹھیک کہتے ہو۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اس وقت میرے خیالات پریشان ہونے لگے تھے۔ خیر تو ہم کیا کہہ رہے تھے؟ انھین تیک آلیپن بھائیون کا ذکر تھا۔ جس وقت کنتھ کا ایلچی قصر کی طرف چلا ہے مین اُسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اس قسم کی باتین کرے گا۔ اور اُس کے ذریعہ سے کنتھ نے کچھ شرطین میرے سامنے پیش کی ہون گی۔ لہذا مین فوراً اُس ایلچی سے ملاقات کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اُن دونون بھائیون نے اُس سے انقلاف کیا۔ مگر اُن کے انقلاف سے مین بہت خوش ہوا۔ کیونکہ ایگس تم خود ہی سمجھ سکتے ہو کہ جب میرے دل مین کنتھ کے پیام کی نوعیت کھٹک گئی تو مین کیسے گوارا کر سکتا تھا کہ کوئی اور شخص بھی ہماری گفتگو کو سُنتے۔ تم نے بیان کیا کہ جبتک مین ڈرماٹ سے باتین کرتا رہا تم میرے حکم کے مطابق اُن دونون بھائیون کی نگرانی کرتے رہے۔ اور اُن کی نظر اور طرز عمل سے ظاہر ہوتا تھا کہ کنتھ کے ایلچی کی باتون مین اُنھین کوئی دلچسپی نہین ہے۔ بلکہ اُنھین اُس کی بھی خبر نہ ہوئی کہ وہ کب آیا اور کب گیا۔ یہ بہت اچھا ہوا۔ اور مین نے اُنھین اطمینان دلایا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے بغیر کسی شرط کے عام معافی دے دی جائے گی "

ایگس "تو پھر وہ خوب اکڑتے اور سر اُٹھاتے ہوئے اِس قصر سے نکلین گے۔ بلکہ ہماری حقارت و ذلت پر اپنے دل خوش کرتے ہون گے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد اُنھین معلوم ہو جائے گا کہ وہ خود ساری دنیا کے سامنے ذلیل و خوار ہوئے۔ بیشک لارڈ صاحب۔ آپ نے خوب کارروائی کی۔ اور اب مین اِن واقعات کو بخوبی سمجھ گیا ــــــــ"

مارکوس:" مگر انگس کوئی قطعی رائے قائم کرنے سے پہلے تم میرے معاملات پر بخوبی غور کر لو۔ دیکھو ہر حالت میں ذلت و رسوائی ہے۔ اگر میں آخر تک لڑتا رہا اور میرا خاتمہ دشمنوں کی تلوار سے ہوا تو میری زندگی کے آخری چند مہینوں کی جرأت و شجاعت اور میرا یوں جان دینا بھی میرے نام کو ذلت و رسوائی سے بچا سکے گا اور اگر کنتھ کی شرطیں قبول کیے لیتا ہوں اور خانقاہ میں داخل ہوتا ہوں تب بھی بدنامی جو نصیب میں لکھی ہے ضرور حاصل ہو گی۔ غرض جو طریقہ اختیار کیا جائے اُس میں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس لیے غور طلب یہ امر ہے کہ چند روز یا چند مہینے نا اُمیدی کی شجاعت میں بسر کروں یا خانقاہ میں پناہ لے کے وہاں کی قید میں زندگی کے باقی دن پورے کروں۔ آہ۔ جان بھی کیسی پیاری شے ہے۔ بیشک باوجود ہر قسم کی تکلیفوں اور پریشانیوں کے جان بہت پیاری شے ہے۔"

ڈنکن:" بیشک لارڈ صاحب۔ جان بڑی پیاری چیز ہے۔"

مارکوس:" اس کے ساتھ مجھے تمھارا بھی خیال ہے۔ کیونکہ تم نے بڑی وفاداری کے ساتھ میری خدمت کی ہے۔ اگر میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ آخر تک مقابلہ کروں اور دشمنوں کی صفوں پر حملہ کر کے لڑتا ہوا مارا جاؤں تو انگس اُس وقت تمھارا کیا حشر ہو گا۔ جب قصر کے پھاٹک دشمنوں کے لیے کھول دیے جائیں گے اور کنتھ قبضہ کرنے لیے اندر داخل ہو گا۔ اُس وقت تم کیسے بچو گے؟"

انگس:" حضور آپ میرا خیال نہ کریں۔ میں بہت دنوں نمک و فاداری کے ساتھ آپ کی خدمت کر چکا۔ اور محض آپ کے لیے میں نے اپنی زندگی گناہ اور معصیت سے آلودہ کی۔ لہٰذا اب مجھے اس کی بھی پروا نہیں کہ میری جان تکلیف اور مصیبت کے ساتھ آپ کا حق نمک ادا کرتی ہوئی دنیا سے جائے۔ حضور اس وقت ایسی نازک حالت ہو گئی ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا آپ کو کیا رائے دوں۔ مجھ سے یہ بھی نہیں کہا جاتا کہ " آپ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے کنتھ کی شرطیں قبول کر لیں اور خانقاہ میں گوشہ نشین ہو جائیں۔ کیونکہ اس صورت میں آپ دل میں کہیں گے کہ میں خود غرضی کی وجہ سے ایسی رائے دیتا ہوں۔ کیونکہ میرا حشر بھی تو آپ کی قسمت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ بھی میرے

مُنہ سے نہین نکلتا کہ آپ آخر تک مقابلہ کرین۔ کیونکہ مجھے کوئی ایسی صورت نہین نظر آتی جس سے یہ امید کی جا سکے کہ صورت واقعات آپ کے مفید ہوگی۔ تاہم اگر مجھے اطمینان ہوتا کہ یہ بدشگونیان۔ یہ بھوت پریت اور یہ شیطانی شکلین نہ نمودار ہون گی تو بھی شاید مین کہتا کہ ——"

یہ کہتے کہتے وہ دو دفعۃً خاموش ہوگیا اور کان لگا کے غور سے سننے لگا۔

مارکوس "یہ کیا ہے؟ آنگس۔ مین نے تو کوئی آواز نہین سُنی!"

لیکن اتنے مین آنگس ونٹن کے چہرے پر بہت ہی تیرگی چھا گئی تھی اور سر سے پاؤن تک کانپ رہا تھا۔

آنگس "حضور مجھے معلوم ہوا کہ جیسے کوئی دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے۔ خیر مین یہ کہہ رہا تھا کہ —— لیجیے دیکھیے کیا اب بھی آپ نے نہین سُنا؟"

مارکوس "نہین۔ مین نے تو کچھ نہین سُنا۔ (خوف زدہ نظرون سے دروازے کی طرف دیکھ کے) خیر۔ تم کیا کہہ رہے تھے؟ مین تمھاری ہی راے پر عمل کرنا چاہتا ہون۔ دیکھو اب میری قسمت تمھارے ہاتھ مین ہے۔ بلکہ تمھاری ہی زبان سے میری قسمت کا فیصلہ ہوگا۔"

آنگس "اچھا تو لارڈ صاحب۔ بخوبی غور کرنے کے بعد میری راے یہ ہے کہ ——"

اتنا کہتے ہی وہ پھر دفعۃً خاموش ہوگیا اور چونک کے خوف زدہ نظرون سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ اس دفعہ مارکوس نے فقط کُنڈی کُھلنے ہی کی آواز نہین سُنی بلکہ اپنی آنکھون سے دیکھا کہ دروازہ آہستہ آہستہ کُھل رہا ہے۔ یک بیک اُن کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اپنی جگہ سے اُٹھ کے جائین اور دیکھین کہ کون شخص بے پوچھے اندر گُھسا آتا ہے۔ مگر اُٹھنا چاہا تو نہ اُٹھ سکے۔ معلوم ہوا کہ سارا جسم بے حس و حرکت ہے۔ اور دل مین خوف بڑھتا جاتا ہے۔ گویا کوئی خطرناک شے قریب آگئی ہے۔

دروازہ آہستہ آہستہ کُھلا مگر تین چار انچ سے زیادہ نہین۔ پھر ایک بے گوشت پوست کا ہاتھ شانے تک دروازے مین سے نمودار ہوا۔ اور اپنی بے گوشت کی ایک انگلی سے آنگس ونٹن کی طرف اشارہ کیا!

مارکوس انڈلیل اور انگیس ونٹن دونون خوف سے بیتاب و بے حس و حرکت تھے۔ اور اُس خالی ڈیون کے ہاتھ کو وحشتناک نظرون سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہے تھے۔ مگر اس طرف سے نظر ہٹانے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ وہ ہاتھ باہر نکل گیا اور اُسی آہستگی سے دروازہ بھی بند ہوا آواز آئی کہ کسی نے زنجیر چڑھالی۔ اور مارکوس اور انگیس ونٹن کے مُنھ سے کراہنے کی آواز نکلی جو بالکل ویسی ہی تھی جیسے رات کی تیز ہوا کسی تاریک غار مین داخل ہوتے وقت پیدا کیا کرتی ہے۔

اب ایک منٹ سے زیادہ خاموشی رہی۔ مگر موت کی سی خاموشی۔ کیونکہ ان دونون گنہگار بھائیون کے مونھون پہ یاس و نا امیدی نے خاموشی کی مہر لگا دی تھی۔ اور انتہائی خوف کی وجہ سے کوئی لفظ اُن کی زبان سے نہ نکلتا تھا۔

سر انڈلف میکآلپین نہایت متحیر اور متعجب تھا کہ مارکوس اور انگیس ونٹن نے کون سی خوفناک شے دیکھ لی ہے کہ اُن کی یہ حالت ہوگئی۔ وہ دروازہ جہان یہ خوفناک منظر پیش آیا تھا ایسے رُخ پہ تھا کہ اُس کی نظر نہ پہونچ سکتی تھی۔ مگر وہ سمجھ گیا کہ اُسی قسم کا کوئی خوفناک منظر تھا۔ جس کی افواہین قصر انڈلیل کے متعلق بہت مشہور رہین۔

تھوڑی دیر کے بعد جب مارکوس انڈلیل بولنے کے قابل ہوئے اور اُن کے ہوش و حواس ذرا ٹھکانے ہوئے تو اُنھون نے کہا "دیکھا! تو انگیس ونٹن اب بتاؤ تمھاری کیا رائے ہے؟ اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

انگیس۔ (کانپتی آواز مین) "اب تو میری یہی رائے ہے کہ ہمین کنتھ کی شرطین قبول کر لینی چاہیے۔ اور ہم اپنی باقی زندگی ایک خانقاہ مین بسر کردین۔"

یہ سنتے ہی مارکوس اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا "انگیس مین تمھاری ہی رائے پہ عمل کرون گا۔ اور سمجھون گا کہ قسمت ہی نے میرے حق مین یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ مگر آہ! اُس پھانسی کی نسبت کیا کیا جائے جو

ہمارے سر کے اوپر قائم ہے۔ اور جس کی نسبت مین قسم کھا چکا ہون کہ اُسی وقت اُتاری جائے گی جب اُس پر ایک شخص کی لاش لٹک لے گی!"
ونٹن نے حضور۔ جب ہم خانقاہ سینٹ کتھبرٹ مین داخل ہو جائین گے تو جہان اور سب باتین ہون گی وہان مقدس پادری صاحب آپ کو اس کا بھی کوئی کفارہ بتا دین گے"۔

اب آقا اور خادم کا شورہ ختم ہو گیا۔ اور پھر کوئی لفظ نہ مارکوس کی زبان سے نکلا اور نہ اینگس ونٹن کی۔ دونون نے اپنا اپنا چراغ اُٹھا لیا۔ کمرے کے باہر نکلے۔ اور برآمدے پہ مختلف جانب روانہ ہو کے اپنے کمرون مین چلے گئے۔

اس کے بعد بھی پانچ منٹ تک سر انڈلف میک آلپین اپنی جگہ پر خاموش پڑا رہا۔ مگر جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ راستہ صاف ہے تو آہستہ آہستہ وہان سے نکلا اور اپنے کمرے مین آیا۔ یہان اُس کا بھائی ایتھم موجود تھا کیونکہ اب گیارہ بج چکے تھے اور کھانے کے کمرے کی صحبت ختم ہو گئی تھی۔ ایتھم اُن لوگون مین تھا جو سب سے پہلے وہان سے اُٹھ آئے۔ کیونکہ وہ اِس کے دریافت کرنے کا بہت ہی مشتاق تھا کہ مارکوس اور اُن کے داروغہ مین کیا مشورہ ہوا ہے۔

اب اُس وقت کے سین کا ہمارے ناظرین خود ہی اندازہ کر لین جب یہ دونون وحشی اور ہیبتناک سردار اپنے سونے کے کمرے مین بیٹھے تھے۔ چراغ اُن کے بیچ مین رکھا تھا اور دونون آگے کو جھکے ہوے تھے۔ کیونکہ ایتھم اشتیاق کے ساتھ اُس بیان کو سُن رہا تھا جو انڈلف اُس کے کان مین کہہ رہا تھا۔ دونون کے چہرے زیادہ خونخوار اور تاریک ہو گئے۔ اور نظر آنے لگا کہ وہ اِس دغا بازی کا انتقام لینے پہ آمادہ ہین۔ اصل یہ ہے کہ اس وقت ان دونون بھائیون کی صورتین انسان کی نہین بلکہ دیوؤن کی سی معلوم ہوتی تھین۔

انڈلف نے جو کچھ سُنا تھا لفظ بہ لفظ بیان کر دیا۔ اتنی عقل اُس مین خود ہی موجود تھی کہ جو واقعات اینگس ونٹن یا مارکوس نے مبہم الفاظ

مین ادا کیے تھے ان کو اچھی طرح سمجھ جائے۔ بیشک بیگ آلبین بھائی اِن سب باتون کو بخوبی سمجھ گئے۔ اب اُن کی آنکھون کے سامنے سے پردہ اُٹھ گیا۔ اور معلوم ہوا کہ آنتا الندیڈیل کنتھ کے پیچھے اس قدر ہاتھ دھو کے کیون پڑ گئے تھے۔ اور یہ بھی جان گئے کہ قصر الندیل اور اُس کے قریب جنگل مین شیطانی شکلین بھوت پریت اور اس قسم کی بدشگونیان کیون ظاہر ہوا کرتی تھین۔ مختصر یہ کہ مارکوس الندیل کا اصلی حال تمام وکمال اُنھین معلوم ہو گیا۔

مارکوس کے معاملات سے اُن کو کوئی خاص تعلق نہ تھا۔ لہذا اُس کی شاید وہ پروا بھی نہ کرتے مگر اس وقت جو سب سے زیادہ ناگوار خیال اُن کے دل مین آیا یہ تھا کہ ہمارے ساتھ دغا بازی کی گئی۔ ماسوا اس کے آنڈلف کو یہ بھی بہت ناگوار گذرا کہ اوڈی لینا کے معاملے مین مارکوس نے مجھے کیسا بیوقوف بنایا۔ اب اُسے نظر آیا کہ اِس وقت تک مین کیسے فریب مین رکھا گیا۔ مارکوس نے ہر معاملہ مین مجھ سے اپنا کام نکالا یہان تک کہ کنتھ کے قتل کرنے پر بھی مجھے آمادہ کر دیا۔ مختصر یہ کہ آنڈلف کے دل مین ایک سخت تکلیف محسوس ہوئی کہ جس شخص کی ایسی سچائی اور راست بازی کے ساتھ مین نے ہر طرح کی خدمت کی اُسی نے میرے ساتھ بیوفائی کر کے مجھے اُلّو بنایا۔ یہ خیال فقط آنڈلف کے دل مین ہی نہین پیدا ہوا۔ آتھ نے بھی بالکل اسی قسم کے جذبات محسوس کیے۔ کیونکہ دونون بھائی جو یکسان طریقے سے وحشی۔ بے رحم اور ساری دنیا کی طرف سے بے فکر تھے آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ ویسی ہی وحشیانہ محبت رکھتے تھے۔ اب اُن کے دلون مین جو انتقام کا خیال پیدا ہوا وہ اس لیے نہ تھا کہ مارکوس نے اُن کے ساتھ بدعہدی کی نہ اس لیے کہ آج ہی رات کو اُس نے ہمین کیسے کیسے ذلیل نامون سے یاد کیا اور کیسی کیسی گالیان دین بلکہ اُس کی وجہ یہ تھی کہ اُنھین معلوم ہو گیا اس وقت بھی ہمارے ساتھ دغا بازی کی جا رہی ہے۔ مارکوس نے بظاہر تو ہمین یہ اطمینان دلایا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مگر اصل مین ہم اپنی عزت اپنے رتبے اپنے خطاب بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اپنے تمام اقتدارات سے محروم ہو جائین گے۔ جس کے بعد آئی لینڈ کے سردارون کی نظرون

مین زندگی بیکار ہو جاتی ہے۔ پھر بھلا یہ وحشی خونخوار اور جنگجو بھائی ایسے کیونکر گوارا کر سکتے تھے؟"

اب وہ آہستہ آہستہ آپس مین باتین کرنے لگے۔ اور چراغ کی روشنی مین نظر آیا کہ اُن کی آنکھون سے شعلے نکل رہے ہین۔ انتقام لینے کے لیے اُنھون نے جو تجویز سوچی اُس پر زیادہ دیر تک بحث نہین ہوئی۔ فوراً دونون اُس تجویز پر متفق ہو گئے۔ اصل یہ ہے کہ دونون بھائیون مین کبھی اختلاف راے ہوتا ہی نہ تھا۔ لہذا اِس موقع پر تو اُن کی یہ حالت تھی کہ دو آدمی کسی امر مین اُن سے زیادہ متفق اور ہمخیال ہو ہی نہ سکتے تھے۔ جو سزا اُنھون نے تجویز کی بہت سخت تھی! اگر ہائی لینڈ والون مین انتقام کا یہی طریقہ ہے! دونون نے اپنے دل مین طے کر لیا اور اب فقط اُس کی تعمیل باقی تھی۔

ترانوے وان باب

میک آلپین کا انتقام

رات کے ایک بجے سر انڈلف اور سر آئیو میک آلپین اُس کمرے سے نکلے جس مین وہ بیٹھے آپس مین مشورہ کر رہے تھے۔ زینے سے اُتر کے بیرونی عمارت مین آئے۔ رات بالکل اندھیری تھی آسمان پر سیاہ بادل چھایا ہوا تھا اور چاند یا ستارون کی ایک شعاع بھی زمین تک نہ پہونچ سکتی۔ بیشک اس قسم کے انتقام کے لیے جو میک آلپین نے سوچ لیا تھا یہ رات نہایت ہی موزون تھی۔

بیرونی عمارت کے دروازے پر پہرہ دینے والے سپاہی کے کان مین شعار کا لفظ بتا کے وہ اُس حصۂ عمارت مین گئے جہان اُن کے سپاہی ٹھہرائے گئے تھے۔ قصر کے اندر جو چھ سو سپاہی موجود تھے اُن مین سے ایک ثلث اُنھین بھائیون کے طرفدار اور اُن کے زیر فرمان تھے۔

اپنے سپاہیون کی پہلی ٹولی کو ٹھہراتے جو اُنھین ملی اُس مین داخل ہو کر اُنھون نے اپنے چھ آدمیون کو جگایا۔ اور حکم دیا کہ فوراً اُٹھ کے کپڑے پہنو اور

ہمارے ساتھ چلو۔ اسی وقت حکم کی تعمیل ہوئی۔ بیس منٹ کے اندر دونوں بھائی بیرونی عمارت میں آ گئے۔ مگر اب چھ سپاہی بھی اُن کے ساتھ تھے۔ دروازے پر جو سپاہی پہرہ دے رہا تھا وہ آرکوس انڈیل کے لوگوں میں تھا۔ مگر اُس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔ کیونکہ قصر کی چار دیواری کے اندر مِیک آپیین کا حکم بھی ویسا ہی با وقعت مانا جاتا تھا جیسا کہ خود مارکوس کا۔ کسی کو اِس کی جرأت نہ ہوتی کہ ان وحشی بھائیوں سے کچھ پوچھے مخالفت کرنا تو بڑا کام تھا۔ لہذا انڈلف اور آیتھ کو اپنے چھ آدمیوں کو بیرونی عمارت میں سے گزر کے قصر کے اندر لے آنے میں کسی قسم کی دقت یا دشواری نہیں پیش آئی۔ وہ احتیاط کے ساتھ آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے زینہ پر چڑھے اور انڈلف کے سونے کے کمرے میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد دروازہ بند کر لیا گیا اور انڈلف نے چند مختصر الفاظ میں اپنے سپاہیوں کو بتایا کہ ہمارا کیا ارادہ ہے اور کیوں ایسا ارادہ ہے۔ ناظرین دیکھ چکے ہیں کہ مِیک آپیین سپاہی اپنے سرداروں کا حکم کس طرح مانتے تھے۔ اُن کا قانون اپنے سرداروں کی اطاعت کرنا تھا۔ یہی اِس وقت بھی ہوا۔ ان چھ میک آپیین سپاہیوں نے بھی جو اس وقت اپنے سردار کے آگے کھڑے تھے فوراً آمادگی ظاہر کی کہ "ہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار ہیں"

سارا معاملہ بخوبی سمجھا جا چکا تھا۔ مزید تاخیر کی ضرورت نہ تھی۔ انڈلف نے کمرے کا دروازہ کھولا۔ چراغ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا "بس اب چلو" یہ کہتے ہی وہ آگے بڑھا۔ ایتھ اُس کے ساتھ تھا اور باقی چھ جوان دونوں سرداروں کے پیچھے تھے۔ اب یہ سب برآمدے میں آئے اور انڈلف نے ایک مخصوص دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ سب وہیں ٹھہر گئے اور کان لگا کے سننے لگے۔ بالکل خاموشی تھی۔ اب انڈلف نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ چراغ کی روشنی میں جسے انڈلف نے اونچا کر دیا تھا تاکہ ہر چیز صاف نظر آئے سبھوں نے دیکھا کہ کمرے کے اندر ایک خوشنما پلنگ پر کوئی لیٹا سو رہا ہے۔ یہ سونے والا آرکوس انڈیل کے سوا اور کوئی نہ تھا!

آج اِن کے اِس قدر غافل سونے کی کیا وجہ ہے؟ کیا آج اِنھون نے دماغی محنت زیادہ کی ہے۔ یا آج ہی رات کو اپنی آیندہ زندگی کے متعلق اُنھون نے جو ارادہ قائم کی ہے اُس نے اُن کو چین سے سُلا دیا ہے اِس کی اصلی وجہ بتانا ہمارے امکان سے باہر ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اِس وقت وہ نہایت غافل سو رہے ہین۔ تیک آلبین سردار اور اُن کے سب ہمراہی کمرے مین داخل ہو گئے۔ اندر آ کے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔ اور مارکوس کے بستر کے چارون طرف اُسے گھیر کے کھڑے ہو گئے۔ مگر ابھی تک مارکوس کو بالکل خبر نہین کہ کیا ہو رہا ہے۔

اب اَیتھ نے اپنا فولاد کا سا سخت ہاتھ مارکوس کے شانے پر رکھا اور زور سے جھنجھوڑ کے کہا "جاگئے!"

معزز لارڈ دفعتہً چونک پڑے۔ اور اتنے آدمیون کو اپنے پلنگ کے چارون طرف دیکھ کے دل مین خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون لیکن جس قدر اُن کے ہوش و حواس درست ہوتے گئے یقین آ گیا کہ یہ خواب نہین مین جاگ رہا ہون۔ اور جو لوگ میرے سامنے کھڑے ہین فقط خیالی صورتین نہین انسان ہین۔ اب اُنھون نے اِن لوگون کو پہچان بھی لیا۔ مگر ساتھ ہی دل کو ایک ایسی کیفیت محسوس ہوئی کہ دل بیٹھا جاتا ہے تیورون سے پہچان گئے کہ یہ لوگ کسی اچھے ارادے سے یہان نہین آئے ہین۔ خیال کیا کہ مین نے جو دغابازی کی تجویز اِن کے متعلق سوچی تھی اُس کا حال کسی طرح اُنھین معلوم ہو گیا۔ لہذا یہ خونخوار بھائی اُس کا بدلہ لینے کو آئے ہین۔ بیشک یہی بات ہے۔ اُن کی آنکھون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا کیا مقصد ہے۔ کوئی بڑا بہادر شخص بھی ہوتا تو اِس وقت ان دونون بھائیون اور اُن کے چھ ساتھیون کی صورت دیکھ کے بدحواس ہو جاتا۔ مگر مارکوس الندیل دنیا کے نشیب و فراز کو اِس حد تک برداشت کر چکے تھے کہ اُن کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور اُن کی زبان سے کوئی لفظ ایسا نہین نکلا جس سے وہ خوف جو اُس وقت اُن کے دل مین دفعۃً پیدا ہوا تھا ظاہر ہو جاتا۔ ناظرین جانتے ہین کہ مارکوس الندیل بزدل نہ تھے۔ بلکہ نہایت

نازک اور انتہائی خطرے کے وقت بھی اُن سے پورا استقلال ظاہر ہوا کرتا تھا۔
اب مارکوس ہوشیار ہو چکے تھے اور اُنھوں نے کہا "آمین! میرے لائق
دوستو! آپ نے اس وقت کیوں تکلیف کی؟ کیا دشمنوں نے قصر پہ حملہ کر دیا؟
اگر ایسا ہے تو چلیے ہم خود مسلح ہو کے چلیں ——"

انڈلف (سخت لہجہ میں) "نہیں لارڈ صاحب۔ یہ بات نہیں ہے۔ آپ تو خود ہی جانتے ہیں کہ لڑائی ملتوی ہو گئی۔ اور جہاں تک آپ کا تعلق ہے یہ عارضی معاہدہ ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا۔ مگر لارڈ صاحب۔ اُٹھیے اور کپڑے پہن لیجیے ——"

مارکوس "کیوں؟ اور اس وقت آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟" مگر اس جواب کے ساتھ ہی مارکوس نے چاروں طرف دیکھا اور اُنھیں نظر آیا کہ ان سے ذرا سی بھی مخالفت کا ارادہ کیا تو ہر شخص اپنی تلوار کے قبضہ پہ ہاتھ ڈالنے کو تیار ہے۔

انڈلف "(پہلے سے زیادہ سخت اور تحکمانہ لہجے میں) "لارڈ صاحب! میں کہتا ہوں کہ اُٹھیے!"

ایتھ "(غضبناک آواز میں) "ہاں جلدی اُٹھیے۔ اور دیر نہ کیجیے"

مارکوس "(متکبرانہ لہجے میں) "تو کیا میں یہ سمجھ لوں کہ آپ لوگ اس وقت بُری نیت سے آئے ہیں؟"

انڈلف "ہاں۔ جو بات دس منٹ بعد خود ہی معلوم ہو جانے والی ہو اُس کے ظاہر کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں!"

مارکوس "یہ کیا۔ دوستی کا معاہدہ توڑ ڈالا گیا! اور جو عہد آگ روشن کر کے آپس میں ہوا تھا اُس کا بھی کچھ لحاظ نہیں! اور مہمان نوازی کا معاوضہ بھی ہے کہ ——"

ایتھ "لارڈ صاحب۔ بس چُپ رہیے۔ آپ کی ان فضول باتوں کا کوئی نتیجہ نہیں۔ عہد شکنی اور بیوفائی کے متعلق ہم آپ کی دغا بازی کی تجویزوں کو یاد دلاتے ہیں۔ اور مہمان نوازی کے ساتھ ہی اپنی اُن پُر مکر و فریب باتوں کو آپ ہی یاد کیجیے جو آپ نے ہمارے لیے سوچی ہیں!"

مارکوس "آپ تو اشاروں مین باتین کرتے ہین"
اب مارکوس انڈیل نے دل مین کہا۔ معلوم ہوتا ہے کسی وجہ سے میک آلپین بھائیون کو میری طرف سے کچھ شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اُسی کا نتیجہ ہے کہ یہان آموجود ہوسے ہین"
انڈلف "جی لارڈ صاحب۔ مکر و فریب کا وقت نکل گیا۔ اب انتقام کا زمانہ آیا ہے!"
مارکوس "این انتقام!" اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ اُن کا دل سردی کی وجہ سے کانپ گیا!
انڈلف "بیشک انتقام! لارڈ صاحب میری بیماری فقط بناوٹ کی تھی۔ مین اُس کمرے مین چھپ رہا تھا اور وہ سب باتین سُن لین جو آپ مین اور انگس ونٹن مین ہوئین!"
یہ سُن کر مارکوس انڈیل کی زبان سے چند لفظ نکلے مگر وہ منہ کے باہر تک نہ آسکے۔ وہ گھبرا کے اپنی تکیہ پر چیت گر پڑے اور خوفناک نظرون سے میک آلپین بھائیون پر ٹکٹکی باندھ دی جو قریب ہی کھڑے اپنی تیز انتقام گیر نظرون سے مارکوس کو گھور رہے تھے۔
افوہ! اس وقت مارکوس کے دل مین کیسے کیسے وحشتناک خیالات پیدا ہوے۔ اُنھین یاد آیا کہ مین نے انگس ونٹن سے باتین کرتے وقت اِن دونون بھائیون کو کس قدر بُرا کہا ہے۔ اور کیسی کیسی گالیان دی ہین۔ اب اُن کی سمجھ مین آگیا کہ کس بات کا انتقام لیا جاتا ہے! مگر فقط یہی باتین نہین تھین جو اس وقت فوری طور پر اُن کے دل مین آئین۔ وہ ہزارون تدبیرین سوچ رہے تھے کہ اب کس طرح اِن لوگون سے نجات مل سکتی ہے! دل مین کہا اپنے آدمیون کو مدد کے لیے پکارون؟ ساتھ ہی خیال آیا۔ نہین۔ میری آواز کوئی نہ سنے گا اور ایک لفظ بھی میری زبان سے نہ نکلنے پائے گا کہ میک آلپین کے فولادی ہاتھ میرے مونھ پر ہون گے اور مین چیخ بھی نہ سکون گا۔ پھر کیا اپنے بستر سے اُٹھ کھڑا ہون۔ تلوار ہاتھ مین لے لون اور اپنی جان پر کھیل کے لڑتا ہوا مر جاؤن نہین

یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ میرے پلنگ کے گرد مسلح سپاہی کھڑے ہیں۔ اور مخالفت کی نیت سے ذرا بھی حرکت کرونگا تو آٹھ جوڑے بھل والی تلواریں میان سے نکل پڑیں گی۔ پھر کیا عذر خواہی خوشامد اور معذرت سے تیک آلبین کے جوش کو ٹھنڈا کردوں؟ نہیں۔ انھیں میری اتنی دغابازیاں معلوم ہو چکی ہیں کہ اب ان کو کسی بات کا ہرگز یقین نہ آئے گا۔ اچھا اگر میں یہ تجویز کروں کہ ہم سب اسی وقت ہتھیار لے کے اٹھ کھڑے ہوں اور قصر سے نکل کے کنیتھ پر دفعۃً حملہ کردیں۔ اور باوجود التوائے جنگ کے کنیتھ کی شرطوں کو چھوڑ کے اس پر اس طرح اچانک حملہ کردینے سے انھیں اطمینان دلاؤں کہ اب میں آخر تک اپنے عہد پہ قائم رہوں گا۔ اور آپ کا ساتھ دونگا؟ مگر اس کا جواب بھی دل نے نفی کے سوا اور کچھ نہیں دیا۔ اور کہا کہ اس تجویز سے تیک آلبین یہی خیال کریں گے کہ ہمیں دشمنوں کے ہاتھ میں پھنسا دینے کے لیے یہ ترکیب سوچی گئی ہے تاکہ لڑائی شروع ہوتے ہی میں کنیتھ سے مل جاؤں۔ اور ساری آفت تیک آلبین پہ آئے۔ مختصر یہ بھی ٹھیک نہیں۔ خلاصہ یہ کہ کوئی تدبیر بنائے نہ بنتی تھی۔ اور نہ کوئی بات ذہن میں آتی تھی!

ناظرین خود ہی اندازہ کریں کہ آرکوس الندیل کی اس وقت کیا حالت ہوگی۔ ایک منٹ سے بھی کم میں بہت سے متضاد خیالات اور مختلف تجویزیں اُن کے دل میں آئیں۔ مگر ہر خیال کے ذہن میں آتے ہی یہ معلوم ہوتا کہ جیسے کسی نے ایک کاری تیر دماغ میں پیوست کر دیا۔ اب پھر اندلف نے سختی کے ساتھ کہا: اُٹھیے۔ کپڑے پہنیے اور ہمارے ساتھ چلیے! مگر یہ اندلف کی آواز نہ تھی۔ آرکوس الندیل کو یہ محسوس ہوا کہ کسی نے زور سے میرے کانوں پر کلھاڑی ماری ہے!

آخر آرکوس نے دل میں کہا ہمارے ساتھ چلو! اس کے کیا معنے؟ اگر یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو اسی مقام پہ یوں نہیں مار ڈالتے؟ — نہیں نہیں — ایسا نہیں ہو سکتا — یہ میرا بیہودہ خیال ہے — یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ اگر نہیں اسی کمرے میں مجھے قتل کرنا ہے تو کپڑے پہننے کو کیوں کہتے؟ اسی پلنگ پر میری زندگی کا خاتمہ کر دیتے! یہ تو کہتے ہیں کہ اٹھو اور ہمارے

ساتھ چلو! کہاں؟ —— نہیں نہیں۔ یہ خیال میرے سامنے سے دور ہو! نہیں یہ غیر ممکن ہے —— اس طرح مرنا! اور اس حالت میں جان دینا! — نہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا —— مگر ایک خوفناک پُراسرار آواز اُن کے دل میں کہتی ہے کہ "تمہارا خیال ٹھیک ہے! اور تمہاری قسمت کا فیصلہ اسی طرح ہو چکا ہے" بدنصیب بدقسمت مارکوس النڈیل! افسوس۔ بے یار و مددگار۔ خانمان برباد۔ اور فاقہ کش بھیک مانگنے والا بھی اس وقت تم سے بدرجہا اچھا ہے! اور تمہیں اس کی حالت پر اس وقت حسد آتا ہو گا!

پھر مارکوس کے کانوں نے تحکمانہ شان سے وہی گستاخانہ الفاظ سُنے کہ "اُٹھیے! اور کپڑے پہنیے!" میں انکار کیوں کروں! نہیں۔ یہ بات میرے شایان نہیں۔ اس سے قاتلوں کو میرے ساتھ زبردستی کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اور اُن کے سخت ہاتھ میرے جسم میں لگیں گے۔ افسوس میرے جسم میں! جو اسکاٹ لینڈ کا ایک بہت بڑا سردار ہوں!

اگر مجھے مرنا ہی ہے اور واقعی میرا آخری وقت قریب آگیا ہے تو بہادری کے ساتھ کیوں نہ جان دوں۔ اور اُسی طرح کیوں نہ مقابلہ کروں جس طرح اکثر میدان جنگ میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال چکا ہوں؟ یہ خیال کر کے مارکوس النڈیل نہایت آہستگی کے ساتھ بچھونے سے اُٹھے۔ لیکن کپڑے پہننے میں معلوم ہوا کہ اُن کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ اور پاؤں میں بھی رعشہ ہے! مگر یہ سردی کی وجہ سے نہ تھا۔ کیونکہ یہ گرمیوں کا موسم تھا۔ اور آج کی رات تو غیر معمولی طور پر گرم تھی۔ یہ فقط وہ خیال تھا۔ آہ وہ خوفناک خیال —— کہ میری موت کس طرح واقع ہو گی! لہٰذا یہ ذلیل و خوار کرنے والا خیال تھا جس سے اُن کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے!

اَنڈرلف۔ (حقارت کے لہجے میں) "لارڈ صاحب آپ کا تو ہاتھ کانپتا ہے!"

مارکوس نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ مگر اُس پر ایک نفرت و حقارت کی نظر ڈالی۔

اب اس کے بعد وہ جلد جلد کپڑے پہننے لگے۔ اُن کے ہاتھ کانپ

رہے تھے بلکہ دانت بھی پیسے جاتے تھے۔ مگر صورت سے عزم و استقلال ظاہر ہوئے جاتا تھا۔ جب مارکوس کمرے میں پہنچ گئے تو آنڈلف نے اپنے ساتھیوں کو کچھ اشارہ کیا۔ اور اُنھوں نے فوراً ایک کپڑے سے جو وہان پڑا تھا اُن کی دونوں کلائیاں ملا کے باندھ دین۔ یہ دیکھ کے مارکوس نے کہا "اس ذلت سے تو مجھے معاف رکھو!" مگر آیتھ نے فوراً چڑھا دینے کے لہجے مین جواب دیا "اگر آپ کا زور چل جاتا تو آپ بھی ہمارے لیے کوئی بات دُشوار رکھتے؟"

اس جواب پر مارکوس خاموش ہو رہے۔ اب آنڈلف نے پھر ایک اشارہ کیا۔ ساتھ ہی چمڑے کی ایک پٹی لپیٹ کے مارکوس انڈلی کے مونہہ مین ٹھونس دی گئی۔ یہ دوسری ذلت تھی۔ مگر مارکوس نے اُس کو اُسی طرح گوارا کر لیا کہ گویا اُنھین اس پر کسی قسم کی شرم اور غیرت نہین معلوم ہوئی۔ مگر اُن کے دل مین ایک سخت ترین تکلیف موجود تھی۔ اور اُنھین معلوم ہوتا کہ اِسی وقت سے مجھ پر دوزخ کا عذاب شروع ہو گیا ہے!

اب یہ جلوس آہستگی کے ساتھ کمرے کے باہر نکلا۔ یہ ایک ماتمی جلوس تھا جو سنسان اور ویران برآمدے پر سے گزر رہا تھا۔ فقط ایک چراغ کی دھندلی روشنی جسے اب ایک تیک آئین سپاہی اپنے ہاتھ مین لیے تھا اس منظر کو نمایان کر رہی تھی۔ مارکوس انڈلی کے داہنے جانب آنڈلف تھے اور بائین جانب آیتھ۔ دونون نے اپنی تلوارین میان سے نکال لی تھین کہ اگر ذرا بھی مدافعت کا ارادہ کیا جائے تو فوراً کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دین۔ مگر یہ بات غیر ممکن تھی۔ کیونکہ مارکوس کے دونون ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور اُسی بندش کو اُن کے جسم کے گرد بھی لپیٹ کے ایک گرہ دے دی گئی تھی تاکہ وہ اپنے ہاتھون کو جنبش بھی نہ دے سکین۔ اس کے علاوہ اُن کا مونہہ بھی بند تھا۔ اور اِس ذلیل حالت مین وہ اپنی قسمت کا فیصلہ دیکھنے کو جا رہے تھے۔ یہ وہی بہادر مارکوس انڈلی ہین جنھون نے اکثر میدان جنگ مین فوجون کی سپہ سالاری کی ہے!

آہ! کیا یہ نہین ممکن کہ وہ اپنے کو ان بدمعاشون کے ہاتھ سے چھڑا لین

یا اپنے سر کو کسی ستون سے ٹکرا کے جان دیدین۔ یا یہ کرین کہ برآمدے سے اپنے آپ کو سر کے بل ہتھانے کے بڑے کمرے مین گرا دین۔ ان دونون حالتون مین جو موت نصیب ہو گی وہ اُس صورت سے بہرحال اچھی ہو گی جس کے لیے وہ جا رہے ہین! مگر نہین۔ یہ غیر ممکن ہے۔ اُن کا داہنا بازو آندرلف کے آہنی پنجے مین ہے۔ اور بایان اُس سے کسی قدر کم زراتیمہ کے قبضے مین اس کے علاوہ دونون جانب دو تلوارین بھی چمک رہی ہین جو ہر وقت یہ بات اُن کے ذہن نشین رکھتی ہین کہ مین نے دشمنون کا مقصد پورا ہونے مین اگر ذرا بھی مزاحمت کی تو یہ لوگ فوراً اسی جگہ مجھے کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے۔

آہ! پھر ہی کیون نہ کرون کہ اسی جگہ مدافعت کرون اور اُنھین اسلحہ کے ذریعہ سے موت حاصل کرون۔ یہ نسبت اُس دوسری طرح جان دینے کے کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ بیک آپین کی تلوارین میرا خاتمہ کر دین! نہین۔ اگر اس بات کا اطمینان ہوتا کہ یہ تلوارین اس جگہ میری زندگی کا خاتمہ کر دین گی تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ مگر زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ مین سخت زخمی ہو کے گرون گا اور اُس حالت مین یہ لوگ مجھے اُس جگہ تک کھینچ لے جائین گے جو میری قسمت مین لکھی ہے!

آرکوس کے دل مین اس وقت یہ سب خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ مگر آہ! سب کس قدر تکلیف دہ تھے۔ افسوس انھین خیالات کے ساتھ آرکوس اندلیل آگے بڑھتے چلے جاتے تھے۔

اب یہ مختصر جلوس زینے کے قریب پہونچا اور قصر کی چھت پر چڑھنے لگا۔ پتھر کے زینے پر نو آدمیون کے چلنے کی چاپ اور اُس کے گونجنے کی آواز اگرچہ کسی سونے والے کے جگا دینے کو کافی ہو سکتی ہے مگر اس وقت نہین معلوم کیا ہو گیا کہ کوئی خادم کوئی شخص یا کوئی سپاہی نہ جاگا۔ سب پڑے سویا کیے۔ نہ کوئی دروازہ کھلا۔ اور نہ کسی نے اُس کی درز مین سے جھانک کے دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے! ہر شخص بے خبر اور بے ہوش پڑا سو رہا تھا۔ خداوندا! کیا یہ ممکن ہے کہ لوگ پڑے غافل سوتے رہین اور اُنھین مین کا ایک انسان اُنھین کے کمرون کے دروازے کے پاس سے اِس طرح جان دینے کے لیے لے جایا جائے!

اب یہ ماتمی جلوس سب سے اونچے زینے پر پہونچ گیا۔ یہ زینہ گھومتا ہوا اوپر گیا تھا۔ کیونکہ ایک برج مین بنایا گیا تھا اور یہ دروازہ چھت پر نکال دیا گیا تھا۔ ہوا کے ایک جھونکے نے دفعتہً چراغ گل کر دیا لہذا جب یہ قیدی اور اُس کے ہمراہی چھت پر پہونچے تو بالکل اندھیرا تھا۔ لیکن اِس تارکی مین بھی کوئی ایسی شے تھی جو اُس سے زیادہ کالی تھی! جو اُنھین اپنے سر دن پر نظر آ رہی تھی!

اب اِس وقت البتہ مارکوس اللنڈلی کے ہوش رخصت ہو گئے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ جاگنے کے بعد سے اِس وقت تک اُنھون نے جس ہمت و استقلال سے کام لیا تھا اب وہ اُن کے دلی جذبات پر غالب نہ آسکا۔ بلکہ اصلی جذبات ظاہر ہونے لگے۔ اور یہ حالت تدریجاً نہین ہوئی بلکہ معلوم ہوا کہ دفعتہً اُن کی حالت مین ایک فوری تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ سارے جسم سے سرد پسینہ نکلنے لگا۔ اور وہ اُس کی تکلیف مین غرق ہو گئے۔ اُن کے پاؤن کانپ رہے تھے اور یہ معلوم ہوتا کہ اب وہ اپنے پاؤن پر کھڑے بھی نہین رہ سکتے۔ سینے مین ایک سخت درد پیدا ہوا اور دل اتنی زور زور سے سینہ کے اندر دھڑکنے لگا کہ معلوم ہوتا پسلیون کے اندر کوئی ہتھوڑیان مار رہا ہے۔ سارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور اِس تارکی مین بھی اُن کی آنکھین خوفناک وحشت کے ساتھ چمکنے لگین۔

مگر اِس حسرت ناک حالت مین وہ زیادہ دیر تک نہین رہ سکے بہت جلد موت کا سامان ہو گیا۔ اور جس وقت رسّی کا پھندہ اُن کی گردن مین ڈالا گیا وہ چمڑا جو لیسٹ کے ٹھونس دیا گیا تھا مُنہ سے نکل کے گر پڑا قوت گویائی کے حاصل ہوتے ہی اُنھین امید کی ایک جھلک اپنے دل مین نظر آئی گھبرائی ہوئی آواز اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ مین اُس بدنصیب شخص نے چلا کے کہا "ہائے! مجھے چھوڑ دو! خدا کے لیے چھوڑ دو! مین مرنے کے لیے تیار نہین ہون!"

"نہ ڈلف نے ہمارے ہاتھون سے تمھین کسی رحم اور ترس کی امید نہ رکھنی چاہیے"

انھون نے بیشک - ہم تمھارے ساتھ کوئی رعایت نہین کر سکتے - خدا سے تمھین جو کچھ دعا مین مانگنی ہو ان مانگ لو - کیونکہ تمھاری زندگی کا فقط ایک منٹ باقی ہے!

یہ سنتے ہی پادری گھٹنو کے بل کھڑے ہو گئے - گر سر سے پاؤن تک کانپ رہے تھے - اور کوشش کرنے لگے کہ چند دعائین جو یاد تھین پڑھین - مگر زبان نے یاری نہ دی! انگریز کے اوپر دیکھتے تھے - آسمان بالکل تاریک تھا اور انھین نظر آیا کہ قسمت مین بھی تاریکی ہے اور عنقریب میری روح دوسرے عالم مین پہونچنے کو ہے - مگر نہین - وہ عالم بھی میری ناپاک روح کو اپنے حدود مین نہ آنے دے گا! ان کے دل مین یہی خیالات پیدا ہو رہے تھے - اور ان کی زبان یا دل سے کوئی دعا نہین نکلتی تھی - افسوس انھین اس کا بھی خیال نہ تھا کہ اپنی زندگی کے اس آخری لمحہ مین خدا کی درگاہ مین عاجزی کے ساتھ توبہ کرین! انھین وہ سمجھتے تھے کہ مین اتنا بڑا گنہگار ہون کہ میری توبہ بھی نہ قبول ہو گی!

اب انھون نے کوشش کی کہ میک آلپین کے آگے عاجزی کرین مگر ایک لفظ ان کے منھ سے نہ نکل سکا! اور یہ معلوم ہوا کہ منھ اور حلق مین راکھ بھری ہوئی ہے!

منٹ پورا ہو گیا! انڈلف کے مونہہ سے ایک لفظ کسی بات کے حکم کے لیے نکلا اور ایک لمحہ بھی نہین گزرنے پایا تھا کہ ———

مشرقی پہاڑیون سے صبح کی روشنی نمودار ہوئی اور دن اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ نکل آیا - دنیا مین پھر روشنی اور چہل پہل پیدا ہوئی - خوشنما مشرقی آسمان کا عکس کیلی ڈونیا کی صاف اور شفاف جھیلون اور درختون کی ٹہنیون پر مع شبنم کے قطرے مین نظر آنے لگا - مگر آہ! یہ کیا! قصر انڈیل کے سب سے اونچے برج کے اوپر یہ کون منحوس شے نظر آ رہی ہے! جو طلوع ہونے والے آفتاب کی کرنون کو سب سے پہلے اپنی طرف کھینچ رہی ہے!

آہ! اس پھانسی کے متعلق جو عہد کیا گیا تھا وہ پورا ہوا! پھانسی

نے اپنے شکار کو قبول کر لیا! اور دیکھو! یہ وہی شخص ہے جس نے قسم کھائی تھی! خود نارکوس الندیل کی بیجان لاش اس خوفناک طریقے سے اُس سیاہ دھنی مین لٹک رہی ہے جو دو لمبی اور کھڑی دھنیون کے اوپر قائم ہے!

جو اوروں کیلئے گڑھا کھودتا ہے خود ہی اُس میں گرتا ہے

چورانوے وان باب

کنتھ اپنے گھر مین

صبح ہوتے ہی جب قصر الندیل مین سب سے پیشتر جاگنے والون کو یہ خوفناک منظر نظر آیا اور معلوم ہوا کہ افسوسناک سانحہ کا کون شخص شکار ہوا ہے تو ساری عمارت کے اندر گھبراہٹ اور پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ بعض لوگ دوڑے کہ اینگس ونٹن کو خبر کرین اور چند اسی غرض سے اُن کمرون مین آئے جن مین اَنڈلف اور آتیھ ٹھہرے ہوے تھے۔ چند لوگ قصر کی چھت کے اوپر چڑھ گئے تاکہ نارکوس کی لاش کو پھانسی پر سے اُتارین۔ بوڑھے داروغہ سے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو اُس نے نہایت ہی خوف و یاس کے ساتھ سُنا۔ تقریباً ایک منٹ حیرت و استعجاب سے سکتہ کے عالم مین رہا۔ پھر دفعۃً ایسی وحشتناک آوازون سے چیخنے اور چلانے لگا کہ جن لوگون نے اُس کی آواز سنی خوف زدہ ہو گئے۔ اور مرتے دم تک وہ آوازین ہر وقت اُن کے کان مین گونجا کرتی تھین۔ پھر اینگس ونٹن بیہوش ہو کے اپنے پلنگ پر گر پڑا اور اُس کی بے حسی کی حالت دیکھ کر یہ خیال کیا گیا کہ دم نکل گیا ہے۔

اتنی دیر مین اور خبرین بھی قصر الندیل کے اندر مشہور ہونے لگین۔ سُنا گیا کہ صبح سویرے جبکہ بالکل اندھیرا تھا سَر انڈلف اور سَر ایتھ ہیگ آپلین نے قصر کے بوڑھے دربان کو جگایا اور اُس سے کہا "پھاٹک کھولو۔ ہم باہر جانا چاہتے ہین" قصر کے اندر اُن کے حکم کی فوراً تعمیل کرنے اور نارکوس الندیل کے برابر وقعت کرنے کا عام حکم دے دیا گیا

تھا لہذا دربان نے بلا کسی پس و پیش کے پھاٹک کھول دیا اور وہ مع اپنے چھ ہمراہیون کے گھوڑون پر سوار ہوئے جنھین وہ قصر کے اصطبل سے تیار کرالائے تھے اور باہر نکل کے چلے گئے۔ اس وقت دربان کے دل مین قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوا کہ غالباً یہ لوگ اسی لڑائی کے متعلق کسی خفیہ ضرورت سے جاتے ہین لہذا انھین باہر کر کے اُس نے پھاٹک بند کر لیا۔ اور بچھونے پر آ کے لیٹ رہا۔ اس کے بعد جب آنکھ کھلی تو روز روشن تھا۔ حوائج ضروری کے لیے اپنی کوٹھری سے باہر نکلا تو قصر کی چھت کے اوپر اس خوفناک منظر کو دیکھا۔

میک آلپین بھائی چونکہ نکل گئے تھے۔ اس لیے جو لوگ اُن کے کمرون مین انھین تلاش کرنے کو گئے تھے مایوس واپس آئے۔ اور دربان کے بیان سے معلوم ہو گیا کہ اُن کی عدم موجودگی کی کیا وجہ ہے لیکن اس بات کے ثبوت مین کہ مارکوس کو انھین نے پھانسی پر لٹکایا اگر کسی شہادت کی کمی تھی تو وہ اُس پہرے والے سپاہی کے بیان سے پوری ہو گئی جس نے انھین رات کے ایک بجے قصر سے نکل کے بیرونی عمارت مین آتے اور پھر اپنے چھ ہمراہیون کے ساتھ قصر مین واپس جاتے دیکھا تھا۔ اب اس مین مطلق شبہہ نہین رہا کہ انڈلف اور راتھ نے ہی مارکوس کو قتل کیا اب ہم اس بات کا اندازہ کرنا چاہتے ہین کہ آیا اس سانحہ سے قصر کے اندر والون کو زیادہ صدمہ ہوا۔ نہین! بالکل نہین! سوا اینگس ونٹن کے ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جسے مارکوس کے ساتھ محبت ہو۔ اُن کی رعایا اور خدمتگار فقط اس وجہ سے اُن کی تعمیل کرتے تھے کہ وہ اُن کے آقا اور مالک تھے۔ اور اگر مارکوس کے سوا کوئی اور ہوتا اس کو بھی اسی طرح مانتے۔ مگر انھین دلی محبت بالکل نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مارکوس النڈیل کے لوگون نے نہ تو اُن میک آلپین سپاہیون سے جو قصر مین رہ گئے تھے کسی قسم کی بازپرس کی اور نہ اُن سے اس عظیم الشان واقعہ کا انتقام لینا چاہا۔ بلکہ قصر مین بعض ایسے لوگ بھی تھے جنھین ایسے سخت گیر آقا کے پنجہ سے نجات ملنے پر درحقیقت خوشی ہوئی

جو مدتوں تک اُنھیں بوڑھے دارو غہ کے ظلم برداشت کرنے کے لیے چھوڑ جایا کرتا تھا۔ اور جب کبھی خود اپنے علاقہ میں آتا تو اُس سے زیادہ سخت بے رحمی کے ساتھ حکومت کرتا۔ غرض اس واقعہ سے خواہ کیسے ہی خیالات لوگوں میں پیدا ہوے ہوں مگر ایک یہ عام اثر ضرور تھا کہ سارے قصر میں گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو گئی۔ پھر اُس وقت تو کسی کے ہوش و حواس درست نہ تھے جب طلوع آفتاب کے دو گھنٹے بعد یہ سُنا گیا کہ کنتھ کی فوجیں عنقریب قصر کے اندر داخل ہونے والی ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جیسے ہی آفتاب کی کرنیں مشرقی پہاڑیوں سے نمودار ہوئیں اُن سپاہیوں کو جو کنتھ کی فوج کے گرد پہرہ دے رہے تھے یہ دیکھ کے انتہائی حیرت ہوئی کہ قصر الندڈیل کی چھت کے اوپر کوئی چیز جو انسانی جسم کی سی نظر آتی ہے پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ اُنھوں نے فوری طور پر کسی کو خبر نہیں کی بلکہ اس کا انتظار کرنے لگے کہ چند منٹ میں صبح کی روشنی زیادہ صاف ہو جائے اور ہم اپنے شبہات کی نسبت اطمینان کرلیں تو لوگوں سے کہیں۔ پھر جب اُنھیں کسی قسم کا شک و شبہہ نہ رہا اور پورا یقین ہو گیا کہ کسی آدمی کی لاش ہی پھانسی پر لٹک رہی ہے تو اُنھوں نے یہ خبر بیان کی جو فوراً سارے لشکر میں مشہور ہو گئی۔ سوتے ہوے سپاہیوں کو اُن کے ہمراہیوں نے جگا دیا کہ اس افسوس ناک منظر کو دیکھیں۔ مگر اس بات کا پتہ لگانا غیر ممکن تھا کہ کس کی لاش پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ لہذا بعض منچلے سپاہی جرأت کر کے قصر کی فصیل تک بڑھتے چلے گئے تا کہ قریب سے دیکھ کے اس کا پتہ لگائیں۔ قصر کے بعض سپاہی فصیل کے اوپر آئے اور اُن سے باتیں کرنے لگے۔ اُن سے اُن کو معلوم ہوا کہ خود نارکوس الندڈیل کی لاش پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ اور ھیکٹا لیبین بھائی اُس کارروائی کے بعد رات ہی کو کسی طرف نکل گئے۔

فوراً یہ خبریں کنتھ کو پہونچائی گئیں۔ وہ سویرے اُٹھ چکا تھا۔ اور یہ بات اُسے پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی کہ قصر الندڈیل کے اوپر کسی کی

لاش پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ پھر جب وہ سب خبریں جو باہر والوں کو معلوم ہوتی تھیں اُسے پہونچائی گئیں تو اُس کی عجیب حالت ہوئی۔ بیشک اُن لوگوں کو جو اُس وقت خیمے میں اُس کے پاس ٹھہرے تھے اُس کی حالت دیکھ کے بہت تعجب ہوگا۔ کنیتھ اُس وقت کپڑے پہن رہا تھا۔ جیسے ہی اُس نے یہ خبر سُنی ایسا ہوا کہ جیسے وہ دفعتہً بیمار ہو گیا ہے۔ وہ پیچھے ہٹا اور معلوم ہوا کہ اُسے غش آیا جاتا ہے۔ پھر اُس نے پانی مانگا اور ایک بڑا گلاس لے کر سارا گلاس ایک ہی گھونٹ میں حلق سے اتار لیا۔ پھر جس قدر جلد ممکن ہو سکا اپنے ہوش و حواس درست کر کے افسوسناک لہجہ میں بولا "میں یہ نہیں چاہتا تھا۔ آہ! خدا گواہ ہے کہ میری ہرگز یہ خواہش نہ تھی۔ میں تو یہ چاہتا تھا کہ وہ زندہ رہتے تاکہ اپنے گذشتہ گناہوں پر پچھتانے اور توبہ کرنے کا موقع ملتا!"

اس کے بعد کنیتھ نے خادموں کو ہٹ جانے کا حکم دیا۔ اور تنہائی میں بیٹھ کے دیر تک اپنے خیالات میں غرق رہا۔ زیادہ دیر نہیں ہونے پائی تھی کہ وفادار اور ہمدرد جافرے اچانک آ گیا۔ اور وہ اپنے خیالات سے دفعتہً چونک پڑا۔ جافرے تیزی کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا اور کنیتھ کے قدموں پر گر کے کہا۔ "میرے آقا۔ میں سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ آج ہی آپ اپنا اصلی نام اختیار کریں گے!"

کنیتھ نے نوجوان جافرے کا ہاتھ شوق سے پکڑ لیا۔ اُس کو محبت کے ساتھ دبا کے جواب دیا "آہ! یہ راز تم کو کیسے معلوم ہوا؟"

جافرے نے "حضور والا۔ آپ کے وفادار ڈرمانٹ نے یہ راز میرے کان میں کہہ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے چند روز قبل معلوم ہو گیا تھا۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ اس کے چھپانے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ لارڈ صاحب! (کنیتھ کے ہاتھ کو بوسہ دے کے) وہ سب پُراسرار اور عجیب و غریب باتیں جو اس قصر کے اندر پیش آیا کرتی تھیں اُن کی وجہ اب میری سمجھ میں آ گئی ——"

اتنے میں ڈرمانٹ بھی دفعتہً خیمے میں داخل ہوا۔ وہ بھی اسی طرح کنیتھ کو مبارکباد دینے آیا تھا کہ اب ہمارے نوجوان بہادر کو بغیر کسی جھگڑے

اور فساد کے اُس کے سارے حقوق خود بخود حاصل ہو گئے۔

شریف کنتھ نے ڈرمانٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "مگر جو کچھ ہو میرے لیے ایک حد تک یہ رنج و افسوس کا وقت ہے۔ کیونکہ میرا ایک نہایت قریبی عزیز ایسے افسوس ناک طریقے پر دنیا سے گیا"

اب اعلیٰ حاکم عدالت۔ ناٹ مور۔ اور گلبرٹ جو ایڈنبرا سے کنتھ کے ساتھ آئے تھے اِس خیمے میں داخل ہوئے۔ اور ہمارے نوجوان بہادر کو مبارک باد دینے لگے کہ اُس نے اپنا حق حاصل کر لیا۔ اور کہا "اب آپ کسی قسم کا تامل نہ کریں اور فوراً اپنا اصلی حال ظاہر کر دیں" لیکن کنتھ کا ایک اور مہربان دوست ابھی آنے کو باقی تھا۔ سب کے بعد وہ نظر آیا۔ یہ مقدس پادری آگنٹیس تھا جیسے ہی وہ خیمے میں داخل ہوا کنتھ اُس کے استقبال کو اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنا ایک گھٹنہ ٹیک کے اُس کے آگے فرش پر کھڑا ہو گیا۔

اس مقدس بزرگ نے فوراً اپنا ہاتھ کنتھ کے سر پر رکھا اور کہا "بیشک۔ شریف نوجوان میں تمھارے لیے خیر و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ بیشک تمھارے ظاہر اور باطن دونوں پاک ہیں۔ سارے اسکاٹ لینڈ میں تم ہر دل عزیز ہو۔ اور تمھارے دوستوں کو تمھارے ساتھ خاص عقیدت ہے کنتھ۔ بیشک میں تمھارے لیے دعا کروں گا کیونکہ تم نے اپنے وطن کو بچا لیا۔ اور یہ عزت اللہ تعالیٰ نے تمھاری قسمت میں لکھ دی تھی کہ جنوبی دشمنوں کے عظیم الشان حملہ کو اس طرح رد کر کے اُنھیں اپنے ملک کے حدود سے باہر نکال دو گے۔ اور اب میں تم سے کہتا ہوں کہ اُٹھو اور اپنے وفادار دوستوں کی زبانوں سے مبارک باد کے الفاظ قبول کرو۔ اب تم گمنام اور مجہول النسب کنتھ نہیں ہو! بلکہ اسکاٹ لینڈ کے ایک بہت بڑے سردار اور امیر ہو! مجھے یہ یاد کر کے بڑی خوشی ہوگی کہ آخر عمر میں مجھے اس کا موقع ملا کہ تم کو سب سے پہلے تمھارے اصلی نام اور خطاب لارڈ مارکوس النڈیل سے یاد کروں!"

کنتھ اُٹھا۔ اُس کی آنکھوں سے مسرت اور شکریے کے آنسو

جاری تھے۔ اور مقدس پادری سے بغل گیر ہوا۔ ہر شخص پر جو اس وقت خیمے مین موجود تھا اس منظر کا بڑا اثر ہوا۔ سب کی آنکھین آنسوؤن سے تر تھین۔ بیشک سخت دل حاکم عدالت اور خونخوار سپاہی بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

مگر ہم اس منظر کو زیادہ دیر تک نہ بیان کرین گے۔ مختصر طور پر اتنا بتائے دیتے ہین کہ فوراً یہ خبر سارے لشکر مین مشہور ہوگئی کہ ہردل عزیز کنتھ نے وہی جس کے معمولی نام کنتھ نے اسکاٹ لینڈ کے بہادر سپاہیون مین اس قدر وقعت حاصل کر لی تھی دفعتہً لارڈ کا رتبہ حاصل کر لیا جس کا وہ مستحق تھا۔ کیونکہ پُرانے مقتول مارکوس انڈیل اور اُن کی بی بی کا بیٹا یہی کنتھ تھا۔ اور وہی مقتول مارکوس اپنی جائداد کے حقیقی وارث تھے۔ اس طرح اُن مارکوس کی جان نکلنے کے فقط چند گھنٹون کے بعد جنھون نے زبردستی اس جائداد پر قبضہ کر لیا تھا ایک جائز وارث نے اس معزز خطاب کو حاصل کر لیا اور کنتھ جس نے اپنے اعلی کارنامون سے دائمی شہرت حاصل کر لی تھی اُس کی نسبت ثابت ہوگیا کہ اسکاٹ لینڈ کا نہایت معزز اور شریف خون اُس کی رگون مین دوڑ رہا ہے۔ یہ معلوم کر کے فوج کے سپاہیون مین جو جوش و خروش پیدا ہوا ناقابل بیان ہے اور اس وقت اِس خبر نے کہ ہمارا نوجوان سپہ سالار اپنے چچا کے افسوس ناک انتقال کی وجہ سے اتنے بڑے رتبہ اور جائداد کا مالک ہوگیا جو اصل مین اُسی کی تھی۔ سپاہیون پر یہ اثر کیا کہ اگر اِن کی دس گنی فوج بھی اُن کے مقابلے پر آجاتی تو اُس کو اس طرح اپنے سامنے سے ہٹا کے منتشر کر دیتے جیسے ہوا بھوسے کو اُڑا لے جاتی ہے۔

اب کنتھ نے زیادہ دیر نہین کی۔ اُس نے اپنے دستون اور فوج کے زیادہ حصہ کو اپنے ساتھ لیا اور قصر کی جانب روانہ ہوگیا۔ وہ ایک تیز اور چست و چالاک گھوڑے پر سوار تھا جو کلیلین کرتا جاتا تھا۔ موجودہ واقعات نے اُس کے دل مین ایک جوش پیدا کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے اُس کا چہرہ چمکنے لگا تھا۔ اُس کے داہنے جانب حاکم عدالت اپنا گھوڑا ملا۔

بائیں جانب نوجوان جا فرے تھا۔ ان تینوں کے پیچھے [illegible] گیرٹ، فادر
اسمگلٹس اور آرڈبرے تھے۔ ان کے [illegible] جلوس [illegible] چلی آتی
تھیں۔ اس شان و شوکت سے یہ جلوس قصر کے پھاٹک پر پہنچا۔

ڈیوڑھی پر قصر کا بوڑھا دربان کھڑا تھا۔ اس نے ہمارے نوجوان
بہادر کو دیکھتے ہی نہایت ادب سے جھک کے سلام کیا۔ اور ساتھ ہی ایسی نظروں سے اس
کی طرف دیکھا جس کا مطلب گنتھر فوراً سمجھ گیا۔ اور وہ اس سے [illegible] کہہ رہا تھا
کہ میں آپ کو اس طرح یہاں آتے دیکھ کے بہت خوش ہوا ہوں اور [illegible] آپ
آخری مرتبہ یہاں آئے ہیں اُس میں اور اس وقت کی حالت میں کتنا بڑا فرق عظیم
ہو گیا ہے۔ اگرچہ دربان نے گنتھر کا دل ہی دل میں [illegible] ان نظروں سے نہایت
عقیدت سے خیر مقدم ادا کیا تھا کہ وہ [illegible] کا سپہ سالار اعظم ہے
لیکن اس بڈھے شخص کو ابھی اس کی خبر نہ تھی کہ گنتھر اس قصر میں بحیثیت
مالک اور آقا کے داخل ہو رہا ہے۔ [illegible] ان [illegible] کی
جو قصر النڈل میں موجود تھے اصل حقیقت سے کوئی واقف نہ تھا لیکن
سب لوگ قصر کے اندر والے میدان میں جمع ہو گئے تاکہ فاتح سردار
کا خیر مقدم کریں۔ یہ سب بائی لینڈ کے بہادر اور جنگی سپاہی تھے جو اپنے
سردار کی طرف سے ناحق جنگ کرنے پر کبھی آمادہ ہو جاتے تھے۔ مگر
اُن کے دلوں میں شریفانہ جذبات اور ایک بہادر کی قدر و منزلت
کا خیال بھی موجود تھا یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ گنتھر کا خیر مقدم ادا کرنے
کو جمع ہو گئے۔ وہ سن چکے تھے کہ اس نوجوان نے انگریزوں کے
مقابلے میں بہادری کے حیرت انگیز کارنامے ظاہر کیے اور اُن کی
عظیم الشان فوج کو شکست دے کے منتشر کر دیا۔ فقط یہی خیال اُن کے
دلوں میں موجود تھا۔ اور وہ گنتھر کو فقط ایک بڑا سپہ سالار سمجھ
رہے تھے۔ اِس بات کا اُنھیں وہم و گمان بھی نہ تھا کہ در اصل
ہے۔ لہذا ناظرین اب ان لوگوں کے اُس وقت کے تعجب
اندازہ خود ہی کر لیں جب اعلی حاکم عدالت نے قصر کے

اندر والے میدان کے درمیان مین اپنے گھوڑے کو روک لیا۔اور باضابطہ طریقہ پر اعلان کیا کہ یہ نوجوان جس کو اس وقت سب لوگ تعجب کی نظرون سے دیکھ رہے ہین یہی النڈیل کی جائداد کا جائز وارث ہے۔ لوگون کو یہ سُن کر ایسی حیرت ہوئی کہ تقریبًا ایک منٹ تک سب پر سکتہ کا عالم طاری رہا۔ پھر دفعتًہ اُن کے خیالات مین ایک تغیر عظیم واقع ہوا۔النڈیل کی رعایا نے زور وشور سے ایک نعرۂ مسرت بلند کیا اور اُس کے گرد ہجوم کرنے لگے۔تاکہ فردًا فردًا اُس کے آنے پر خوشی ظاہر کرین۔اور اطمینان دلائین کہ ہم آپ کے وفادار اور تابعدار ہین۔آہ! اس وقت ہمارے نوجوان بہادر کے دل مین کیسے خیالات موجزن تھے! اُسے یاد آیا کہ جب مین سب سے پہلے اس قصر مین داخل ہوا ہون تو اُس وقت دوسرے شخص کی فیاضی پر زندگی بسر کر رہا تھا اور گمنام اور لامعلوم نوجوان تھا۔بلکہ اُس وقت میری زندگی مشکوک اور غلط حالت مین بسر ہو رہی تھی۔اُس کے بعد میری ذلت و رسوائی کا سلسلہ شروع ہوا جس مین میری جان کے لیے بھی بہت سے خطرے پیش آئے۔اور یہ باتین فقط اس لیے تھین کہ مین نے اپنے محسن کی بیٹی کے ساتھ محبت کرنے کی جرأت کی تھی! یہ سب خیالات اُس وقت اُس کے دل مین آئے اور جب اُس نے اپنی اُس وقت کی حالت کا موجودہ حالت سے موازنہ کیا تو اُس کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے۔اور وہی نوجوان جو ایسی بہادری کے ساتھ لڑائیون مین شریک ہوا تھا اور جان کی پروا نہ کرکے اُس نے ایسے حیرت انگیز کارنامے دکھائے کہ اُس کا نام زمانہ کے بہترین جنگجو بہادرون مین لکھ گیا تھا اس وقت اپنے گزشتہ حالات یاد کرکے رونے لگا۔مگر شریف طبیعتون کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے اور وہ شخص جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہو کہ مین نے اپنے بچپن کے بعد سے اس وقت تک کسی حالت مین اپنی آنکھون سے ایک آنسو بھی نہین نکالا ہے اُس مین شریفانہ جذبات ہرگز نہ موجود ہون گے اور اس قابل نہ ہو گا کہ کسی کا معتبر دوست۔ وفادار عاشق۔ محبت والا شوہر یا مہربان باپ بنے۔

اس وقت تک اسکاٹ لینڈ کی رعایا نے اپنے کسی سردار کا اس جوش و خروش سے استقبال نہین کیا تھا کینتھ اُن کے نعرہ ہاے مسرت کے ساتھ اپنے گھوڑے سے اترا اور حاکم عدالت فادر اگنے ٹیس اور دیگر دوستان کو ساتھ لے کر قصر کی بیرونی عمارت مین داخل ہوا۔ جب دہ کھانے کے بڑے کمرے مین سے گزرا تو کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے دیکھ کے اُس کا دل بیتاب نہ ہو جاتا ہو۔ اُسے یاد آتا کہ اس جگہ کھڑے ہو کے مین نے ایک دفعہ آدمی لینا سے باتین کی تھین۔ یہان مین کھانے کی میز پر اُس کے برابر بیٹھا تھا۔ یہان میرے مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی۔ اُس مقام پر وہ حاکم عدالت بیٹھا تھا جس نے مجھے پھانسی کا حکم سنایا تھا۔ مختصر یہ کہ کھانے کے کمرے کے ہر گوشہ مین اُس کی زندگی کے ایسے اہم واقعات پیش آچکے تھے کہ اگر اُس کا دل اُن کو یاد کر کے متاثر ہو گیا تو کوئی تعجب کی بات نہین۔

لیکن اُسے اور اُس کے ہمراہیون کو اس وسیع کمرے کے اندر داخل ہوے ہنوز چار منٹ سے زیادہ نہ گزرے ہون گے کہ قصر کا ایک خادم دفعتہً دوڑتا ہوا آیا اور فادر اگنے ٹیس کی طرف مخاطب ہو کے کہنے لگا۔ "مُقدس پادری صاحب! ایک شخص کو اپنی زندگی کے آخری لمحون مین آپ کی ضرورت ہے"

اگنے ٹیس "مین حاضر ہون۔ چلو مجھے اُس مرنے والے شخص کا کمرہ بتا دو"

کینتھ "کیا موت نے ابھی اس قصر کا پیچھا نہین چھوڑا ہے؟" اُسے اپنے مرحوم چچا کا خیال آگیا جنھون نے اس شرمناک طریقے پر جان دی تھی۔

خادم "حضور انیگس ونٹن آخری سانسین لے رہا ہے! اُس نے ـــ"

کینتھ "(چونک کے) "انیگس ونٹن!" یہ کہتے ہی اُس نے اعلی حاکم عدالت اور فادر اگنے ٹیس کی طرف معنی خیز نظرون سے دیکھا۔

خادم "جی حضور۔ انیگس ونٹن۔ اُس نے جیسے ہی مرحوم مارکوس کے انتقال کی خبر سُنی بیہوش ہو کے گر پڑا اور دو گھنٹہ کے بعد اب اُسے ہوش آیا ہے۔ اُسے بتایا گیا کہ آپ اس قصر مین آگئے ہین۔ آپ کا اصل حال سب پر ظاہر ہو گیا۔ اُس نے یہ بھی سُنا کہ مقدس پادری صاحب آپ کے

ساتھ آئے ہین۔ اب اُس کی عجیب و غریب حالت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی اندرونی تکلیف سے اُس کی جان نکلی جاتی ہے اور سمجھ گیا ہے کہ میرا آخری وقت آپہونچا لہذا پادری صاحب کو بلا رہا ہے"۔

اگنیٹس "ہان مین ضرور چلون گا۔ (حاکم عدالت سے مخاطب ہو کے) "اگر کوئی مضائقہ نہ ہو تو آپ بھی میرے ساتھ چلین۔ چند لمحہ آپ اُس کے کمرے کے باہر ٹھہر جائیے گا۔ اس اثنا مین مین اُسے آمادہ کر دونگا کہ آپ سے باتین کر سکے"۔

اعلی حاکم عدالت فوراً آمادہ ہو گئے۔ اور فادر اگنیٹس کے ہمراہ کھانے کے بڑے کمرے سے نکل کے اس بوڑھے داروغہ کے کمرے کی طرف چلے۔

اب کنتھ نے ماریور۔ جافرے۔ ڈرماٹ۔ اور اسلحہ ساز سے کہا کہ مین اس قصر کے بعض حصون کو ذرا غور سے دیکھنا چاہتا ہون۔ لہذا تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو"۔ یہ کہہ کے اور اپنے ان دوستون کو ساتھ لے کے وہ زینہ پر چڑھ کے اُس کمرے مین آیا جس مین ارل گلن گائل اپنے قیام کے زمانے مین سویا کرتے تھے۔ اس کمرے مین کنتھ ادب کے ساتھ سر جھکا کے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ وہ کمرہ ہے جس مین مدت ہوئی میرے ماں باپ رہا کرتے تھے اور جہان مین نے سب سے پہلے اِس عالم کی روشنی دیکھی۔ یہ جگہ جہان مین اِس وقت کھڑا ہون میرے والدین چلے ہون گے۔ پھر اُس نے دل مین کہا "آہ! اگر اس وقت میرے والدین زندہ ہوتے تو مجھے کیسی خوشی ہوتی؟ آہ! مین اُن کے سینون سے لپٹ جاتا۔ اور اُنھین اُن پیارے نامون سے پکارتا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہین۔ آہ! وہ مجھے دیکھ کے مسکراتے بہت خوش و خرم ہوتے اور دعائین دیتے!"

کنتھ کے ساتھی بھی سمجھ گئے کہ اس وقت اُس کے دل مین کس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہین۔ لہذا وہ ذرا فاصلے پر پیچھے ٹھہر گئے۔ اس لیے کہ وہ اُسے زیادہ رنجیدہ اور پریشان نہین کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ کسی کو اس کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اُسے تسلی دینے کی کوشش کرے۔ اب ہمارا نوجوان بہادر آہستہ سے اُس دروازے کی طرف مڑا جو توشہ خانہ مین

لگا ہوا تھا۔ اس کوٹھری کا حال ہم کسی ابتدائی باب مین نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہین۔ اُس نے دروازہ کھولا اور پُرشوق نظرون سے زرہ کے اُس جوڑے کی طرف دیکھنے لگا جو اُس کے اندر کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ یہ زرہ اُس کے باپ کی تھی جسے وہ نامور شہید اہم موقعون پر زیب تن کیا کرتا۔ اب تک وہ اُسی طرح مکمل لٹکی ہوئی تھی۔ سر سے پاؤن تک کی پوری چیزین موجود تھین خود کی کلغی سے لے کے پاؤن کے آہنی جوتون تک سب چیزین ویسی ہی تھین جیسے کوئی انسانی جسم اُس کے اندر موجود ہے۔ مگر خاک آلود اور زنگ خوردہ ہو گئی تھی۔ اس زرہ کو مظلوم مارکوس جوانی مین جب کہ وہ صاف اور براق تھی پہنا کرتا۔ مگر افسوس اُس کی زندگی کا قبل از وقت خاتمہ کر دیا گیا۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ اسی کوٹھری کے ایک کونے مین چند پرانے اسلحہ اور شکار کے ہتھیار پڑے ہوے تھے۔ اور برسون اسی حالت مین پڑے رہنے کی وجہ سے اُن پر خاک پڑ گئی تھی اور مکڑیون نے جالا لگا دیا تھا ارل گلن گائل نے کنتھ کو بتا دیا تھا کہ کس طرح مقتول مارکوس النڈیل اور اُن کی بی بی کی روحانی شکلین نمودار ہوئین اور دونون نے ایک عجیب معنی خیز طریقے سے اس توشہ خانہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔ اس راز کے متعلق اشارہ ہو جانے کی وجہ سے ہمارا نوجوان بہادر اس بات پر آمادہ ہوا کہ اِس توشہ خانہ کو خوب غور سے دیکھے۔ اُس نے گلبرٹ کو حکم دیا کہ ان اسلحہ اور ہتھیارون کو جو کونے مین زنگ آلود پڑے ہین نکال کے دکھو اُس اسلحہ ساز نے جیسے ہی اُنھین اُٹھانا چاہا خاک اُڑنے لگی۔ اس لیے وہ دوسرے کمرے سے ایک کپڑا اُٹھا لایا اور ہر چیز کو صاف کر کے علیحدہ علیحدہ رکھنے لگا۔ اسی کام مین مشغول تھا کہ دفعتہً اُس کے ہاتھ مین ایک خنجر آ گیا جو مخصوص وضع کا تھا۔ اس کو دیکھتے ہی اُس نے کہا "یہ تو انگلستان کا بنا ہوا ہے" اور جیسے ہی یہ جملہ اُس کی زبان سے نکلا کسی کے کراہنے کی آواز کمرے مین گونجی۔

کنتھ " آہ! یہ میرے والد کی روح ہے!" یہ کہتے ہی اُس نے دونون ہاتھ اپنے مُنھ پر رکھ لیے اور زار و قطار رونے لگا۔

اُس کے دوست ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظرون سے دیکھنے لگے۔ اور اُن کے لبون کے ہلنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاروں دل ہی دل مین دعا مانگ رہے ہین۔ کئی منٹ کے بعد کنتھ کے ہوش و حواس اس قدر درست ہو گئے کہ پھر اس جستجو مین مصروف ہوا۔ اور اپنے دلی جذبات کو دبا کے گلبرٹ سے کہا "اس خنجر کو ذرا غور سے دیکھو"

گلبرٹ " اس مین کوئی شک نہین کہ یہ انگلستان کی ساخت ہے۔ اس کے اوپر جس قسم کا کام بنا ہے وہ وہان کے سوا اور کہین نہین بنتا۔ اور اس کی باڑھ بھی عجیب و غریب ہے۔ باوجود زنگ آلود ہونے کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مین کسی انسان کا خون بھرا ہوا ہے"

اب دوبارہ کراہنے کی آواز سُنی گئی۔ اور معلوم ہوا کہ جیسے وہ آواز زمین کے اندر کسی قبر مین سے آ رہی ہے۔ مگر اس چھت کے نیچے قبر نہ تھی۔ بلکہ اس کمرے اور کوٹھری کے نیچے خدمتگارون کا کمرہ تھا۔ جو کھانے کے بڑے کمرے سے ملا ہوا تھا۔

پھر کنتھ کے دل مین دفعتہً جوش پیدا ہوا اور اُس کے ہمراہی پھر ایک دوسرے کی طرف خوف اور حسرت کی نظرون سے دیکھنے لگے۔ اس کے بعد جب سب لوگون کے حواس ٹھکانے ہوئے تو گلبرٹ پھر اُس خنجر کو غور سے دیکھنے لگا۔ کیونکہ کنتھ نے اُسے یقین دلایا کہ اس کے قبضے پر کسی کا نام بھی ضرور موجود ہو گا"

کنتھ " اور لکھا کیا ہے؟"

گلبرٹ " گریشم"

کنتھ اور ڈرات نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظرون سے دیکھا اور کنتھ کچھ کہنے کو تھا کہ تیسری بار پھر کراہنے کی آواز سُنی گئی۔ اب کنتھ نے اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ لیے۔ مگر اب کی بار رونے کے لیے نہین بلکہ دعا کے لیے جس مین اُس کے ہمراہی بھی نہایت جوش کے ساتھ شریک ہوئے۔

دعا ختم کرنے اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کنتھ نے کہا "ہر چیز اُن مختلف واقعات کو ثابت کرتی جاتی ہے جنھیں حق تعالی نے عجیب وغریب طریقون سے میرے علم تک پہونچا دیا ہے۔ ڈر ماٹ کے سامنے اس قاتل گرشیم نے خود مجھ سے کہہ دیا تھا کہ اُسی کے خنجر نے میرے والد کا کام تمام کیا۔ پھر اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے اُس نے خنجر کو جسم کے اندر پیوست کر کے چھوڑ دیا تھا۔ اُس نے یہ بھی بتایا تھا کہ خنجر پر اُس کا نام لکھا تھا۔ اور ثابت ہو گیا کہ گرشیم کا بیان بالکل صحیح تھا"

اب کنتھ اور اُس کے ساتھی توشہ خانہ سے نکلے اور کمرے میں سے ہو کے برآمدے پر آئے۔ ہر شخص کے دل پر اس وقت کے حسرتناک منظر کا بڑا اثر پڑا تھا سب باہر نکل کے میدان مین آئے اور ایک برج کی طرف چلے جو قصر کے مغربی و شمالی جانب واقع تھا۔ اس برج مین بہت تاریکی تھی لہذا مشعل منگوائی گئی اور ایک خدمتگار کنجیان لے کے حاضر ہوا۔ دروازہ کھولا گیا اور سب نے ایک زینہ مین اُترنا شروع کیا۔ یہ قصر النڈیل کا خاندانی مقبرہ تھا۔ نیچے ایک تہ خانہ تھا جو چار گز چوڑا اور تیس ۳۰ گز لمبا چلا گیا تھا۔ بیچ مین راستہ تھا۔ لیکن دونون جانب لکڑی کے تابوت رکھے ہوے تھے جن کی وضع جہاز کے کمرون مین جو سونے کے بستر ہوتے ہین اُن کی سی تھی۔ یہ تابوت تلے اوپر تین تین دونون جانب رکھے تھے۔ اس مقبرے مین کل تابوتون کی تعداد ایک سو سے زائد تھی۔ جن مین سے بعض کی لکڑی مدت گزر جانے کے باعث سڑ گل گئی تھی۔ بعض خراب ہونے لگے تھے۔ اور جو سب کے آخر مین رکھے گئے تھے اُن مین بھی زمانہ نے کسی قدر تصرف ضرور کر دیا تھا۔ ان تابوتون مین اسکاٹ لینڈ کی معزز نسل النڈیل کے عالی مرتبہ سردارون اور حسین نازنینون کے کالبد خاکی رکھے تھے! اور کنتھ اپنے آبا و اجداد کی ان یادگارون کے درمیان مین کھڑا تھا!

سب کے آخر مین جو تین تابوت رکھے گئے تھے اُن کی جانب اُس نے خاص توجہ کی۔ دو پورے بڑے تابوت تھے۔ لیکن تیسرا بہت چھوٹا تھا۔ ان دونون بڑے تابوتون مین کنتھ کے والدین یعنی آر کورس ر ڈگر اور لیڈی مارگریٹ کی لاشین

نہیں لیکن تیسرے چھوٹے تابوت میں جو لیا لاکر لی کے بچے کی لاش تھی! یہ وہی بچہ تھا جو النڈیل کے حقیقی وارث سے بدل لیا گیا تھا! مگر کنتھ نے اس بچے کے تابوت کو بھی وہین رکھا رہنے دیا۔ اور کہا ”اگرچہ یہ ادنے درجے کا کمذات بچہ ہے جو دغابازی کے ساتھ اصل حقیقت کو چھپا کے کسی تدبیر سے عالی مرتبہ خاندان کے تابوتون مین پہونچا دیا گیا ہے مگر مین نہین چاہتا کہ اُسے یہان سے ہٹا کے تکلیف دون!“

اسی تہ خانے کی نم زمین پر تابوتون کے درمیان کنتھ اپنے گھٹنون کے بل کھڑا ہو گیا۔ اور سر جھکا کے اپنے آبا و اجداد کے لیے مغفرت کی دعا کرنے لگا۔ اُس کے ہمراہی بھی فوراً اُسی طرح جھک کے دعا مین مشغول ہوئے۔ اور یہ منظر توشہ خانے سے زیادہ دردناک اور موثر تھا۔

اس مقدس دینی رسم کے بعد نوجوان مارکوس النڈیل اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے ساتھیون کے ہمراہ آہستہ آہستہ پتھر کے زینے پر چڑھنے لگا۔ اس وقت ایک عجیب و غریب نغمہ ہمارے نوجوان بہادر اور اُس کے ہمراہیون کو سُنائی دیا اور معلوم ہوا کہ یہ آواز تہ خانے کے اندر سے آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے اپنی نورانی آواز مین مبارکباد کا نغمہ گا رہے ہین۔ مگر اس نغمے نے کسی کو پریشان نہین کیا بلکہ اس سے اُن کے دلون مین تازگی اور فرحت پیدا ہوئی۔ اور جو افسردگی اب تک موجود تھی دور ہو گئی۔ سب کو یقین ہو گیا کہ اب مقتول مارکوس النڈیل اور اُن کی بی بی کی روحون کو اُس مصیبت اور تکلیف سے نجات مل گئی جس کی ضرورت سے اُنھین وقتاً فوقتاً اس دنیا مین پھر آنا پڑتا تھا۔ اور اب اُنھین اپنی قبرون مین کامل اطمینان حاصل ہو گیا۔

کنتھ کو بھی اس وقت ایک روحانی مسرت حاصل ہوئی۔ اُس کے دل سے سارا رنج و الم دور ہو گیا۔ اور اطمینان کے ساتھ پھر تازہ ہوا کہ اس تماشاگاہ عالم مین اپنے پارٹ کو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرے۔ اور وہ مسرت حاصل کرے جو اُسے اپنی نیکیون کی بدولت حاصل ہوئی تھی۔

مگر ابھی ایک افسوسناک رسم ادا کرنا باقی تھی یعنی اُسے اپنے چچا لارڈ کریڈک کی لاش پر آخری نظر ڈالنا ضروری تھا۔ یہ وہی مارکوس النڈیل تھے

جنھون نے شرمناک طریقے سے پھانسی مین لٹک کے جان دی- اور اس پھانسی کو خود اُنھین نے اس لیے قائم کرایا تھا کہ اپنی شیطانی کارروائیون مین پوری کامیابی حاصل کرلین چنانچہ مقبرے کے تہ خانے سے نکل کے کنتھ اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیے ہوے پھر بیرونی عمارت مین آیا- اور سب لوگ اُس کمرے مین گئے جس مین اُس کے چچا کی لاش رکھی ہوئی تھی- لاش ایک پلنگ پر پڑی تھی جو معمولی قسم کا تھا- اور بالکل سادہ تھا- لاش پر ایک چادر ڈال دی گئی تھی- جیسے ہی مونھ پر سے کپڑا ہٹایا گیا سب لوگ دفعتہً گھبرا کے پیچھے ہٹے- آہ اس بے جان شخص کا مُنھ کیسا خوفناک نظر آتا تھا! اُس پر تاریکی ہی نہین چھائی تھی بلکہ بالکل سیاہ ہوگیا تھا- اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے دم گھٹنے کی سخت ترین اذیت کس طرح برداشت کی ہے- اُس کی گردن مین اُس رسی کے پھندے کے نشان موجود تھے جس نے لارڈ کریڈک النڈیل کی سراپا معصیت زندگی کا خاتمہ کیا تھا-

اس کمرے سے نکل کے جس مین موت کا خوفناک نظارہ نظر کے سامنے ہورہا تھا کنتھ اور اُس کے ہمراہی کھانے کے بڑے کمرے مین آئے جہان اُن احکام کی بنا پر جو پہلے ہی دیدیے گئے تھے کچھ ضروری سامان تیار تھا-

ہم اپنے ناظرین کو آگاہ کیے دیتے ہین کہ اب قصر کی چھت کے اوپر سے پھانسی کی دھنیان اُکھاڑ ڈالی گئی تھین- کنتھ نے قصر کے اندر داخل ہوکر سب سے پہلا حکم اسی کے بارے مین دیا تھا- کھانے کا بڑا کمرا ایک عدالت کی صورت پر آراستہ کردیا گیا- حاکم عدالت کے لیے ایک چبوترہ بنایا گیا- اور دونون پہلوؤن پر عوام کے لیے بیٹھنے کی جگہین مقرر کردی گئین- لیکن اس وقت نہ اہل جیوری تھے جو فیصلہ مین اپنی راے دیتے- نہ ملزم کا کٹہرا تھا- کیونکہ کسی مجرم کو سزا دینا نہین مقصود تھا- تاہم یہ ضروری تھا کہ قاعدہ کے مطابق کارروائی کی جائے اور عدالت سے باضابطہ حکم حاصل کرلیا جائے- تاکہ ساری دنیا کو معلوم ہوجائے کہ کنتھ

کس بنا پر آلنڈیل کی جائداد اور خاندانی خطاب کا دعویدار ہوا ہے۔
جیسے ہی ہمارا نوجوان بہادر اپنے ہمراہیون کے ساتھ اس بڑے کمرے مین داخل ہوا اعلی حاکم عدالت بھی وہان آ پہونچے جنھون نے آخری دو گھنٹے ڈنایر اگنے ٹیس کے ساتھ آنگس ڈنمن کے بستر کے پاس گزارے تھے۔ وہ مصیبتزدہ شخص ابھی زندہ تھا۔ لیکن گزشتہ گناہون کے احساس نے اُس کی حالت ناقابل بیان کردی تھی۔ اب اُس نے اپنے سب گناہون کا اقرار کرلیا تھا اس طرح وہ بقیہ شہادت جو کنتھ کے دعوون کو ثابت کرتی تھی مکمل ہوگئی۔ اور اب کسی قسم کا شک وشبہ نہین باقی رہا۔

اب اِس خیال سے کہ اس قریب الاختتام قصہ کو طول نہ ہو ہم درمیان کے مختلف واقعات چھوڑ کے بتاتے ہین کہ اُسی دن جبکہ کنتھ اپنے قصر مین بحیثیت مالک اور آقا کے داخل ہوا اس کے حقوق کے متعلق بھی باضابطہ فیصلہ سنا دیا گیا۔ کھانے کے بڑے کمرے مین جو اسوقت عدالت کا کام دے رہا تھا قصر النڈیل کے سارے نوکر چاکر اور خدمتگار جمع تھے۔ اعلی حاکم عدالت چبوترے کے اوپر اُس مقام پر بیٹھ گئے جو اُن کے اجلاس کے لیے بنا دیا گیا تھا۔ کنتھ اُن کے داہنے ہاتھ کی طرف ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ اور نوجوان مارکوس کے دوستون کو چبوترے کے قریب جگہ دی گئی۔ سب لوگون کو خاموشی کی ہدایت کرا دینے کے بعد اعلی حاکم عدالت نے اُن مفصل شہادتون کو بیان کرنا شروع کیا جو بیاسرار عورت کے قلمبند شدہ بیان گریشم کے مرتے وقت کے اعتراف جرم۔ اور بوڑھے دارو غہ کے اقرار دن سے مرتب کی گئی تھین۔ یہ سب بیانات جب سلسلہ وار مرتب ہوگئے تو ایک مکمل تاریخ بن گئی جس کو ہم آہستہ آہستہ آیندہ ابواب مین درج کرتے ہین۔

پچانوے وان باب

گزشتہ واقعات کا پہلا حصہ

۱۸۲۹ عیسوی کے آغاز مین دونون نوجوان بھائی لارڈ ایڈگر اور کرینڈک النڈیل سیر و تفریح کی غرض سے ایڈنبرا مین آئے۔ بوڑھا مارکوس یعنے اُن دونون کا

باپ اس وقت زندہ موجود تھا مگر بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا۔ اس لیے وہ اپنے ہائی لینڈ کے قصر ہی مین رہا کرتا کہ قرب وجوار کے دوست سردار دن کی دعوتین کر کرکے اپنا دل بہلائے۔ دونون نوجوان لارڈ ایڈنبرا مین آکے اپنے والد کے محل مین مقیم ہوئے جہان ہمیشہ زمانہ کی رسم کے مطابق کافی ساز و سامان مہیا رہتا۔ اور نوکر چاکر مستقل طور پر مامور تھے۔

ایک دن بڑا بھائی لارڈ ایڈگر شاہی قصر کی پہاڑی کے دامن مین اکیلا ٹہل رہا تھا کہ ایک عورت پر اُس کی نظر پڑی جو سادے کپڑے پہنے تھی۔ مگر اُس کی صورت ایسی دلکش و دلفریب تھی کہ نظر پڑتے ہی نوجوان امیرزادے پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ اور اُس کے دل مین ایسا جوش پیدا ہوا کہ اُس کیفیت کو اگر واقعی عشق نہ کہہ سکین تو اُس کی حد تک ضرور پہونچ گیا تھا۔ اُس نازنین مین تمام معشوقانہ خوبیان موجود تھین عمر پچیس چھبیس سال کی ہوگی گو کہ بالکل سادہ لباس مین تھی جس سے ظاہر ہوتا کہ کوئی ادنے درجے کی عورت ہے مگر حُسن کے رعب سے امیرانہ شان و شوکت بھی نمایان تھی۔ لارڈ ایڈگر کو اُسے روکنے یا اُس سے بات کرنے کی جراءت نہ ہوئی۔ خاموش کھڑا اُس کی صورت دیکھتا رہا اور وہ چلی گئی۔ ایڈگر خاموش کھڑا تھا کہ اس نازنین نے اپنی بڑی بڑی سیاہ رسیلی آنکھون سے اُس کو ایک نگاہ غلط انداز سے دیکھا۔ اور یہ نظر ایسا عجیب و غریب پُر اسرار اثر رکھتی تھی کہ اُس کے دل مین اُتر گئی۔ اُس کے بعد وہ نازنین چلی گئی۔ مگر جس چال سے جاتی تھی اُسکی بہ نسبت ذرا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی۔ اب خود بخود ایڈگر کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مین نے اُسے روکا ہوتا یا کوئی بات اُس سے کی ہوتی تو یہ مجھ سے ناراض نہ ہوتی۔ مگر اب تو وہ جا چکی تھی۔ اور جب تک وہ نظر کے سامنے رہی اُس کو رعب حُسن نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ فوراً اتنی آزادی اختیار کرے۔ غرض وہ پری وش آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی چلی گئی۔ اور نوجوان ایڈگر اس پر ٹکٹکی باندھے رہا یہان تک کہ نظر سے غائب ہو گئی۔ اس کے بعد ایڈگر سارے دن اور ساری رات اُسی حسین نازنین کی فکر مین رہا۔ کسی طرح اُس کا خیال دل سے

جاتا ہی نہ تھا۔ رات بھر نیند نہ آئی۔ اور اُسے معلوم ہوا کہ اس دلربا نازنین نے میرے دل پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسرے دن اُسی وقت وہ پھر اُسی مقام پر ٹہل رہا تھا کہ شاید پھر ایک بار اُس نازنین کا جمال جہان آرا نظر آ جائے۔ اور اس مین اُس کو مایوسی نہین ہوئی۔ آیڈگر کو اس جگہ پہونچے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ وہی نازنین پھر نظر کے سامنے تھی۔ اور آیڈگر کو دور سے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میری طرف دیکھ کے مسکرا رہی ہے۔ اب اُس مین اتنی جرأت پیدا ہو گئی تھی کہ اُس نازنین کو روکا اور قریب جا کے اُس کو بہت جھک کے سلام کیا۔ گویا کسی بڑی عالی مرتبہ خاتون کے سامنے کھڑا تھا۔ اب آیڈگر اس سے باتین کرنے لگا۔ نوجوان لارڈ کی جرأت سے وہ عورت ناخوش نہین ہوئی۔ اور نہ اُس نے اس حرکت کو ناپسند کیا مگر ہان نوجوان لارڈ سے باتین کرنے مین مصروف ہو گئی۔ آیڈگر بھی بے نظیر مردانہ حُسن رکھتا تھا۔ اور خوش اخلاق مہذب شریف تھا۔ اس گفتگو کے بعد ملاقاتون کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور دونون مین عشق و محبت کے وعدے ہو گئے۔

یہ نوجوان عورت غریب مگر شریف والدین کی بیٹی تھی۔ اُس کا نام جولیا لاکرلی تھا۔ مگر اُسکی طبیعت مین کسی قدر تمکنت و خود پرستی بھی موجود تھی بہت ہی جلد ناراض ہو جاتی۔ اور اپنے غصہ کو ضبط نہ کر سکتی۔ اور یہی وجہ تھی کہ اگرچہ اُس کا حُسن جواب نہ رکھتا تھا مگر کسی نوجوان نے اُس سے شادی نہین کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس کی طبیعت اس قدر آزاد و خودسر واقع ہوئی تھی کہ کسی قسم کی پابندی روک ٹوک یا ماتحتی کو گوارا ہی نہ کر سکتی تھی۔ لہذا یہ سمجھا گیا کہ عورتون کے مزاج مین جو نرمی ضروری ہے وہ اِس مین مفقود ہے۔ مگر وہ پاکدامن تھی۔ کوئی اُسے کسی قسم کی بداخلاقی کا الزام نہ دے سکتا۔ یہ بات نہ تھی کہ جولیا لاکرلی کے دل مین محبت کے جذبات نہ ہون۔ بیشک تھے۔ مگر چھپے ہوے۔ یہان تک کہ اتفاقات زمانہ نے اُسے لارڈ ایڈگر اانڈیل سے ملایا۔ پہلی ہی نظر مین اس نوجوان کی دلفریب صورت اُس کے دل مین جم گئی۔ اور اُسے معلوم ہوا کہ میرے دل مین ایک ایسا نقش قائم ہو گیا ہے جو مرتے دم تک نہین مٹ سکتا۔ محبت کے جذبات اُس کے دل مین بہت دنون سے دبے ہوئے تھے۔ اب انھون نے

جوش و خروش کے ساتھ اُبھرنا شروع کیا تو کوئی انتہا نہ تھی۔ اُس کی محبت پرستش کے درجے تک پہونچ گئی۔ اور اُس کو اپنے پاک و صاف دل مین یہ محسوس ہوا کہ جیسے ایک آتش فشان پہاڑ بڑے زور و شور کے ساتھ پھٹ نکلا ہے اور اُس سے مشتعل مادہ آتشین کی نہرین جاری ہو گئی ہین۔

اب آیڈگر اور جولیا ہفتون بلکہ مہینون تک آیڈنبرا کے باہر کے سنسان اور خاموش مقام مین روز بلا ناغہ ملتے رہے۔ وہین گھنٹون بیٹھ کر ایک دوسرے سے عشق و محبت کی باتین کرتے۔ مگر شادی کا نام کبھی نہ آتا معلوم ہوتا تھا کہ دونون مین ایک کو بھی اِس کا خیال نہین ہے۔ بلکہ موجودہ پُرلطف صحبتون اور ملاقاتون ہی کو وہ اپنی زندگی کا اصلی مقصد سمجھے ہوئے ہین۔ آیڈگر نے اپنے عشق کا حال نہ کسی دوست پر ظاہر کیا اور نہ اپنے بھائی کریڈک سے بیان کیا۔ اِسی طرح جولیا نے بھی اس معاملے مین پوری رازداری سے کام لے کے اپنے والدین تک کو خبر نہ ہونے دی۔ اور جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین عاشقی و معشوقی کی صحبتون کو کئی مہینے گزر گئے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اِن ملاقاتون مین ایسے نازک لمحے بھی ہوتے ہین کہ دونون کے دلون مین کمزوری اور راز خودرفتگی کے جذبات اُس حد سے تجاوز کر جاتے ہین کہ جوش عشق کے ساتھ عزت و پاکدامنی کا پاس و لحاظ بھی باقی رہے۔ یہی واقعہ یہان پیش آیا۔ دونون گنہگار تھے اور جولیا لاکربی کی عصمت آیڈگر کی حرص و ہوس پر قربان ہو گئی تھی۔

اب جولیا کو شادی کا خیال آیا اور اپنے عاشق سے جس نے اُسے خراب کیا تھا اُس کا تقاضا کرنے لگی۔ ایڈگر نے جو ابھی تک اُس کا عاشق دل سے مشتاق اور چاہنے والا تھا فوراً وعدہ کر لیا۔ واقعات کی یہ صورت تھی کہ دفعۃً ہائی لینڈ سے ایک قاصد آیا اور اُس نے کہا آیڈگر اور کریڈک کو آئنڈل مین فوراً واپس جانا چاہیے۔ اس لیے کہ اُن کے والد کسی سخت مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ لارڈ ایڈگر اور جولیا کی وہ آخری ملاقات جس مین وہ اپنی معشوقہ سے چند روز کے لیے

رخصت ہوا نہایت پر اثر تھی۔ جولیا کو اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہ بن پڑی کہ اپنے عاشق کو اُس کے والد کے بلانے پر مہنسی خوشی گھر جانے کی اجازت دیدے۔ اُس نے اتنا بھی نہ کہا کہ تم ایڈنبرا سے نہ جاؤ۔ جولیا نے اُس کی عزت و محبت پر بھروسہ کیا اور خدا حافظ کہہ کے رخصت کر دیا۔ اور ایڈگر نے بھی اطمینان دلانے کے لیے اُس کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہنے کا وعدہ کیا۔

۱۷۴۹ء کے وسط مین وہ دونون نوجوان ایرزاد سے قصر النڈیل مین ہونچ گئے۔ اور باپ کو آخر عمر کے ضعف و ناتوانی کی حالت مین مبتلا پایا۔ کئی ہفتہ گزر گئے۔ اور ایڈگر کو ایڈنبرا واپس جانے کا موقع نہ ملا لہذا اُسے اس کی ضرورت معلوم ہوئی کہ کسی ذریعہ سے جولیا کو اپنی معذوری کی خبر کرے۔ اتفاقًا قصر کا دارو غہ اینگس ونٹن کسی ضرورت سے ایڈنبرا جانے والا تھا۔ ایڈگر نے ارادہ کیا کہ اُسی کو اپنا راز دار بنالے۔ ونٹن نوجوان آقا کا راز معلوم کر کے بہت خوش ہوا۔ بڑی خوشی کے ساتھ اس خدمت کے انجام دینے کا وعدہ کر لیا۔ اور اسکاٹ لینڈ کے دارالسلطنت مین ہونچتے ہی جولیا لاکری سے مل کے اُسے اُس کے عاشق کی وفاداری و راست بازی کی نسبت اطمینان دلایا۔ اور بتایا کہ مجبوریان ان کو قصر النڈیل مین روکے ہوے ہین۔ جولیا یقین کے مطمئن ہو گئی۔ اور چونکہ خود اُس کی محبت مین کسی قسم کا تصنع نہ تھا۔ اس لیے اُس نے اپنے عاشق کو بھی ویسا ہی راست باز اور مستقل مزاج سمجھ لیا۔ اینگس ونٹن نے واپس ہو کے جولیا لاکری کا پیام ایڈگر کو پہونچایا۔ اُس کے چند روز بعد سنہ مذکور کے ماہ اکتوبر مین بوڑھے مارکوس النڈیل نے اس دار فانی سے کوچ کیا۔ مرنے سے پہلے دونون بیٹون کو اپنے بستر کے پاس بلا کے بہت سی نصیحتین کین۔ اور سب سے زیادہ اُن سے اس بات کی تاکید کی اپنی شادیان اچھے گھرانون مین کرنا اور اپنے دلون کو کسی ایسی جگہ نہ پھنسا دینا کہ تمھاری عزت و حرمت مین بٹہ لگ جانے کا اندیشہ ہو۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہین کہ ایڈگر کے دل پر باپ کے ان آخری الفاظ کا کیا اثر ہوا ہو گا۔

تجہیز و تکفین کے مراسم ادا ہو گئے۔ اور اب ایڈگر مارکوس النڈیل

ہو گیا۔ لیکن اُس کے بھائی کرنڈک نے بھی اپنے لیے کافی انتظام کر لیا تھا۔ چند ہفتوں کے بعد دونوں بھائی ایڈنبرا میں آئے کیونکہ اُنھیں اپنے والد کے انتقال اور اپنی جانشینی کے متعلق بعض معاملات طے کرنا تھے۔ نوجوان مارکوس کے اُن لفظوں سے جو اُس نے قصر سے چلتے وقت اینگس ونٹن کے کان میں کہہ دیے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اب اُس کے دل میں جولیا لاکربی کی بہ نسبت اپنے باپ کی آخری وصیت کا زیادہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ الفاظ بوڑھے مارکوس نے مرتے وقت ایسے عنوان سے کہے تھے کہ گویا وہ کوئی عام مشورہ نہیں دے رہے ہیں بلکہ خاص اُسی کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اب اُس کے سر پر عزت۔ خطاب۔ رتبے اور اسکاٹ لینڈ کے ایک بہت بڑے امیر ہونے کی ذمہ داریاں بھی عائد ہو گئی تھیں۔ اور اُس نے ارادہ کر لیا کہ اِن چیزوں کو میں مناسب موقعوں پر استعمال کروں گا۔ چنانچہ اب جو ایڈنبرا میں آیا تو اُس کے دل میں جولیا لاکربی کی وہ پہلی سی جوش و خروش کی محبت نہیں باقی تھی۔ اب نہ وہ پہلی سی از خود رفتگی تھی نہ وہ مجنونانہ جذبات۔ فقط ایک شریفانہ دوستی اور معمولی محبت باقی رہ گئی تھی اور دل میں اُس نے ارادہ کر لیا کہ اصل واقعہ کو جولیا سے بھی بیان کر دوں گا۔ اُس سے کہوں گا کہ اِن واقعات کے بعد خود تم ہی انصاف کرو۔ اور قسمت پر راضی بہ رضا رہو۔ میں تمھاری زندگی بسر ہونے کا ایسا اچھا انتظام کر دوں گا کہ تم ہمیشہ اطمینان اور خوش حالی کے ساتھ بسر کر سکو۔ مگر جب ایڈنبرا میں پہونچ کے وہ جولیا سے ملا تو اپنے دل کو اس قدر مضبوط نہ پایا کہ اپنی مجوزہ تدبیریں اُس کے کان تک پہونچا دے۔ جولیا نے ایسے جوش و خروش اور پُر شوق دل سے اُس کا استقبال کیا کہ ایڈگر کو اُس کی گرمجوشی کے مقابل اپنی طرف سے ایسی سرد مہری ظاہر کرنا اُس وقت مناسب نہیں معلوم ہوا۔ بعد بھی کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ ہر دفعہ ایڈگر دل میں مصمم ارادہ کر کے آتا کہ اب کی اپنے دل کا حال اس پر ظاہر کر دوں گا۔ مگر جب سامنا ہوتا تو اتنی اخلاقی جرأت نہ باقی رہتی

کہ اُن باتون کو زبان پر لائے۔ اسی حال مین ہفتے بلکہ مہینے گذر گئے۔ اور اس اثنا مین نوجوان مارکوس نے جولیا لاکربی سے قطع تعلق کے لیے جو کچھ کارروائی کی اسی قدر تھی کہ رفتہ رفتہ اُس سے ملنا کم کر دیا۔ اکثر کوئی حیلہ حوالہ کر دیتا۔ اور کبھی وعدہ کرنے کے بعد بھی مقررہ وقت اور معینہ ساعت مین جانے کو ٹال جاتا۔ اُس نے اپنے دل مین سوچ لیا کہ اسی طرح رفتہ رفتہ اس کو اُس دل شکن خبر کے سننے کے لیے آمادہ کر لون گا۔ اور خود اپنے دل کو اس تعلق کے منقطع کر دینے کے واسطے تیار کرتا جاتا تھا۔

اس اثنا مین نوجوان مارکوس سے ایک حسین دلربا نازنین لیڈی مارگرٹ سے ملاقات ہوگئی جو لارڈ ڈاسٹرتھیودن کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اس نازنین کا متین اور شرم آلود چہرہ اُس کی ملنساری اور شرافت جو اعلیٰ طبقہ کے ساتھ مخصوص ہی جولیا لاکربی کی سادگی اور اُس کے بلاتصنع انداز و اخلاق کے بالکل مخالف واقع ہوئی تھی۔ اور نوجوان مارکوس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جولیا کا ظاہری جوش و خروش دیرپا نہین ہو سکتا۔ اور یہ کہ لیڈی مارگرٹ کی خاموش اور شرم آلود محبت ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔ ایڈگر کے اُن سب خیالات کو ہم زیادہ تفصیل سے نہین بیان کرنا چاہتے جنھون نے اُس کا دل غریب اور متوسط درجے کی جولیا کی طرف سے پھیر کے شریف اور عالی مرتبہ لیڈی مارگرٹ کی جانب مائل کر دیا۔ چند روز مین نوجوان مارکوس کے دوست اُنھین مبارکباد دینے لگے کہ آپ نے نہایت مناسب انتخاب کیا ہے۔ اور آپ کی کامیابی پر ہمین بڑی خوشی ہوئی۔ اب وہ دفعۃً خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور دل مین غور کرنے لگے کہ جولیا لاکربی کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کر دینا نہایت ضروری ہے کیونکہ مین عنقریب لیڈی مارگرٹ سے نکاح کرنے والا ہون۔

یہ خیال دل مین قائم کر کے اور اپنے دل کو مضبوط کر کے اُنھون نے اصل واقعہ جولیا سے بیان کر دیا۔ جس کو سُن کر وہ تھوڑی دیر تک خاموش اور بے حس و حرکت رہی۔ ایڈگر پہلے ہی سے جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔ اب اُس کے پاس کوئی ایسے الفاظ بھی نہ تھے جن سے اُس کی تسلی و تشفی کرتا۔ یہ ہم بیان کر چکے

ہین کہ جو لیا بڑی مستقل مزاج عورت تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش و حواس درست ہوئے تو اُس نے کہا "مجھے تمھارے ساتھ اتنی محبت ہوگئی ہے کہ تمھاری خواہشون مین خلل انداز ہوکر تمھین رنجیدہ کرنا نہین چاہتی۔ تمھارے والد کے انتقال سے چند روز پہلے مین تم سے شادی کا تقاضا کرتی تھی لیکن مین بے وقوف اور دیوانی تھی کہ تم سے اس کی خواہش کی۔ اس بات کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جس وقت سے مین نے تمھین دیکھا ہے مجھے نہ تمھارے لارڈ ہونے کا خیال تھا نہ تمھارے رتبے اور درجے کا۔ مین تو فقط تم کو چاہتی ہون۔ اور تمھاری صورت کی عاشق ہون۔ تم اپنے والد کے انتقال کے بعد جب مارکوس النڈیل کی حیثیت سے ایڈنبرا مین واپس آئے تو تمھین یاد ہوگا کہ مین نے ایک دفعہ بھی شادی کا نام نہین لیا بلکہ انتظار کرتی رہی کہ دیکھون تمھین خود سے اس کا خیال آتا ہے یا نہین۔ واپس آکے تم نے عشق و محبت کا بیشک ذکر کیا مگر شادی کا لفظ ایک دفعہ بھی تمھاری زبان سے نہین نکلا۔ اب مین اُس خواب غفلت سے بیدار ہوئی جس مین اُن دنون مبتلا ہوگئی تھی۔ اور نظر آیا کہ میری ساری امیدین سب بے بنیاد تھین۔ مگر اس پر بھی مین خوش اور قانع رہی کیونکہ تم مجھے چاہتے اور محبت کا اقرار کرتے رہے تھے۔ اور مین بھی اتنا ہی چاہتی تھی۔ اس کے بعد ہماری ملاقاتین کم ہونے لگین۔ مگر تم ہی بتاؤ کہ مین نے کبھی شکایت کی؟ بعض اوقات تم اپنے وعدے پر نہین بھی آئے۔ مگر کبھی مین نے اس کی شکایت کی؟ پھر کیا تم خیال کرتے ہو کہ جو بات سارے ایڈنبرا کے باشندون کو معلوم ہو چکی ہے وہ میرے کانون تک نہ پہونچی ہوگی کہ مارکوس النڈیل۔ لارڈ اسٹریتھ ڈن کی اکلوتی بیٹی کو اپنی دولھن بنانے والے ہین؟ اب پھر مین پوچھتی ہون کہ اس کے متعلق بھی مین نے کبھی تم سے شکایت کی؟ نہین کبھی نہین۔ مین ناسمجھ بچی نہین ہون کہ باتین نہ سمجھتی ہون۔ اور اپنے دل مین یہ خیال قائم کرلیا ہو کہ میری حالت عام قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔ اور مین قدرتی نتیجے کے خلاف کوئی بات حاصل کرسکون گی۔ نہین ایڈگر مین اتنی بیوقوف نہین ہون۔ مین چند روز سے سمجھ گئی تھی کہ تم میرے ساتھ شادی نہ کروگے۔ اور مجھے

نظر آ گیا تھا کہ تم کسی طرح شادی نہیں کر سکتے۔ مگر میں نے فقط تمھاری محبت پر قناعت کی اور جب تک تمھارے ساتھ رہتی سوا اُس وقتی خوشی کے جو مجھے تمھاری ملاقات میں حاصل ہوتی ہے اور کسی بات کا خیال دل میں نہ لاتی۔ مگر جب اکیلی ہوتی یعنی اپنے والدین کے گھر میں تو اپنے کمرے کی تنہائی میں البتہ اکثر میرے دل پر صدمہ غالب آ جاتا۔ خیر اب اس کے ذکر کی اس وقت ضرورت نہیں۔ مجھے تمھارے ساتھ اتنی محبت ہے کہ ضرورت سے زیادہ تمھیں رنجیدہ نہیں کرنا چاہتی۔ اور تمھارے ان الفاظ نے جن کے لیے میں پہلے سے تیار تھی اگر مجھ پر کوئی فوری اثر کیا تو وہ قدرتی تھا جس کا روکنا میرے امکان سے باہر تھا۔ اس لیے وہ قابل معافی ہے کیونکہ عورت سے کمزوری ظاہر ہو جانے کے بعد ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جبکہ اُسے ایسی ہی باتیں سننی پڑتی ہیں۔ اب آخر میں میں تم سے التجا کرتی ہوں کہ مجھے بالکل نہ چھوڑ دو۔ اجازت دو کہ میں تم سے محبت کرتی رہوں اور تمھیں خوش و خرم دیکھ کے اپنے دل کو تسلی دے لیا کروں۔"

یہ الفاظ تھے جو جولیا لاکرلی نے مارکوس اینڈیل سے کہے۔ اس نوجوان مارکوس کے دل پر بڑا اثر کیا۔ کیونکہ اس کا ہر ہر لفظ سچی محبت کا ثبوت دیتا تھا۔ اُس سے زیادہ بے لوث محبت اور کون ہو سکتی تھی؟ اینڈگر کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ دوستی قائم رکھنے کا اطمینان دلا کر وقتاً فوقتاً اُس سے ملتے رہنے کا وعدہ کر لے۔ یہی ہوا۔ اور اینڈگر نے اسی پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ مگر اس کے بعد بھی اُن کی ملاقاتیں پاک و صاف نہ ہوئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جولیا نے ایک داشتہ عورت کی حیثیت سے رہنا گوارا کر لیا تھا۔ اور اینڈگر اگرچہ عنقریب لیڈی مارگرٹ سے نکاح کرنے والا تھا مگر اُس میں بھی اتنی اخلاقی جرأت نہ تھی کہ اس ناجائز تعلق کو قطع کر دیتا۔

آخر شادی کا مقررہ دن آ پہونچا۔ اور ۱۸۹۲ء کے آغاز میں شادی کی رسمیں ادا ہو گئیں۔ جن کے بعد دولہا دولھن نے چند مہینے اینڈنبرا میں گزارے اور اپنے دوستوں کو شادی کے بعد کی معمولی دعوتیں دیتے رہے۔ اس زمانہ میں مارکوس اور جولیا میں بہت کم ملاقاتیں ہو سکیں۔ اور جو ہوئیں بھی تو نہایت

مختصر - اور ہم یہ بھی کہے دیتے ہیں کہ پاک و صاف تھیں۔ مگر اب جولیا کی طبیعت میں ایک قسم کا انقلاب پیدا ہوا - اتنا ہی نہیں کہ وہ گزشتہ واقعات پر افسوس کرتی ہو بلکہ اس پر بھی غور کرنے لگی کہ میں نے غیر معمولی صبر و تحمل سے کام لیا - اور اپنے عاشق کے ساتھ ضرورت سے زیادہ بے لوث فیاضی سے پیش آئی کہ خود ہی اُسے ہر بات کی اجازت دیدی - اصل یہ ہے کہ جب اُس نے ایڈگر کو شادی کی اجازت دی تھی تو اُس وقت اپنے دل کی مضبوطی اور اپنے ضبط کا غلط اندازہ کر لیا تھا - اُس کے دل میں خیال تھا کہ جو کچھ قسمت میں لکھا ہوگا اُس کو خوشی کے ساتھ برداشت کروں گی بشرطیکہ وہ شخص جسے میں چاہتی اور جس کے نام پر جیتی ہوں مجھ سے نہ چھوٹے - اب اُس نے ایڈگر کو شادی شدہ حالت میں دیکھا تو ہر وقت یہ خیال اُس کے دل میں موجود رہنے لگا کہ اُس بستر پر جو میرا تھا ایک دوسری عورت قابض ہے - رفتہ رفتہ اس خیال نے اُس کے دل میں ناقابل بیان تکلیف پیدا کر دی - اب بھی اُس نے غیر معمولی صبر و استقلال سے کام لیا - اور رقابت کے اس جوش کو دباتی رہی - مگر اب یہ حالت ہو گئی کہ جب کبھی ایڈگر کو دیکھتی تو وہ سب خیالات دفعۃً بجوش و خروش کے ساتھ یاد آجاتے - اور اُس وقت وہ ضبط نہ کر سکتی - اس کی اس حالت نے ایڈگر کو پریشان کر دیا - اور اُس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو مجھے اپنی حسین بی بی کے ساتھ قصر النڈل میں چلا جانا چاہیے - آخر روانگی کا زمانہ آگیا - اور جولیا نے ایڈگر سے آخری ملاقات میں انتہا درجہ رنج و الم اور ناامیدی کا اظہار کیا کہ ایڈگر کے دل میں بڑا خوف پیدا ہوا - اور اُسے یہ بھی محسوس ہوا کہ اُس کے دماغ میں کچھ خلل ضرور آگیا ہے - اصل یہ ہے کہ وہ کئی مہینے سے اپنے جذبات کو دباتی رہی تھی - اس سخت ترین دماغی کوشش نے اُس پر ایسا اثر کیا کہ اُس کا دماغ پراگندہ ہونے لگا - ایڈگر نے رخصت ہوتے وقت اُس سے بہت خوشامد کی کہ اپنی طبیعت کو سنبھالے اور اپنے جذبات کو روکے رہنا اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اُس نے ضبط کی ایک آخری کوشش کی - اور خاموش ہو گئی - بس اسی حالت میں دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے -

گرمارکوس کے جاتے ہی جولیا لاکربی کے دل مین پھر وہی خیالات زور و شور کے ساتھ پیدا ہو گئے - اور اب ایسے جوش و خروش کے ساتھ کہ وہ کسی طرح نہ ضبط کر سکی - اب اُس کی یہ حالت ہو گئی کہ اختیار سے باہر تھی - وہ فوراً گھر مین آئی - بوڑھی مان کے سینہ سے لپٹ گئی - اور جو واقعات پیش آئے تھے سب بیان کر دیے اپنی بے عزتی - اپنے خراب کرنے والے کی شادی - اور آخر مین اُس سے جدا ہونا سب کہہ دیا - وہ بوڑھی عورت اس وقت تک اپنی بیٹی کو پارسائی اور عصمت کی دیوی سمجھ رہی تھی - یہ باتین سنتے ہی اُس کے دل کو ایسا سخت صدمہ پہونچا کہ دفعۃً گر پڑی اور بیہوش ہو گئی - اس کے بعد پھر اُس کی حالت نہ سنبھل سکی - اور اسی صدمہ مین اُس نے چند روز کے بعد جان دے دی - اُس کا شوہر یعنے جولیا کا باپ بھی اس صدمہ سے ایسا شکستہ دل ہو گیا کہ اُس نے بھی اپنی بی بی کے دو تین روز بعد انتقال کیا - اس طرح فقط ایک ہفتہ کے اندر اُس جھونپڑے مین ایسی تباہی آئی کہ معلوم ہوا کسی تباہ کن فوج نے تباہ و برباد کر دیا ہے - بدقسمت جولیا ان صدمون سے اس قدر پریشان ہوئی کہ اُس کے ہوش و حواس درست نہ رہے اب وہ آپے سے باہر تھی - اپنے گھر سے نکل کھڑی ہوئی جو اُسی کے ہاتھون ویران ہو گیا تھا - اب اُس کے دل مین اس کے سوا اور کوئی خیال نہ تھا کہ اُس شخص کو ڈھونڈھ نکالے جسے وہ اس قدر چاہتی تھی - اور جس کی وجہ سے یہ سب تباہیان اُس پر آئی تھین - لہذا وہ آوارہ و سرگردان ہائی لینڈ کی جانب چل کھڑی ہوئی -

---

چھیانوے وان باب

گزشتہ واقعات کا دوسرا حصہ

تباہ حال جولیا کئی روز کے بعد پھرتی پھراتی قصر الندیل سے چند میل ادھر پہونچ گئی - اور ایک گاؤن کے قریب سے گزری جس کے پاس سینٹ کتھبرٹ کی خانقاہ واقع ہے - یہان اُسے شریف اور نرم دل نادر یعنے

پھٹے پُرانے کپڑے پہنے پہاڑ دن مین پھرتے ہوے دیکھا۔ مقدس پادری صاحب کے ہمدردی کے الفاظ نے اس کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ اور اُس نے مختصر الفاظ مین اپنی تباہی و پریشانی کی داستان کہہ سنائی۔ اُس نے کسی کا نام نہین ظاہر کیا تھا۔ فقط اتنا بتا دیا کہ ایک بہت بڑے سردار اور امیر نے مجھے دھوکا دیا ہے مگر مین اُس کا نام نہین ظاہر کرونگی۔ اب اُس نے ایک لڑکی کے ساتھ شادی کرلی۔ اور اس راز کے ظاہر ہو جانے نے میرے والدین کو شکستہ خاطر کر کے قبل از وقت قبر مین پہونچا دیا۔ اور اسی وجہ سے مین نکل کھڑی ہوئی اور دنیا مین آوارہ و سرگردان پھر رہی ہون۔

فادر یوسٹس نے فوراً اُسے ایک چھوٹا سا مکان بتا دیا جو اُس گانون کے باہر خالی پڑا تھا۔ اور جس پر خانقاہ والون کا قبضہ تھا۔ اور جولیا اُس مین رہنے لگی۔ اس آوارہ گردی نے اُس کے دل مین اب ایک دوسرا ہی جوش پیدا کر دیا تھا۔ اب اُسے اپنی تکلیفون کا احساس پیدا ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اُسے انتقام کا خیال آئے۔ اور فادر یوسٹس نے کئی بار کی ملاقاتون مین معلوم کر لیا کہ وہ اپنے دل کو دین کے بابرکت خیالات مین مشغول کر کے تسلی دینا نہین چاہتی بلکہ ہر وقت اپنے معاملات مین سوچا کرتی ہے۔ اور اب سب سے زیادہ اُسے انتقام لینے کا خیال ہے۔ مقدس پادری نے بہت کوشش کی کہ دین کے پاک و صاف خیالات اُس کے دل مین ڈال کے بہ نسبت اس راستے کے کسی دوسرے راستے پر ڈال دین۔ مگر اُن کی سب کوششین بیکار ثابت ہوئین۔

اس اثنا مین فادر یوسٹس نے دل مین ایک عجیب و غریب خیال قائم کیا تھا۔ اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا کہ میری زندگی کا قبل از وقت خاتمہ ہو جائے گا یعنی مین ایک افسوسناک طریقے پر مار ڈالا جاؤنگا۔ اس خواب مین اُنھون نے اُس شخص کی صورت بھی دیکھ لی تھی جو اُن کا قاتل ثابت ہونیوالا تھا۔ اب اُن کے اُس وقت کے حیرت و استعجاب کا ہمارے ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین جب ایک دن اُنھون نے جولیا لاکربی (جس کے نام سے وہ اب تک ناواقف تھے) کے پاس آ کے دیکھا کہ وہی شخص جو خواب مین اُنھین اپنا قاتل نظر

آیا تھا بیٹھا اُس عورت سے باتین کر رہا ہے! یہ شخص انگس ڈنمن تھا- فادر ہیسٹنگس نے
اپنی خانقاہ کی حد کے باہر کبھی قدم نہین رکھا تھا اور اُس کی حد فقط اسی چھوٹے گاؤن کے
قرب و جوار کی زمینون تک تھی لہذا وہ نہ جان سکے کہ یہ کون شخص ہے- یہان ہم اپنے
ناظرین کو اتنا بتا سکتے ہین کہ انگس ڈنمن کا یہان پہونچ جانا محض ایک اتفاقی
امر تھا- وہ بھی اس طرف بہت کم آیا کرتا تھا- آج کسی ضرورت سے ادھر آ نکلا تو اُس
جولیا لاکربی کو دیکھا- فوراً دونون نے ایک دوسرے کو پہچان لیا- اور باتین کرنے
لگے- عین اُس وقت فادر ہیسٹنگس بھی وہان آ پہونچے-

گو دونون مین کیا باتین ہو رہی تھین؟ انگس ڈنمن کو دیکھتے ہی جولیا
آپے سے باہر ہو گئی- اور بڑے زور شور کے ساتھ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنے لگی
اور آخر مین کہا کہ مین نے اب اپنے دل مین عہد کر لیا ہے کہ نہایت سخت انتقام لون-
انگس ڈنمن اُس کی باتون کو خاموشی کے ساتھ سُن رہا تھا- اب واقعہ یہ تھا کہ وہ
اپنے جدید آقا یعنی نئے مارکوس الندڈیل سے خوش تھا- لہذا جولیا کی زبانی یہ باتین سُن کر
اُسے بہت خوشی ہوئی- بلکہ وہ بار بار اپنے الفاظ سے جولیا کو زیادہ مشتعل کر رہا تھا-
اُس نے کہا کہ واقعی تمھارے ساتھ بڑی بے رحمی اور دغا بازی کی گئی ہے- فادر ہیسٹنگس
کے اچانک آ جانے سے دونون گھبرا گئے کہ کہین پادری صاحب نے ہماری باتین
تو نہین سُن لین- لیکن اُن کے پہلے جملہ ہی سے دونون کو اطمینان ہو گیا کہ اُنھون نے ایک
لفظ بھی نہین سُنا ہے- اُنھون نے انگس ڈنمن سے ایک ایسی بات کہی جس سے داروغہ کو بہت
تعجب ہوا- اُنھون نے اُس سے پوچھا "کیا تمھین میرے ساتھ کوئی دشمنی ہے؟" انگس نے
جواب دیا "نہین" کیونکہ اُس نے فادر ہیسٹنگس کو کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ یہ جانتا تھا کہ آیندہ
کیا واقعات پیش آنے والے ہین- قسمت مین کیا لکھا ہے اور وہ خواب جو پادری
نے دیکھا تھا کس طرح پورا ہو گا-

انگس نے قصر الندڈیل مین واپس آتے ہی موقع پا کے نوجوان ایڈگر
کو خبر کر دی کہ جولیا لاکربی یہان آ پہونچی ہے- ایڈگر یہ سنتے ہی بہت پریشان ہوا- اُسے
یہ معلوم کر کے کہ وہ انتقام کا عہد کر کے آئی ہے- اُسے بہت خوف ہوا- وہ اب اُسے دو قسم
کے اندیشے تھے- اول یہ کہ میری بی بی کو یہ سب باتین معلوم ہو جائین گی- دوسرے یہ کہ خانقاہ

سینٹ کتھبرٹ کے پادریون کو بھی یہ راز جولیا کی زبانی معلوم ہو جائے گا اور وہ مقدس لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگین گے۔ اِن باتون پر غور کرنے کے بعد اُس نے ارادہ کیا کہ مین خود جا کے جولیا سے ملون اور اگر ممکن ہو تو کوئی ایسی تدبیر کرون کہ وہ مطمئن ہو جائے اور کوشش کر کے اُسے پادریون کے اثر سے نکال لون۔ اُس نے اینگس کو حکم دیا کہ قصر کے قریب ایک چھوٹا مکان اُس کے لیے مہیا کر لیا جائے اور یہ کارروائی اس طرح عمل مین آئے گویا خود مارکوس کو اس سے کوئی تعلق نہین۔ اس اثنا مین اینگس دو تین دفعہ خانقاہ کے قریب جولیا لاکری کے پاس گیا اور اُسے اپنے عاشق سے ملنے پر آمادہ کیا۔ چند روز بعد نوجوان مارکوس اور اُن کا داروغہ اینگس ونٹن دونون تیز اور چیت و چالاک گھوڑون پر سوار ہوئے اور اُس گاؤن مین پہونچے جو خانقاہ کے متعلق تھا۔ اینگس ونٹن دونون گھوڑون کو پکڑ کے جولیا کے جھونپڑے کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ اور رانیڈگر اندر داخل ہوا۔ جولیا نے اپنے عاشق کو آنکھون کے سامنے دیکھا تو اُس کی عجیب حالت ہوئی کئی منٹ تک وہ خاموشی کے ساتھ اُس کی صورت دیکھتی رہی۔ اُس کے دل مین عجیب غریب متضاد خیالات موجزن تھے۔ وہ اپنے دل مین غور کر رہی تھی کہ اس سے شوق کے ساتھ ملون یا حقارت کے ساتھ کہہ دون کہ اب مجھ سے اور تم سے کوئی تعلق نہین رہا وہ اپنے دل مین غور کر رہی تھی کہ مین اُس کے سینے سے لپٹ جاؤن یا اپنا خنجر اُس کے دل مین پیوست کر دون۔ وہ ابھی کوئی فیصلہ نہین کر سکی تھی کہ اُسے نظر آیا ایڈگر میری طرف پرشوق نظرون سے دیکھ رہا ہے۔ دفعۃً اُس کی نرم دلی عود کر آئی اور اب اُس مین ضبط کی تاب نہ تھی۔ فوراً جھپٹ کر ایک آہ سرد کے ساتھ ایڈگر کے سینے سے لپٹ گئی اب اُس کے دل مین نہ انتقام کا خیال تھا اور نہ اتنی قوت تھی کہ بےوفائی پر اُسے لعنت ملامت کرے۔ مارکوس مین بھی اتنی اخلاقی جراُت نہ تھی کہ اُسے اپنے آغوش سے علیحدہ کر دیتا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ مین اپنی حسین بی بی مارگرٹ کے ساتھ دغابازی کر رہا ہون۔ مگر اس بات کی جراُت نہ کر سکا کہ جولیا کو علیحدہ کر دیتا۔ وہ اُس کے حال پر افسوس کر رہا تھا اور اُس سے ڈرتا بھی تھا۔ اُس نے جولیا کی زبانی سُنا کہ اُس کے والدین اس رنج والم مین مبتلا ہو کے مر گئے۔ لہذا یہ معلوم کرنے کو

بعد کہ میری وجہ سے یہ کیسی مصیبت مین مبتلا ہوئی ہے اور مین نے اِسے کیسا نقصان پہونچایا ہے اس کے ساتھ کسی قسم کی سرد مہری نہ کر سکا۔

عین اُس وقت فادر پوسٹس جولیا لاکری سے ملنے کے لیے جھوپڑے کیطرف آرہے تھے۔ پھر اُنھین یہ دیکھ کے کہ وہی شخص جو میرا قاتل ثابت ہونے والا ہے یہان کھڑا ہے بہت تعجب ہوا۔ اِس وقت آینگس ڈنٹن نے اپنی عادت کے خلاف سخت لہجے مین پادری سے کہا کہ "اب آپ اس عورت کے معاملات مین دخل نہ دین"۔ شریف پادری پر اُس کے الفاظ اور لہجے نے بڑا اثر کیا۔ پھر جب اُنھون نے یہ دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت خوش وضع شہسوار جھوپڑے سے نکلا۔ گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور آینگس ڈنٹن کے ساتھ نہایت تیزی کے ساتھ روانہ ہوگیا تو اُنھین جولیا کے متعلق بڑا خوف پیدا ہوا۔ فادر پوسٹس اِس شہسوار کی صورت نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ وہ تیزی کے ساتھ چل دیا تھا۔

مگر مارکوس نے جولیا سے اتنی دیر مین یہ کہہ دیا تھا کہ مین کل صبح کو پھر آؤن گا۔ اس وقت تم میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار رہنا۔ کیونکہ مین نے تمھارے لیے ایک مکان کا بندوبست کر لیا ہے۔ جہان تم اِن پادریون اور گاؤن والون کی نظرون سے پوشیدہ رہ سکو گی۔ اس کے بعد دن بھر جولیا کے دل مین عجیب و غریب خیالات پیدا ہوتے رہے۔ کسی وقت ایڈگر کی خیالی تصویر اُس کی نظرون کے سامنے سے نہ ہٹتی تھی۔ مگر اِس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی ایک لمحہ کے لیے اُس کے دل سے زائل نہین ہوا کہ مجھے اس کی وجہ سے کتنا نقصان پہونچا ہے۔ اور میرے والدین نے کس افسوسناک طریقے سے جان دی ہے۔ اب اُس کے دل مین نوجوان مارکوس کی محبت بھی تھی۔ اور عداوت بھی۔ رات بھر وہ پریشان خواب دیکھتی رہی۔ صبح ہوئی اور حسین نوجوان ایڈگر آیا۔ جولیا اُس کی صورت دیکھتے ہی سب باتین بھول گئی۔ اب اُس کے دل مین سوا اُس وقت کی عارضی خوشی کے اور کوئی خیال نہ تھا۔ ایڈگر اپنے وعدے کے مطابق جولیا کو پہونچانے کے لیے آیا تھا۔ اور اپنے ساتھ ایک خوشنما چادر بھی لیتا آیا تھا۔ تاکہ وہ اُسے اوڑھ لے۔ اور لوگون کو یہ دیکھ کے تعجب ہو کہ ایک خوش پوشاک شہسوار ایک ایسی عورت کو لیے جاتا ہے جو معمولی دہقانون کے کپڑے پہنے ہے جیسے ہی وہ جھوپڑے سے نکلی اور دروازے کے باہر قدم رکھا۔

دفعتہً اُس کے دل میں یکایک یہ خیال پیدا ہوا۔کہ میں نے سخت غلطی کی ہے اور بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے والی ہوں۔یہ خیال آتے ہی وہ رُکی۔مگر ایڈگر کی صورت دیکھتے ہی یہ پریشان خیالات رفع ہوگئے۔اور اُس کے ساتھ اُس مقام پر آئی جہاں اینگس ونٹن گھوڑوں کو پکڑے کھڑا تھا۔ایک ہی لحہ میں وہ ایڈگر کے پیچھے گھوڑے پر سوار ہوگئی۔اور دونوں ہاتھوں سے ایڈگر کو مضبوط پکڑ لیا۔دونوں روانہ ہوئے۔ایڈگر اور جولیا ایک گھوڑے پر اور اینگس ونٹن دوسرے پر۔اتنے میں تینوں کو نظر آیا کہ خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے چند پادری ہمیں غور سے دیکھ رہے ہیں۔

لیکن اس کا خیال نہ کیا اور نہایت تیزی کے ساتھ چل کھڑے ہوئے اور گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔تھوڑی دیر میں اور آوازیں بھی اُن کے کانوں میں آنے لگیں۔اور انھیں یقین ہوگیا کہ کوئی سوار ہمارے تعاقب میں ہے۔اس سے نوجوان مارکوس کے دل میں بڑا خوف پیدا ہوا۔اس لیے کہ وہ کسی عورت کے بھگا لے جانے کا الزام اپنے اوپر نہیں عائد کرانا چاہتا تھا اور عورت بھی کون جسے خانقاہ سینٹ کیھبرٹ کے پادریوں نے اپنے علاقے کے ایک جھونپڑے میں پناہ دی تھی۔یہ خیال آتے ہی نوجوان مارکوس نے داروغہ کو حکم لیا کہ پیچھے ٹھہر جاؤ۔اور تعاقب کرنے والے کو کسی غلط راستے پر لگا دو۔ساتھ ہی مارکوس نے اپنے گھوڑے کو غیر معمولی تیزی کے ساتھ بھگایا۔اور جولیا لاکر بی اُس کے پیچھے خوب مضبوطی سے کمر پکڑے بیٹھی رہی۔

اینگس ونٹن نے اپنے آقا کے حکم کے مطابق اپنے گھوڑے کو روک لیا۔اور تعاقب کرنے والے کی طرف واپس چلا۔یہ تعاقب کرنے والے خود پادری یوسٹس تھے۔داروغہ کا اور اُن کا ایک ایسی جگہ سامنا ہوا جہاں سڑک ڈھالو چٹان کے نیچے اور گہرے غار کے کنارے تھی۔یہاں سے پچاس گز جاکر اس سڑک کی تین شاخیں ہوگئی تھیں۔ایک مغرب کی جانب۔دوسری قصر الندڈیل کی طرف۔اور تیسری جنوبی علاقے میں۔نوجوان مارکوس قصر الندڈیل کی جانب گیا تھا۔فادر یوسٹس نے ان سواروں کو اسی چٹان کے دامن تک دیکھا تھا۔اور اُس کے بعد وہ اُن کی نظر سے غائب

ہو گئے تھے۔ جب وہ خود اس مقام پہ پہونچے تو آگے نہ بڑھ سکے۔ کیونکہ وہی شخص جس کو اُنھون نے خواب مین اپنا قاتل دیکھا تھا دفعۃً اُن کی نظر کے سامنے آیا۔ اور راستہ روک کے کھڑا ہو گیا۔

پادری کے دل مین فوراً ایک خوف پیدا ہوا۔ اور محسوس ہوا کہ میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔ اُنھون نے فوراً صلیب ہاتھ مین لے لی۔ اور شہادت کے خیال نے اُن کے دل کو کسی قدر مطمئن کر دیا۔ اب اُنھون نے اینگس ونٹن سے کہا راستے سے ہٹو اور مجھے نکل جانے دو۔ داروغہ نے وحشیانہ لہجے مین کہا مین آپ کو آگے نہ جانے دونگا۔" اس کے بعد دونون مین سخت کلامی ہوئی۔ اور اینگس ونٹن نے جوش مین آ کے فادر لوسٹس کو گھوڑے سے کھینچ کے گرا دیا۔ اور گھوڑا بھڑک کے بڑی تیزی سے بھاگا۔ اب پادری زمین سے اُٹھا اور بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ دفعۃً اینگس کے دل مین خیال آیا کہ پادریون کے ساتھ بُرا سلوک کرنے یا اُن پہ حملہ کرنے کی کیسی سخت سزا ہے۔ اس لیے اپنے گھوڑے پہ سے کودا۔ اور پادری کو پکڑ کے غار مین ڈھکیل دیا۔

چیخ کی ایک نہایت ہولناک آواز پہاڑیون مین گونجی اور اُس کے بعد بالکل خاموشی تھی۔ اینگس ونٹن نے غار کے کنارے جھک کے نیچے دیکھا۔ اور نظر آیا کہ غار کی تہ مین پادری بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔ ایک لمحہ بھر کو اُس کے دل مین سخت افسوس پیدا ہوا۔ مگر یہ خیال کر کے کہ اس حرکت سے مین نے اپنے آپ کو ہاتھ جلائے جانے یا سخت جرمانہ دینے یا شدید قید بھگتنے سے بچا لیا جو کسی پادری پہ حملہ کرنے کی عام سزا ہے بہت مطمئن ہو گیا۔ اب گھوڑے پہ سوار ہو کے وہ واپس جانے کو تھا کہ کان مین آواز آئی جیسے کوئی میرا نام لے کے مجھے پکار رہا ہے نظر اُٹھا کے دیکھا تو نظر آیا کہ لاٹ کریڈک اپنی بندوق کندھے پہ رکھے پہاڑی کی چوٹی پہ کھڑے ہین۔

اب البتہ اینگس ونٹن کے دل مین اصلی دہشت پیدا ہوئی۔ کیونکہ نوجوان لاٹ کریڈک کی نظر دن سے نمایان تھا کہ اُنھون نے اس قاتلانہ کارروائی

کو دیکھ لیا ہے۔ مگر اُس وقت اُس کو کسی قدر اطمینان ہوا۔ بلکہ بہت تعجب ہوا جب دیکھا کہ لاٹ کریڈک اُتر کے اینگس ونٹن کے قریب آئے اور کہا " دوست اینگس۔ تم مجھے چغل خور نہ تصور کرو۔ مگر ہان اس رازداری کے معاوضہ مین اتنا بتادو کہ یہ کیا واقعات ہین۔ ابھی مین نے دیکھا کہ بھائی جان ایک گھوڑے پر تیزی کے ساتھ چلے جاتے ہین اور ایک عورت چادر مین لپٹی ہوئی اس طرح اُن کے پیچھے لگی بیٹھی ہے کہ گویا اُن کی معشوقہ ہے۔ مین نے یہ بھی دیکھا کہ پادری نے تعاقب کیا۔ تم واپس آئے۔ اور اُس کے بعد یہ سانحہ ہوش ربا پیش آیا "

یہ کہتے وقت لاٹ کریڈک نے معنی خیز طریقے سے غار کی طرف اشارہ کیا۔ اینگس ونٹن نے مختصر الفاظ مین اپنے نوجوان آقا سے تمام واقعات صاف صاف بیان کر دیے۔ کریڈک کو اس گھڑی تک اپنے بھائی کے عشق و محبت کی خبر نہ تھی۔ اب انھون نے یہ واقعات دار و غہ کی زبانی سُننے۔ پھر اُس سے کہا " اچھا اینگس اب تم گھوڑے پر سوار ہو کر جلدی بھائی جان کے پاس جاؤ۔ یہ تو تم ابھی کہہ چکے ہو کہ اس واقعہ کو جو ابھی پیش آیا تم اُن کے سامنے نہ بیان کرو گے۔ اچھا یہی سہی جو جی چاہے کرو۔ لوگ جانین گے کہ پادری صاحب خود ہی اِس غار مین گر پڑے۔ مین تمھارا راز فاش نہ کرون گا۔ مگر یاد رکھو کہ بھائی جان کو یہ بھی بتانے کی ضرورت نہین ہے کہ یہان مین تم سے ملا۔ یا مین اُن کے رازون سے واقف ہو گیا "

اینگس ونٹن ان احکام کی تعمیل پر خوشی سے آمادہ ہو گیا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور مارکوئس کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ اس اثنا مین اڈگر اُس مکان مین پہونچ گیا تھا جو لیلا کر بی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ یہ ایک خوشنما اور صاف ستھرا چھوٹا سا مکان تھا اُسی احاطہ مین ایک گائے اور چند بکریان بندھی تھین۔ اور نعمت خانہ مین بہت سی پُر لطف غذائین تھین۔ اینگس ونٹن نے جو دغا بازی و مکاری مین بے نظیر تھا چرب زبانی سے اپنے شریف آقا کو یقین دلا دیا کہ پادری صاحب مجھے نہین ملے۔ وہ مجھ سے پہلے ہی واپس چلے گئے۔

اور اس واقعہ کو داروغہ نے ایسی متانت کے ساتھ بیان کیا کہ نوجوان مارکوئس النڈیل کو اس کی سچائی مین ذرا بھی شک و شبہہ نہ رہا۔

جولیا کو اُس کے نئے مکان مین چھوڑ کے نوجوان مارکوئس اور اینگس ڈنٹن قصر مین واپس آئے۔ دوسرے دن صبح کو فادر یوسٹس کی لاش اُن کے دو دوستون آگسٹس اور ٹونی فیس کو غار کی تہ مین نہایت بری حالت مین پڑی ہوئی ملی۔ جہان سے وہ اُس کو خانقاہ مین اُٹھا لے گئے۔ اور مذہبی رسوم کے ساتھ دفن کر دیا اُس کی خبر جب قصر النڈیل مین پہونچی تو نوجوان مارکوئس نے بھی خیال کیا کہ یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ یہ بات اُن کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی کہ بدقسمت پادری نے اینگس ڈنٹن کے ہاتھون جان دی ہے۔ مگر ایک ایسا شخص بھی موجود تھا جو اس راز سے واقف تھا اور چاہتا تھا کہ اس راز کی بدولت داروغہ سے ایک نہایت ہی ذلیل اور خوفناک کام نکالے۔ یہ لارڈ کریڈک تھا۔ اُس نے کئی بار موقع پا کے اینگس ڈنٹن سے خفیہ طور پر باتین کین اور اُس سے کہا مین تمھارا راز اسی صورت مین نہ ظاہر کرونگا کہ اُس کے معاوضہ مین تم میری ڈھکی چھپی خدمت انجام دو۔ اینگس ڈنٹن کا دل ہر قسم کی بُرائی قبول کرنے کے لیے پہلے سے تیار تھا۔ چنانچہ اس قتل کے واقعہ نے اُسے بالکل لارڈ کریڈک کے قبضہ مین کر دیا۔ چونکہ وہ ایک جرم کا ارتکاب کر چکا تھا لہذا دنیا کے عام مجرمون کی طرح اس کے چھپانے کی کوشش مین ہر کام کے لیے تیار ہو گیا۔ چنانچہ جب لارڈ کریڈک نے اشارون اشارون مین ایک نہایت ہی ناپاک اور خوفناک تجویز جو اُن کے ذہن مین پہلے سے موجود تھی ظاہر کی تو وہ فوراً اُس مین شریک ہونے کو آمادہ ہو گیا پھر جب لارڈ کریڈک نے اپنی وہ تجویز صاف الفاظ مین بیان کی تو بھی اُس سے اینگس ڈنٹن نے مطلق اختلاف نہین کیا۔ اصل یہ ہے کہ لارڈ کریڈک نہایت ہی حریص و طامع شخص تھے۔ اور اپنے بھائی کے اعلیٰ رتبے کو حسد کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ وہ شان و شکوہ اور نمایش کے بھی دلدادہ تھے۔ لہذا اُس عظیم الشان دولت کی طرف بھی اُن کی نظر پڑتی

جو اُن کے بڑے بھائی کے قبضہ مین تھی جس کو حاصل کر کے وہ امیر کبیر بن سکتے تھے۔ لہذا لارڈ کریڈک نے ارادہ کر لیا کہ جس طرح ممکن ہو اپنے بڑے بھائی سے راستہ صاف کر کے خود ہی اَنڈیل کے علاقہ اور خطاب کو حاصل کرین۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ آنگس وٹمن کو نوجوان مارکوس کے ساتھ کوئی خاص محبت نہ تھی۔ مگر اس کی بھی کوئی خاص وجہ نہ تھی کہ اُن سے نفرت کرتا۔ لیکن ہان اتنا ضرور تھا کہ مارکوس اپنے معاملات کو نہایت سختی کے ساتھ دیکھتے۔ آمدنی اور خرچ کی بخوبی جانچ کرتے اور علاقے کے کامون کی ایسی دیکھ بھال کرتے کہ اینگس وٹمن کے ہاتھ مین کوئی عاملانہ قوت نہ تھی۔ لہذا اُس کو محسوس ہونے لگا کہ مین فقط نام کے لیے داروغہ ہون فی نفسہ میری کوئی حقیقت نہین ہے میرے ذریعہ سے فقط مارکوس کے احکام کی تعمیل ہوا کرتی ہے۔ لیکن آنگس حوصلہ مند شخص تھا۔ چاہتا تھا کچھ اختیارات ضرور حاصل ہون۔ اسی وجہ سے اس طریقہ انتظام کو جو ایڈ ورڈ نے رائج کر دیا تھا وہ ناپسند کرتا۔ بس یہی چیز تھی جس نے اُسے پہلے سے مارکوس کے خلاف کر رکھا تھا۔ ان دلی ہوسون کے بعد جب اس نے لارڈ کریڈک کی خوفناک تجویزون کو غور سے سُنا تو خود بھی آمادہ ہو گیا۔ الغرض کئی مخفی مشورون کے بعد یہ طے پایا کہ اس تجویز کے عمل مین لانے کے لیے ایک مناسب موقع تلاش کیا جاوے۔

مارکوس النڈیل اور اُن کی دُلھن کے قصر النڈیل مین آنے کی دعوتون کا سلسلہ کئی ہفتون تک جاری رہا۔ آخر سب مہمان یکے بعد دیگرے رخصت ہو کے اپنے گھرون کو گئے۔ اور سب کے بعد لارڈ کریڈک بھی اپنے بھائی اور بھاوج سے رخصت ہوا۔ اور ارادہ کیا کہ چند روز انگریزی دارالسلطنت مین جا کے بسر کرے۔ لیکن اس سفر کے برداشت کرنے کی غرض اپنا مقصد حاصل کرنا تھا۔ سب سے پہلے تو اُس نے یہ خیال کیا کہ چند روز اسکاٹ لینڈ سے باہر رہون گا تو کسی کے دل مین یہ خیال

نہ گزرے گا میں اپنے بھائی کی جان لینے کے لیے سازش کر رہا ہون۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا انگلستان مین چند ایسے لوگون کو بہم پہونچاؤن جو اس قاتلانہ کارروائی مین میری مدد کرین خود اپنے وطن کے لوگون تک کو وہ اس امر مین راز دار نہین بنانا چاہتا تھا۔ تیسرے یہ خیال تھا کہ مین جب لندن مین ہون گا یا بظاہر یہ مشہور ہوگا کہ مین لندن مین ہون تو ایسے وقت اگر وہ قتل و خون کی کارروائی عمل مین آئے گی تو کسی کو ذرا بھی شبہ نہ ہو سکے گا کہ اس معاملہ مین میرا کچھ بھی دخل ہے۔ لہٰذا یہ کہنا چاہیے کہ یہ سفر اُن کی مجوزہ کارروائی کا ایک جزو اعظم تھا۔ لہٰذا چلتے وقت اُنھون نے تمام باتون کو خوب اچھی طرح اینگس ونٹن کے ذہن نشین کر دیا۔

ادھر نوجوان مارکوس الانڈیل اس اثنا مین وقتاً فوقتاً جولیا لاکربی کے مکان پر جاتا رہا۔ لیکن ہمیشہ چھپ کے اور اس احتیاط کے ساتھ کہ اینگس ونٹن کے سوا کسی کو یہ راز نہ معلوم ہو سکے۔ لیکن یہ ملاقاتین پاکبازی اور بیگناہی کی نہ تھین چنانچہ چند روز مین جولیا لاکربی کو معلوم ہوا کہ مین ایک بچے کی مان ہونیوالی ہون۔ اس زمانہ مین مارگریٹ نے بھی شوہر کو خبر دی کہ مین چند روز مین اپنی باہمی محبت کا ثبوت دینے والی ہون۔ یہ سُنکر مارکوس الانڈیل کو بڑی خوشی ہوئی کہ عنقریب اس جائداد اور خطاب کا وارث پیدا ہونے والا ہے۔ مگر اتنا ہی جولیا لاکربی کے تعلقات نے اُسے پریشان کر دیا۔ اس اس اثنا مین جولیا نے پھر عجیب و غریب خیالات ظاہر کرنا شروع کر دیے۔ کبھی کہتی مجھے علانیہ اپنی معشوقہ تسلیم کر لو تاکہ تمھارے مخفی تعلقات سے مجھے لوگون کی نظر مین شرمندگی نہ ہو کہ مین بغیر نکاح کے حاملہ ہون۔ کبھی کہتی اب مجھے قصر مین رہنے کی اجازت دو۔ اور تمام عزتین جو مارگریٹ کو حاصل ہین اُن مین مجھے بھی شریک کرو۔ اور بعض اوقات اس قدر حد سے گزر جاتی کہ اکثر سے اس بات کا مطالبہ کرنے لگتی کہ اپنی بیوی مارگریٹ کو نکال دو۔ اور اپنا وہ عہد پورا کرو جو تم نے پہلے مجھ سے کیا تھا۔ یعنی مارگریٹ کے ساتھ اپنے نکاح کو ناجائز قرار دو اور میرے

ساتھ گرجے مین چل کے نکاح پڑھا لو۔
جولیا کے ان تقاضون سے نوجوان مارکوس بہت پریشان ہوا مگر یہ دیکھ کے کہ جب اُسے سمجھایا جاتا ہے کہ تمھارے مطالبات کس قدر غیر واجبی ہین تو وہ خاموش ہوجاتی ہے وہ ذرا مطمئن ہوجاتا۔ مگر تھوڑی ہی دیر بعد پھر جولیا کی وہی حالت ہوجاتی اور پھر جوش و خروش کے ساتھ وہی مطالبات کرنے لگتی۔ اور کہتی اگر میری خواہشین نہ پوری کردی گئین تو مین سیدھی لیڈی ملدگریٹ کے پاس چلی جاؤن گی۔ اور سارے واقعات اُن سے بیان کردون گی۔
اب مارکوس راز کے افشا ہوجانے کے خوف سے بہت پریشان تھا۔ آخر اُس نے مجبور ہوکر اپنے دارو غہ سے مشورہ کیا۔ اُس نے اس اثنا مین لارڈ کریڈک سے نامہ و پیام کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ اور اُنھون نے لندن سے اُس کو ہدایت کردی تھی کہ اپنا کیا طرز عمل رکھے۔ لہذا اُس نے مارکوس النڈیل کو مشورہ دیا کہ "حضور مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ جبتک جولیا لاکربی۔ کو خاص قصر کے اندر نہ جگہ دیجاے گی وہ کسی طرح مطمئن نہ ہوگی۔ اُس مکان مین اکیلی پڑے پڑے وہ گھبرایا کرتی ہے اور اسی تنہائی نے اُسکو دیوانہ بنا دیا ہے۔ اور یہ سب نتیجہ اُس کا ہے کہ وہ اکیلی رات دن انھین فکرون مین رہتی اور اِنھین باتون پر غور کیا کرتی ہے اگر اس کی یہ خواہش ایک حد تک پوری کردی جائے گی تو یقین ہے کہ کسی قدر مطمئن ضرور ہوجائے گی۔ اس تنہائی سے نجات پانے کے بعد وہ یقیناً مطمئن ہوجائے گی۔ اور آپ کی خواہش کے مطابق خاموش رہے گی"
اصل یہ ہے کہ مارکوس النڈیل مین اخلاقی کمزوری ضرور تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب اُنھون نے اپنے آپ کو اس پریشانی مین پایا تو اُن کی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیا کرین۔ خود کوئی راے نہ قائم کرسکے۔ لہذا دارو غہ سے مشورہ کیا۔ علاوہ برین اب اُن کو اس بات کا بھی اندیشہ تھا کہ کوئی مجھے جولیا لاکربی کے پاس جاتے دیکھ نہ لے چنانچہ فوراً دارو غہ

کے مشورے پر عمل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اینگس ونٹن نے اُنھین یہ مشورہ دیا تھا کہ عنقریب لیڈی مارگریٹ کے لڑکا ہونے والا ہے۔ لہذا اس بچہ کو دودھ پلانے کے لیے کسی عورت کی ضرورت پیش ہی آ جائے گی۔ جولیا لاکر بی کو اسی حیثیت سے قصر کے اندر جگہ دیجا سے پھر قبل اس کے کہ خود مارکوس کی بی بی سے اجازت لی جائے۔ اینگس ونٹن نے سارے قصر مین یہ خبر مشہور کر دی کہ جولیا لاکر بی نہایت شریف اور اعلی درجے کی عورت ہے اس کے شوہر نے چند مہینے ہوئے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ اس لیے وہ نہایت قابل رحم عورت ہے۔ نیک اور شریف مارگریٹ نے جب یہ سُنا تو خود ہی جا جا کے جولیا سے ملنے لگی۔ بلکہ کپڑون اور کھانے کا بھی اُس کے لیے اچھا انتظام کر دیا۔ چند روز بعد خود مارگریٹ نے یہ تجویز کی کہ جولیا کو انا کی حیثیت سے قصر مین رکھ لیا جائے اور جولیا نے بھی اسی راے کو پسند کر لیا۔

اس موقع پر ہم اتنا بتا دینا چاہتے ہین کہ اُس زمانہ مین ایک مقام سے دوسرے مقام کو خطوط قاصدون اور سوارون کے ذریعہ سے بھیجے جاتے تھے۔ اور یہ نہین تو یہ ہوتا کہ اُدھر لے جانے والا کوئی مسافر مل جاتا تو وہ خط اُس کے حوالے کر دیا جاتا۔ فقط خوش حال اُمرا آپس مین خط و کتابت جاری رکھتے تھے۔ کریڈک نے اس بات کو بھی اپنی تجویز کا ایک جزاعظم قرار دے دیا تھا کہ اپنے بھائی ایڈگر سے مستقل طور پر سلسلۂ خط و کتابت جاری رکھے۔ اس سے فقط اتنا ہی نہ تھا کہ لوگون پر یہ ظاہر ہوتا کہ اُسے اپنے بھائی کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ پھر جب اس کا خط ایڈگر کے پاس پہونچتا تو اُس کے لیے بھی لازم ہوتا کہ کسی کے ہاتھ جواب روانہ کرے۔ اس طریقہ سے کریڈک کے لیے موقع پیدا ہو گیا کہ اینگس ونٹن سے خط و کتابت کرتا رہے۔ کیونکہ وہی شخص جو قصر النڈیل سے ایڈگر کا خط لندن لے جاتا اس بات پر خوشی سے آمادہ ہو جاتا کہ دار وغہ کا ایک خط بھی لیتا جائے اسی طرح وہی لوگ جو کریڈک کا خط لندن سے قصر النڈیل مین لائے اینگس ونٹن کے نام بھی ایک خط لیتے آتے۔ اس طرح پھر تیسرے

ہفتہ کم سے کم مہینے مین ایک دفعہ آئنگس ونٹن اور لارڈ ڈ کرنڈک کو ایک خط بھیجنے کا ضرور موقع مل جاتا۔ جولیا لاکربی کے معاملات مین سے ہر ہر بات کی اطلاع آئنگس ونٹن کرنڈک کو ضرور دیا کرتا۔ اور کرنڈک آئنگس ونٹن کو وہان سے بار بار لکھتا کہ جس قدر جلد ممکن ہو اُس عظیم الشان تجویز کے عمل مین لانے کا موقع پیدا کرو۔ کیونکہ انگلستان مین مین نے اس مقصد کے لیے چند لوگون کو ہموار کر لیا ہے۔

ستانوےوان باب

گذشتہ واقعات کا تیسرا حصہ

جولائی ۱۸۶۵ء مین جولیا لاکربی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ یہ بچہ قصر النڈیل کے اندر پیدا ہوا۔ چند روز بعد لیڈی مارگریٹ کے بطن سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ طبیبون نے راے قائم کی کہ جولیا لاکربی دونون بچون کو بخوبی دودھ پلا سکتی ہے۔ لہذا النڈیل کا معصوم وارث بھی اسی کے سپرد کر دیا گیا۔

مگر وہ خوش نہ تھی۔ اُس نے دیکھا کہ جب اس کا بچہ پیدا ہوا تو مارکوس النڈیل نے کوئی پروا نہ کی بلکہ نہایت بے رُخی کے ساتھ پیش آئے۔ اس کے بعد جب مارگریٹ کے یہان لڑکا پیدا ہوا تو نوجوان مارکوس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس واقعہ سے جولیا لاکربی کے دل کو بڑا صدمہ ہوا۔ اُسے نظر آیا کہ میری توہین کی گئی اور مجھ سے زیادہ میرے بچہ کی تحقیر ہوئی۔ کیونکہ مارگریٹ کے بچہ کو جس کا نام بھی ایڈگر رکھا گیا تھا مارکوس نہایت محبت کی نظرون سے دیکھتے۔ اور جولیا لاکربی نے خیال کیا کہ مارگریٹ کو کامیابی ہوئی۔ اور مین ذلیل و خوار کی گئی۔ غرض یہ خیالات اس کے دل مین پیچ و تاب کھانے لگے۔ اس حالت مین اینگس ونٹن اکثر اس سے ملتا اور کوشش کرتا کہ اس کو نوجوان مارکوس سے اور زیادہ بدظن

کر کے ان کے مخالف بنا دیتا۔ اُس نے نہایت چالاکی کے ساتھ رفتہ رفتہ معاملہ کو اُس کے سامنے پیش کیا۔ اور کہا اصل تو یہ ہے کہ بھیین کو مار گریٹ کی جگہ پر ہونا چاہیے تھا۔ اور تمھارے ہی بچہ کا وہ لاڈ پیار ہونا چاہیے تھا جو معصوم بے زبان ایڈگر کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جولیا نے ان باتوں کو بغور اور توجہ کے ساتھ سُنا اور اینگس ڈنٹن نے جو کچھ کہا اس کو اپنے دل میں رکھ لیا پھر اُنھیں امور پر غور کرنے لگی۔ چند روز بعد اینگس ڈنٹن کو اُس کے کان میں اس بات کے ڈالنے کی بھی جرأت ہوئی کہ اگر تم مار گریٹ کی خدمت کرنا پسند کرو تو یقیناً تمھاری سب دلی خواہشیں پوری ہو جائیں گی۔ پھر اینگس نے کنایۃً یہ بھی کہہ دیا کہ اگر واقعی تم مارکوس النڈیل کی بی بی کا رتبہ حاصل کرنا چاہتی ہو تو یہ بات فقط اس طرح ممکن ہے کہ گریٹ کی مدد کر کے اُنھیں مارکوس بنا دو۔ اس صورت میں وہ تمھاری خواہشوں کے پورا کرنے میں مطلق دریغ نہ کریں گے۔ جولیا نے یہ باتیں سُنیں تو چونک پڑی۔ اور اینگس سے کہا اپنا مطلب صاف صاف بیان کرو۔ اور دارو غہ نے معصوم و بے زبان ایڈگر کی طرف اشارہ کر کے کہا تو یہ لڑکا چند روز میں کریڈک کو مارکوس ہونے سے باز رکھے گا۔"

مختصر یہ کہ جولیا لاکربی کو جو محبت مارکوس النڈیل کے ساتھ تھی اب سخت ترین دشمنی سے مبدل ہو گئی۔ اور دشمنی کا خیال چند روز پہلے ہی اُس کے دل میں پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ جب وہ فادر یوسٹس سے مِلی ہے تو انتقام لینے کا خیال صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا تھا۔ اب اینگس ڈنٹن کی چالاکی اور مکاری کی بدولت وہ خیالات پھر عود کر آئے۔ اور اس دفعہ اُس کے دل میں ایسی سخت نفرت پیدا ہوئی کہ اِس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ اب اُسے مارکوس سے نفرت تھی۔ مارکوس کی بی بی سے نفرت تھی۔ اور اُن کے بے زبان بچہ سے بھی نفرت تھی۔ ان بچوں کی عمر تین چار ہفتوں سے زیادہ نہ تھی کہ جولیا لاکربی کے خیالات اس حد تک پہونچ گئے۔

مار گریٹ بہت جلد تندرست ہو گئی۔ اور بچہ کو پیدا ہوئے تین ہفتہ

گذرے تھے کہ ایک دن اُس نے خوشی کے لہجے مین اپنے شوہر سے کہا "اب مین اچھی ہون۔ اور اتنی قوت آگئی ہے کہ تمھارے ساتھ قصر ایگل شام تک جا سکون جس کا بہت دن پہلے سے وعدہ ہے اور جس کے لیے خاص دن بھی مقرر ہو چکا ہے" اس مقررہ دن کو تین ہفتون سے زیادہ زمانہ باقی تھا۔ مگر ایک مہینے سے کم ہی یہ مدت اگرچہ بہت تھوڑی تھی مگر اینگس ونٹن نے ارادہ کر لیا کہ اس موقع پر وہ تجویز جو بہت دنون سے قرار پا چکی ہے عمل مین لائی جائے۔ اتفاقًا اُس کو ایک قاصد بھی لارڈ کریڈک کے پاس لندن جانے والا مل گیا۔ کیونکہ مارکوس النڈیل اپنی بی بی کی صحت یابی کے متعلق عزیز بھائی کو خط بھیج رہے تھے۔ مگر یہ قاصد بہت آہستہ آہستہ گیا۔ لہذا جب وہ لندن پہونچا تو ایگل شام مین مارکوس کی جو دعوت تھی اُس کو فقط چھ دن رہ گئے تھے۔ مگر لارڈ کریڈک نے مصمم ارادہ کر لیا کہ بغیر کسی تاخیر کے فورًا روانہ ہو جائین۔ انھون نے ایک انگریز سپاہی کو اُنھون نے اس سفاکانہ خدمت کے لیے تیار کر لیا تھا اور جس کا نام گرنشیم تھا مشورہ کیا۔ اور اُسی گھڑی دونون گھوڑون پر سوار ہو کر شمال کی جانب روانہ ہو گئے۔ راستہ کے ایک قصبہ مین گرنشیم نے چند ہفتے پیشتر چار بدمعاشون کو اس کام کے لیے آمادہ کر لیا تھا۔ اور ایک کثیر رقم کے معاوضہ مین وہ اس قاتلانہ کارروائی کے لیے تیار ہو گئے۔ اُن لوگون سے اُس نے کہہ رکھا تھا کہ "بالکل تیار رہنا۔ اور جس لمحہ پر اشارہ ہو اُس دم چل کھڑے ہونا" لہذا لارڈ کریڈک اور گرنشیم نے اپنی مجوزہ کارروائی کے لیے اُن چارون کو بھی ساتھ لے لیا اور نہایت تیزی کے ساتھ اسکاٹ لینڈ کی جانب روانہ ہوئے۔ اتوار کے دن صبح کو گرنشیم اور لارڈ کریڈک لندن سے چلے۔ اور جمعہ کے دن مغرب کے وقت وہ اور اُس کے پانچون ہمراہی قصر النڈیل کے قریب پہونچ گئے۔ اب ہم اُنھین یہین چھوڑ کے یہ بتانا چاہتے ہین کہ اس جمعہ کو قصر النڈیل کے اندر کیا واقعات پیش آ رہے تھے۔

اسی دن مارکوس اور اُن کی بی بی دونون وعدے کے مطابق اپنے قصر سے نکل کے قصر ایگل شام مین گئے۔ ہمراہ چار خدمتگار اور

چارلس خاندانی تھین۔ ستمبر کی ایک خوشگوار صبح تھی اور باوجود بدشگونی یعنی مارکوس کے قصر کے پھاٹک سے نکلتے وقت زرہ کے گرنے کے مارکوس نہایت خوش اور بشاش تھے۔ اس فوری بدشگونی کا مارکوس کی بی بی پر ایک لمحے کے لیے کچھ اثر ہوا۔ لیکن شوہر کو خوش اور بشاش دیکھ کے اُنھون نے بھی اس واقعے کو جس اُنھین ایک گھڑی کے لیے پریشان کر دیا تھا دل سے بھلا دیا۔ اصل یہ ہے کہ مارکوس النڈال اس خیال سے بہت ہی خوش تھے کہ مجھے چند روز کے لیے جولیا لاکر بی سے نجات مل جائے گی جس نے اُنھین بہت ہی عاجز کر رکھا تھا۔

آنیگس ونٹن نے بھی زرہ کو گرتے دیکھا تھا مگر اُس نے مارکوس النڈال اور اُن کی بی بی سے نہین کہا کہ سفر کو ملتوی کر دیجیے۔ اور جیسے ہی وہ دونون نظر سے غائب ہوئے وہ فوراً جولیا لاکر بی کے کمرے مین آیا اور کہا "اب انتقام کا وقت آگیا" اُس نے نظر اُٹھا کے داروغہ کی طرف دیکھا۔ اور پوچھا "تمھارا کیا مطلب ہے؟" آنیگس ونٹن اُس کے قریب بیٹھ گیا اور کان مین کہا "مارکوس النڈال جنھون نے تمھین دھوکا دے کے تباہ اور برباد کیا اُن کی اور اُن کی بی بی دونون کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا۔ اُن کی زندگی کے فقط چند گھنٹے باقی ہین ایسی حالت مین کیا تم یہ پسند کرو گی کہ اُن کا یہ بچہ زندہ رہے؟"

آنیگس ونٹن نے جولیا کو پہلے ہی اپنا ہم خیال بنا لیا تھا سنتے ہی بولی "یہ چھوٹا بچہ ایڈگر مارگریٹ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے مین کسی طرح نہین دیکھ سکتی کہ زندہ رہے۔ مارکوس نے یہان لاکر مجھے اور زیادہ ذلیل کیا"

یہ جواب سُن کر انیگس ونٹن دل مین بہت خوش ہوا۔ اس نے دیکھا کہ میرا دلی مقصد عنقریب پورا ہونے والا ہے۔ ایک قسم کا زہر انیگس ونٹن نے پہلے سے مہیا کر لیا تھا جو ایک درخت کی جڑ کا عرق تھا جو پہاڑون مین کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ فوراً اُس کے چند قطرے معصوم بے زبان ایڈگر کے حلق مین ڈال دیے گئے۔ چند ہی گھنٹون مین بچہ بے ہوش ہو گیا۔ اور فوراً

اُسے تشنج کے دورے ہونے لگے اُسی دم قریب کے شہر سے ایک طبیب بلا یا گیا۔ اور اُس نے یہ خیال کر کے کہ اس بچہ کو وہی مرض ہے جو اس عمر کے بچون کو عموماً ہوا کرتا ہے معمولی دوائین تجویز کر دین۔ اور جولیا لاکربی نے بظاہر نہایت توجہ کے ساتھ وہ دوائین استعمال کرائین۔ مگر اُسے یقین تھا کہ زہر اپنا کام کیے بغیر نہ رہے گا۔

مغرب کے قریب اینگس ونٹن چور دروازے سے جو قصر کے پہلو مین نالہ کی طرف واقع تھا نکلا۔ اور سیدھا ایک غار مین گیا جو چٹان کے نیچے واقع تھا۔ یہان اُس نے لارڈ کریڈک گریشم اور اور اُن چار بدمعاشون کو پایا جو بڑی تیزی کے ساتھ انگلستان سے یہان آ پہونچے تھے۔ اور اُن لوگون سے الگ ہو کے لارڈ کریڈک اور اینگس ونٹن نے دیر تک باتین کین۔ داروغہ نے اپنی ساری کارروائی بیان کر دی اور کہا مجھے یقین ہے کہ جب تک قصر مین پہونچون اُس بے زبان ایڈگر کو بیجان پاؤنگا لارڈ کریڈک نے اپنے وفادار خادم کی بہت تعریف کی اور آیندہ کارروائی کے متعلق بھی سب معاملات فوراً طے ہو گئے۔ اب لارڈ کریڈک گریشم اور چارون بدمعاش انگریز جنگل مین چلے گئے۔ اور ایک تنگ راستے مین کمین گاہ مقرر کر کے چھپ رہے۔ قصر انیگل شام اور قصر اللنڈیل کے درمیان یہی سب سے قریب کا راستہ تھا۔ یہان یہ سب بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے۔

اس اثنا مین اینگس ونٹن قصر مین واپس آ گیا۔ اُس کی اتنی دیر کی عدم موجودگی کسی پر نہ ظاہر ہو سکی۔ مگر اُسے احتیاط کی بے انتہا ضرورت تھی تاکہ کسی شخص کو ذرا سا بھی شبہ نہ ہونے پائے جولیا لاکربی کے کمرے مین جا کے اس نے ایڈگر کو بظاہر آخری سانسین لیتے ہوئے پایا۔ طبیب نے بھی جواب دیدیا تھا اور یہ کہا کہ اب میرے ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہین اور یہ کہہ کے وہ قصر سے واپس چلا گیا۔ اینگس ونٹن نے اس موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہا کیونکہ اس سے اُس کی تجویز کو مدد ملتی تھی۔ لہذا اُس نے ایک

سوار کو قصر ایگل شام مین بھیج کے مارکوس اور اُن کی بی بی کو اطلاع دی کہ فوراً واپس آئین۔

اس سوار کو گئے آدھ گھنٹہ نہین گذرا تھا کہ آیڈگر کے مرض مین دفعۃً ایک انقلاب پیدا ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ گویا اس مین از سرِنو جان پڑ گئی۔ غالباً دوا نے زہر کے اثر کو کم کر دیا۔ بہرحال یہ نظر آیا کہ جیسے بچہ کو فوری صحت ہو گئی ہے۔ جولیا لاکری اور اینگس ونٹن نے ابتداءً تو یہ خیال کیا کہ شمع زندگی کے گل ہوتے وقت کی جان ہے۔ مگر تھوڑی دیر نہین گذرنے پائی تھی کہ معلوم ہوا خدا نے اس ظالمانہ کارروائی کا فوری انتقام لیا۔ چنانچہ آیڈگر ساعت بہ ساعت اچھا ہونے لگا۔ اس سے پوری بحالی کے آثار نمایان ہوئے۔ اور نظر آیا کہ وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے اور اس مین مرض کا کوئی اثر نہین۔ اور دفعۃً جولیا لاکری کا بچہ سخت ترین دورون کی تکلیف مین مبتلا ہو گیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس بچہ کو کسی قسم کا زہر نہین دیا گیا مگر خدا معلوم کیا بات تھی کہ وہ بچہ جن کی ان دونون بدمعاشون نے جان لینی چاہی تھی صحت پانے لگا اور وہ بچہ جسے کسی قسم کا نقصان پہونچانے کا خیال بھی نہین کیا گیا تھا جانکنی مین مبتلا ہو گیا۔ جولیا یہ دیکھ کے نہایت خوف زدہ ہوئی۔ اُسے محسوس ہوا کہ خدا مجھ سے انتقام لے رہا ہے اور جب اینگس ونٹن کمال شقاوت و سنگدلی سے پھر آ کے معصوم آیڈگر کے حلق مین اُسی زہر کے چند اور قطرے ڈالنے لگا تو جولیا نے لپک کے وہ شیشی اُس کے ہاتھ سے چھین سکے زور سے آتش دان مین پھینک دی۔ اور کہا "اب مین یہ نہین چاہتی کہ جس بچے کو خدا نے موت کے پنجے سے چھڑا لیا ہے اُسے پھر کسی قسم کا نقصان پہونچایا جائے"۔

اینگس ونٹن کو مجبوراً اُس کا کہنا ماننا پڑا۔ وہ نہین چاہتا تھا کہ اس پریشانی مین اس کو کسی قسم کا غصہ دلائے۔ اس لیے کہ اندیشہ تھا کہین ایسا نہ ہو وہ اِس راز کو جسے بخوبی جان گئی تھی لوگون پر ظاہر کر دے۔ اسوقت اینگس بیٹھ کے غور کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اس اثناء مین جولیا وہی دوائین جو طبیب نے آیڈگر کے لیے تجویز کی تھین اپنے بچہ کو دینے لگی۔ مگر اس کی سب کوششین بیکار ثابت ہوئین۔ اور رات کے دس بجتے بجتے اس کا بچہ رخصت

ہو گیا۔

اب جولیا کی پریشانی ومصیبت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ وہ بالکل مایوس تھی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اُس نے افسوس کے لہجے مین کہا، خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ اُس نے اس بچہ کو مجھ سے لے لیا۔ مین اس کے مرنے سے خوش ہون۔ اس لیے کہ مین اس سے محبت کرتی تھی۔ واقعی یہ بہت اچھا ہوا کہ مر گیا اگر زندہ رہتا تو سوا شرم وذلت اور پریشانی کے اور کوئی نتیجہ نہ ہوتا۔ ماسوا اس کے مین بھی اس بات کو نہین برداشت کرسکتی تھی کہ وہ بڑا ہو کے مجھ سے پوچھتا کہ میرا باپ کون تھا؟"

اب جولیا بالکل مطمئن تھی۔ انگیس ونٹن نے پھر اُس کے کان مین کہا کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمھارا بچہ شان وشوکت کے ساتھ انڈیل کے خاندانی مقبرے مین رکھا جائے؟" یہ بات بالکل جولیا کے مرضی کے مطابق تھی۔ اس نے فوراً آمادگی ظاہر کر دی۔ اور دارد غہ نے سمجھایا کہ یہ غرض کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہماری اصلی تجویز بھی پوری ہو جائے گی۔

داروغہ نے کہا یہ بات اس طرح ممکن ہے کہ ہم مشہور کر دین کہ ایڈگر نے انتقال کیا اور تمھارا بچہ زندہ ہے۔ دونون بچے بالکل ہم شکل واقع ہوئے ہین۔ لہذا کوئی شخص بھی اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے گا۔ ساتھ ہی معنی خیز لہجے مین کہا، اور اس معصوم بچہ ایڈگر کے ماں باپ ہرگز ہیا تک زندہ واپس نہ آئین گے کہ پہچانین۔ لہذا بچون کو بدل لو اور تمھاری سب خواہشین پوری ہو جائین گی۔ تمھارے بچے کی تجہیز وتکفین اُسی جاہ وجلال اور شان وشوکت کے ساتھ عمل مین آئے گی جس طرح کہ عالی مرتبہ نسل انڈیل کی نسل والون کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور ہمارا مقصد بھی اس طرح حاصل ہو جائے گا یعنی یہ کہ یہ بچہ ایڈگر جو مارگریٹ کے بطن سے پیدا ہوا ہے ہمیشہ کے لیے انڈیل کی جائداد عزت اور خطاب سے محروم ہو جائے گا۔

یہ تجویز بالکل جولیا کے مرضی کے مطابق تھی۔ کیونکہ اب اُس کے دل مین رقابت وانتقام دونون طرح کے خیالات موجود تھے۔ غرض

وہ فوراً اس پر آمادہ ہو گئی۔ اور جھٹ پٹ ہمدردہ نے بچے کے کپڑے اتار کے آنڈگیہ کو پہنا دیے۔ اور اُس کے قیمتی کپڑے اُتار کے اپنے بے جان بچہ کو پہنا دیے۔ بعد ازان سارے قصر مین یہ خبر مشہور کر دی گئی کہ خاندانِ المنذر کے وارث سعدوم المنذر نے انتقال کیا۔ اس خبر سے کسی کو زیادہ تعجب نہین ہوا۔ مگر رنج سب کو تھا۔ قصر کے اندر جتنے لوگ موجود تھے سب دیکھ چکے تھے کہ طبیب نے جواب دے دیا ہے۔ لہذا وہ اس خبر کے پہلے ہی سے منتظر تھے۔

عین اسی وقت جنگل مین ایک نہایت خوفناک سانحہ پیش آ رہا تھا۔ مارکوس اور اُن کی بی بی نے جیسے ہی اپنے بچے کا انتقال سُنا فوراً گھوڑون پر سوار ہو کے اپنے گھر کی راہ لی۔ خادمہ عورتون کو اُنھون نے قصر ایگل شام مین چھوڑ دیا۔ فقط اپنے چار دن ہمراہیون اور خادمہ کو ساتھ لے کے چل کھڑے ہوے۔ کیونکہ اس جنگل مین ڈاکو کثرت کے ساتھ پھیلے ہوے تھے۔ اور اُنھین مکان پہونچنے کی بہت جلدی تھی۔ لہذا اُنھون نے اپنے گھوڑون کی باگ چھوڑ دی اور تھوڑی دیر مین دونون میان بیوی اپنے ہمراہیون سے بہت آگے نکل آئے۔ کیونکہ ہمراہیون کے گھوڑے تیز نہ تھے۔ یکایک جنگل مین لاڈر کریڈک گرتشیم اور اُن کے انگریز بدمعاش دفعۃً اُن پر جھپٹ پڑے بہت ہی مختصر زمانہ تک لڑائی ہوتی رہی۔ تھوڑی ہی دیر مین مارکوس اور اُن کی بی بی دونون کاری زخم کھا کر گرے۔ بعد ازان یہ خیال دلانے کے لیے کہ یہ کام ڈاکوون کا ہے قاتلون نے مارکوس اور ان کی بی بی کے زیور اور جواہرات اپنے قبضہ مین کر لیے۔ اور جھٹ پٹ یہ کارروائی کر کے جہان تک جلدی ہو سکا بھاگ کھڑے ہوے۔ کچھ دیر کے بعد مقتولین کے ہمراہی سوار اس مقام پر پہونچے اور یہ مہیب منظر دیکھ کے اس قدر پریشان ہوئے کہ قاتلون کے تعاقب کا خیال بھی کسی کو نہ آیا۔ اور جب اُنھین ہوش آیا تو معلوم ہوا کہ اب تعاقب کرنا بالکل بے سود ہے۔

آخر وہ لوگ لاشون کو قصر مین اُٹھا لائے یہان بچے کے مر جانے سے لوگ پہلے ہی رنجیدہ اور پریشان ہو رہے تھے۔ جنگل کے اس سانحہ

کی خبر پہونچی تو عجیب کُہرام مچ گیا۔ان ہمراہیون یا قاصد پر کسی قسم کا شبہ نہین کیا جا سکتا تھا۔اس لیے کہ اُن کی ایمان داری اور وفاداری مسلم تھی۔جولیا لاکربی نے جب دیکھا کہ یہ کام پورا ہوگیا تو اُسے یہ محسوس ہوا کہ گویا صدیون کے گناہون کا بار اُس کے دل پر پڑ گیا ہے۔اب وہ چاہتی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ ان دونون لاشون مین پھر جان پڑ جاتی۔اُس کے انتقام کی پیاس بجھ چکی تھی اور اب وہ اپنے کئے پر پچھتا رہی تھی۔اور اگر یہ اندیشہ ہوتا کہ مین بھی اس جرم مین شریک سمجھی جاؤن گی تو وہ تمام واقعات لوگون پر ظاہر کر دیتی۔

آنیگس ڈنٹن نے اِس کارروائی سے ثابت کر دیا کہ مکاری اور دغابازی مین کوئی اُس سے بڑھ کر نہین ہے۔اُس نے سمجھ لیا تھا کہ اگر مین غم ظاہر کرکے زیادہ رؤن پیٹون اور آہ وزاری کرونگا تو ممکن ہے کہ لوگون کو مجھ پر کسی قسم کا شبہہ پیدا ہو جائے۔لہذا اُس نے غمگین صورت تو بنالی۔مگر بے انتہا رنج کا اظہار نہین کیا بار بار وہ لوگون کی طرف سے اپنا منھ پھیر لیتا اور رونے لگتا۔مختصر یہ کہ اُس نے ایسی عمدگی کے ساتھ اپنی صورت بنالی کہ لوگون کی زبان پر تھا "یہ شریف خاندان الَنڈیل کا بڑا وفادار خادم ہے" اس نے فوراً ایک قاصد کو لندن مین لاڈ کرنڈک کے پاس دوڑایا جواب مارکوئس الَنڈیل تھے۔

پھر اُس نے حکم دیا کہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ تجہیز وتکفین عمل مین آئے۔کیونکہ بے شمار زخمون کی وجہ سے لاشین زیادہ دنون تک نہین رکھی جاسکتی تھین۔پھر اس افسوس ناک سانحہ کے چھٹے دن مارکوئس اینڈ گربد قسمت مارگریٹ اور جولیا لاکربی کے بچے کی لاشین تابوتون مین بند کرکے خاندانی مقبرہ مین رکھ دی گئین۔مگر اس وقت عجیب وغریب غیرمعمولی اور خلاف عقل بدشگونیان ظاہر ہوئین۔کھونٹیون پر سے زرہین گر پڑین جو بعد بھی گرا کین۔ہوا مین عجیب وغریب آوازین گونجین۔اور قصر کے تاریک گوشون مین کسی کے کراہنے کی آوازین سنی گئین۔

خاندان الَنڈیل کی رسم کے مطابق یہ رسم ابتداے شب مین مشعلون کی روشنی مین عمل لائی گئی۔جسوقت یہ رسم ادا کی جا رہی تھی

جولیا لاکربی اپنے کمرے مین تنہا بیٹھی اس معصوم بچہ کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی جو جھولے مین غافل سو رہا تھا۔ یہی بچہ النڈیل کی جائداد کا اصلی وارث تھا مگر اس نے اپنا بچہ بنا کے اُس کو بیدم کر دیا تھا جولیا کے دل مین اس وقت ایک عجیب افسوسناک خیال پیدا ہوا۔ گذشتہ واقعات کو وہ نا قابل بیان افسوس کے ساتھ سوچ رہی تھی۔ اور جب آیندہ معاملات پر غور کرتی تو اُسے اُسی نسبت سے زیادہ خوف معلوم ہوتا۔ اُسے محسوس ہوا کہ اب میرے لیے کوئی امید نہین باقی ہے۔ بیشک ایک خفیف سی خوشگوار جھلک بھی نہین نظر آ سکتی۔ سوا مایوسی اور پریشانی کے کوئی چیز نہین۔ دفعۃً اُس کے کانون مین ایک آواز آئی اور خودبخود اُس کی نظر اوپر کو اُٹھ گئی۔ اُفوہ یہ کیسا خوفناک منظر تھا۔ جس نے اُس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ کیا دیکھتی ہے کہ مقتول مارکوس اور اور اُن کی بیوی کی روحانی شکلین کمرے کے ایک کونے مین کھڑی ہین اور اپنے ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے اُسے بار بار دھمکاتی ہین۔ ان کے چہرون پر اگرچہ مُردنی کی سی زردی چھائی ہوئی ہے۔ مگر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُن مین جان باقی ہے اُن کے کپڑے پھٹے ہوے تھے اور اُن مین خون بھرا تھا۔ وہ دونون شکلین ایک منٹ سے زیادہ زمانے تک اسی مقام پر کھڑی جولیا لاکربی کو اشارون سے دھمکاتی رہین۔ پھر اُس کے بعد دفعۃً غائب ہو گئین۔ اور دو کراہنے کی بہت ہی صاف آوازین سُنائی دین۔ جولیا مین اب ضبط کی طاقت نہ تھی وہ بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑی۔

جب اُسے ہوش آیا تو دیکھا کہ چراغ گل ہو گیا ہے اور کمرے مین اندھیرا گھپ ہے۔ آہستہ آہستہ وہ زمین پر سے اُٹھی اور اس ہوش رُبا واقعے پر غور کرنے لگی۔ مگر یہ خیال کر کے اُس نے ایک حد تک اپنے دل کو مطمئن کر لیا کہ جو کچھ مین نے دیکھا محض خواب تھا۔ اس طرح اپنی دلجمعی کر کے اُٹھی اور چراغ جلانے کے لیے ضروری چیزون کو تلاش کرنے لگی۔ اسی کام مین مصروف تھی کہ یہ الفاظ پھر اُس کی زبان سے نکلے یہ بیشک یہ سوا خواب کے اور کچھ نہ تھا۔

جیسے ہی یہ الفاظ پورے ہوے کسی نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اُس کے ایک رخسارے پر رکھ دیا۔ اور ساتھ ہی دو دفعہ کراہنے کی آواز ین کمرے کے اندر گونجین۔ اب جولیا لاکربی نے بدحواس ہو کے اس زور سے چیخ ماری کہ اگر قصر کے سارے نوکر چاکر تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر خدمتگاروں کے کمرے مین نہ چلے گئے ہوتے تو ان مین سے کوئی نہ کوئی اُس کی آواز سن کے ضرور اُس کے کمرے مین آجاتا۔ لیکن کسی نے اُس کی آواز نہین سُنی اب وہ مایوس ہو کے اُسی تاریکی مین بیٹھ گئی۔ اور اُس کا دل اس قدر خوف زدہ تھا اور اُسے ایسی روحانی تکلیف ہو رہی تھی کہ ہوش و حواس بجا نہ تھے۔

غرض ساری رات اُس نے اسی حال مین بسر کی۔ اس خوف زدہ عورت کو ایک لمحہ کے لیے بھی اس کا خیال نہین آتا تھا کہ جہان پڑی ہے وہان سے اُٹھ کے اپنے بستر تک جائے۔ جب صبح کی روشنی نمودار ہوئی تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اپنے ہوش و حواس درست کیے۔ اور رات کے واقعات پر غور کرنے لگی۔ دل مین کہا کہ مین نے ایک نہایت سخت جرم مین شرکت کی ہے۔ اور ایک معصوم بچے کی جان لینی چاہی تھی۔ مگر وہ اس بات کی جراءت نہ کر سکی کہ لوگون کے سامنے اس کو بیان کر دیتی۔ کیونکہ اُسے خوف تھا کہ اس جرم مین شریک ہونے کی وجہ سے مجھے بھی پھانسی دے دی جائے گی۔ مگر اب وہ اس قصر کے اندر بھی نہین رہ سکتی تھی۔ کیونکہ رات کے واقعات دیکھ چکی تھی۔ یہ غیر ممکن تھا کہ دوسری رات بھی اُسی کمرہ مین اور اُسی چھت کے نیچے بسر کرے اپنا یہ ارادہ اُس نے اینگس ونٹن پر ظاہر کیا اور وہ اس کو سن کے بہت خوش ہوا۔ وہ تو خود ہی چاہتا تھا کہ یہ عورت کسی بہانے یہان سے چلی جائے جانتا تھا کہ اُس کی طبیعت مین دفعۃً ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اگر یہان رہی تو بہت ممکن ہے کہ کسی وقت اُس کی زبان سے کوئی ایسا جملہ نکل جائے جس سے سارا راز فاش ہو جائے اس خیال سے داروغہ نے اس کو روپیہ دیا اور ایک گھوڑا مہیا کر دیا کہ جہان جی چاہے چلی جائے جولیا نے

معصوم آیڈ گر کو اپنی گود مین لیا اور قصر الندڈیل سے چل کھڑی ہوئی - اور ایسا (نگ وینٹن)
نے کمال ہوشیاری کے ساتھ یہ خبر مشہور کر دی کہ وہ اپنے بعض دوستون سے ملنے
کو جا رہی ہے جو ملک کے کسی دور دراز مقام پر رہتے ہین -

قصر سے نکلتے ہی وہ بد قسمت عورت ایڈنبرا کی سڑک پر چلی - مگر یہ نہین
جانتی تھی کہ کہان جا رہی ہون - ابھی تک اُس نے یہ فیصلہ نہین کیا تھا کہ کہان جا کر
سکونت اختیار کرون گی - بس ایک خیال اُس کے دل مین تھا کہ قصر انڈڈیل سے
جس قدر دور ممکن ہو نکل جاؤن - کیونکہ یہ مقام اُس کے لیے نہایت تکلیف دہ
ہو گیا تھا دو دن تک برابر یونہین سفر کرتی رہی - تھک جاتی تو رات کے قریب
کسی مکان مین ٹھہر جاتی - تیسرے دن صبح کو چلی تو اُس کے دل مین ایک انقلاب
پیدا ہوا - بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اُسے اپنے تمام گذشتہ واقعات یاد آ گئے - اُس
نے خیال کیا کہ مین نے کیسی غلطیان کین - اور کیسی تکلیفین اُٹھائین - پھر اُس نے اس
معصوم بچے سے جو اُس کی گود مین تھا - انتقام لینا چاہا یہ خیال ساعت بساعت
زیادہ مضبوط ہوتا گیا - اسی خیال مین محو تھی کہ دفعۃً ڈاکوؤن نے آ کے گھیر لیا اور کہا
گھوڑے سے اُترو اور جتنا روپیہ اُس کے پاس تھا چھین لیا - اسی قدر نہین بلکہ
اُس کے قیمتی کپڑے بھی اُتروا لیے - اور اُس کو نیم برہنہ مفلس و نادار چھوڑ کے
چلے گئے -

اب اُس کی عجیب حالت تھی - وہ مایوس و پریشان ہو کر بچہ کو گود مین لیے
ہوے ایک ندی مین پھاند پڑی جو قریب ہی بہ رہی تھی - ڈاکوؤن نے بھی دور سے
اس واقعہ کو دیکھا اور سمجھے کہ وہ عورت اور وہ بچہ دونون ندی مین ڈوب گئے -
مگر ہوا اس کے خلاف - ندی کا تیز رو پانی اُسے دور تک بہا لے گیا - پانی مین
وہ نظرۃً بچے کو سینے سے لگائی رہی - چند منٹ مین بہتے بہتے ایک ایسے مقام پر
پہونچی جہان ندی بہت چوڑی ہو گئی تھی اور پانی زیادہ گہرا نہ تھا - فوراً
وہ کنارے نکل آئی - اور خودکشی کی کوشش پر افسوس کرنے لگی - اب تھوڑی
دور پر اُسے ایک جھونپڑا نظر آیا - فوراً اُس مین داخل ہوئی - اور اس کاشتکار
نے جو اُس مین رہتا تھا معصوم بچہ کو دیکھ کے اُس کی بہت خاطر کی - باقی دن اور

ساری رات اُس نے یہین بسر کی۔ صبح کو اپنے مہربان سے رخصت ہوئی جس نے ایک پرانی چادر اُسے دیدی تاکہ بچے کو چھپا سکے۔

اس جدید واقعے اور تازہ مصیبت نے اُسے بالکل بدحواس کر دیا۔ اب اُس کا دماغ بالکل خراب ہوگیا۔ کئی بار ارادہ کیا کہ اس بچے کو مار ڈالے۔ مگر جب اس ارادہ سے ہاتھ اُٹھاتی تو اُس کے معصوم چہرے پر نظر پڑ جاتی اور رحم آجاتا۔ مگر پھر جب اپنی اگلی لغزشوں اور حماقتوں کا خیال آجاتا تو جوش انتقام سے ایک مردم خوار شیرنی بنجاتی۔

آخر پھرتی پھراتی آیڈنبرا کے قریب پہونچی۔ اور اسی تباہی و پریشانی کی حالت مین شہر کے اندر داخل ہوئی۔ یہان پہونچ کے وہ قصر کی چٹان کے اُسی دامن مین بیٹھ گئی جہان کئی سال پیشتر اُس نے اپنے عاشق اور تباہ کرنے والے کو پہلی بار دیکھا تھا۔ یہان اُس نے چاہا کہ پریشان خیالات دور ہو جائین مگر کوشش بے سود تھی۔ وہ خود اور بچہ دونون کئی دن کے فاقے سے تھے۔ آخر بھاگتے بھاگتے رات ہو گئی۔ اور وہ شہر کے اندر گشت لگانے لگی۔ چاہتی تھی کہ کہین ٹھہرنے کی جگہ ملے۔ خودداری اس کی اجازت نہ دیتی تھی کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ تھوڑی دیر مین وہ ایک عالیشان محل کے قریب پہونچی۔ جس کے پھاٹک کھلے ہوے تھے اور جس مین شادی کی تیاریان ہو رہی تھین۔ اُسے خبر نہ تھی کہ کس کا مکان ہے اور کس کی شادی ہے۔ مگر دفعۃً یہ خیال اُس کے دل مین پیدا ہوا کہ جس طرح ممکن ہو مین اس بچے سے سبکدوش ہو جاؤن۔ چنانچہ سوتے بچے کو اس عالیشان محل مین چھوڑا۔ ایک روٹی کا ٹکڑا اُٹھا لیا پھر نکل کے بھاگی۔ اور رات کی تاریکی مین غائب ہو گئی۔

اس طرح معصوم اور بے زبان آیڈگر جو مقتول مارکوس الندیل اور اُن کی بیوی کا فرزند اور اُن کی جائداد کا وارث تھا۔ ارل گلن گائل کی فیاضی پر چھوڑ دیا گیا۔ اور عین اُس رات کو جب کہ اُن کی شادی ہو رہی تھی ارل گلن گائل اور اُن کی بیوی نے کلنتھے نام رکھ کے اُس بچے کی پرورش شروع کر دی۔

اٹھانوے وان باب

گذشتہ واقعات کا آخری حصہ

اس اثنا مین لارڈ کریڈک گریشیم اور چارون بدمعاش انگلستان مین واپس پہونچ گئے۔ اس خوفناک کاروائی کے بعد وہ تھوڑی دیر بھی وہان نہین ٹھہرے فوراً اپنے گھوڑون کی باگین جنوب کی جانب پھیر دین۔ اور غیرمعمولی تیزی کے ساتھ واپس چلے۔ اُنھون نے اسکاٹ لینڈ آتے وقت راستہ مین متعدد مقامات پر اپنے گھوڑے چھوڑ دیے تھے۔ لہذا واپسی مین بہ نسبت آنے کے بہت کم وقت صرف ہوا۔ چارون بدمعاشون کو اس خدمت کے معاوضہ مین بہت کافی انعام دیدیا گیا۔ اور وہ اپنے مکانون کو چلے گئے۔ لارڈ کریڈک اور گریشیم نے فقط گیارہ دن کی عدم موجودگی کے بعد پھر لندن مین قدم رکھا تھا۔ مزید احتیاط کے لیے دونون نے اپنے کو چند نمایان مقامات پر اور ہوٹلون مین ظاہر کردیا۔ تاکہ کسی کو اُن کی چند روزہ عدم موجودگی کی متعلق خبر نہ ہونے پائے۔ اگر اس واقعہ کے متعلق کسی کو لارڈ کریڈک پر شبہ بھی ہوتا تو بے شمار لوگ اس بات کی گواہی دینے کو آمادہ ہوجاتے کہ "اُس وقت اُن کا ہائی لینڈ مین ہونا کسی طرح ممکن نہین ہے"

وہ قاصد جسے آنیگس ونٹن نے قصر النڈیل سے روانہ کیا تھا اُن کے پہونچنے کے ایک ہفتہ بعد لندن پہونچا۔ کیونکہ یہ سفر اُن دنون عموماً بارہ دن مین طے ہوتا تھا۔ لارڈ کریڈک نے جو اپنے گناہون کے طفیل مین اب مارکوس النڈیل ہوگئے تھے۔ اس واقعہ کو سُن کر اس قدر افسوس ظاہر کیا کہ آٹھ دن سے زیادہ زمانے تک بستر سے نہین اُٹھے۔ پھر اس کے بعد اسکاٹ لینڈ جانے کی تیاریان کرنے لگے اور اُس خوفناک واقعے کے کامل ایک مہینہ کے بعد قصر النڈیل مین پہونچے۔ نوکرون چاکرون نے اپنے آقا کی حیثیت سے اُن کا استقبال کیا۔ الغرض اب وہ ہر طرح کامیاب و بامراد تھے۔ فقط ایک خطرہ باقی تھا جس کا اُنھین کبھی کبھی خیال آجاتا۔ وہ یہ تھا کہ النڈیل کا اصلی وارث ابھی زندہ موجود ہے اور وہ سٹرن عورت اُن کے اہم راز کو جانتی ہے۔ مگر چند

اُنھین اِس طرف سے بھی اطمینان ہو گیا۔ اور اُس کا حال ہم اسی سلسلہ مین بیان کرین گے۔

قصر مین اور قرب جوار کے سارے علاقے مین عام طور پر یہی خیال تھا کہ مارکوس اور اُن کی بیوی کو ڈاکوؤن نے قتل کیا ہے لوگون کے دل مین اس خیال کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم کرنے کے لیے کریڈک نے یہ تدبیر کی کہ سارے علاقے مین شکاری کتے چھوڑ دیے۔ اور بہت سے ڈاکو بچارے بغیر کسی الزام کے قتل کر ڈالے گئے۔ مگر بعض راہ گیر اور غریب خانہ بدوش بھی ان کتون سے پریشان ہوے۔ ان لوگون کو یا تو کتون نے پھاڑ ڈالا یا اپنے تیز دانتون سے اس قدر زخمی کر دیا کہ اُن کے ساتھ بھی ڈاکوؤن ہی کا سا سلوک کرنا پڑا۔ تاکہ یہ الزام نہ لگایا جا سکے کہ بے گناہ لوگ بھی ان شکاری کتون سے پریشان ہوے ہین کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے تو اپنا حال لوگون سے ضرور بیان کرتے۔ ایک دن یہ جدید مارکوس کریڈک اپنے شکاریون کے ساتھ جنگل مین انسانی شکار کی تلاش مین پھر رہے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے تین آدمیون کو گھوڑون پر سوار دیکھا۔ جن کی وضع قطع سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ ڈاکو ہین۔ مگر فقط ظاہری ثبوت کافی نہ تھا اتفاقاً بعض شکاریون نے فوراً پہچان لیا کہ ان مین سے ایک کا گھوڑا قصر کے اصطبل کا ہے۔ تینون ڈاکو گرفتار کر کے قصر النڈیل مین لائے گئے۔ اور اینگس رنٹن نے فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی گھوڑا ہے جو اُس نے جولیا لاکربی کو دیا تھا۔ ایک ڈاکو کے کندھے پر وہ چادر بھی پڑی ہوئی تھی جو جولیا لاکربی کو دی گئی تھی۔ اس کے بعد اُن ڈاکوؤن نے خود بھی اقبال کر لیا کہ ہم نے ایک عورت کو لوٹ کے یہ گھوڑا اور چادر اُس سے چھین لی تھی مزید سوالات کے جواب مین اُنھون نے بتایا کہ اُس عورت کی گود مین ایک بچہ بھی تھا۔ پھر اُنھین جب موت کی سزا دی گئی تو مرنے سے پہلے اُنھون نے ایک پادری کو بلایا اور اقرار جرم کے سلسلہ مین یہ بیان کیا کہ وہ عورت جسے ہم نے لوٹا تھا بچے کو گود مین لیے ہوے ندی مین پھاند پڑی۔ اور ہماری آنکھون کے سامنے دونون پانی مین ڈوب گئے۔ ان واقعات کی بھی مارکوس کو خبر کیگئی۔

اور اُنھین اور اینگس وٹمن کو اب کامل یقین ہوگیا کہ اب کسی قسم کا اندیشہ نہین باقی رہا- کیونکہ ہمارے اس عظیم الشان جرم کے ظاہر ہونے کا اب کوئی خطرہ نہین ہے
ڈاکوؤن کو پھانسی دیدی گئی- اور لارڈ کرڈیک جواب مارکوس النڈیل تھے اسی طرح سارے علاقے مین شکاری کتون کے ذریعہ سے ڈاکوؤن اور بدمعاشون کا تعاقب کرتے رہے- ان کی اس کارروائی سے اُن کے ملازمون اور قرب و جوار کے تمام سردارون نے خیال کیا کہ مارکوس اپنے بھائی اور بھاوج کے قتل کا انتقام لے رہے ہین- پھر اپنی محبت کا مزید ثبوت دینے کے لیے مارکوس نے حکم دیا کہ اُس مقام پر جہان یہ افسوسناک سانحہ پیش آیا تھا ایک سنگ مرمر کی یادگار بناکر کھڑی کردی جائے- اور چونکہ بجز اینگس وٹمن کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اس لیے سب نے مارکوس کی تعریف کی- مگر اس بات کو کوئی نہین جانتا تھا کہ خود مارکوس نے اس جائداد اور آبائی خطاب کے حاصل کرنے کے لیے یہ جرم کیا تھا-

اِن کارروائیون کے بعد مارکوس النڈیل زیادہ زمانہ تک اپنے قصر مین نہین ٹھہرے- کرسمس کے روز مارکوس ایڈگر اور اُن کی بی بی کی روحانی شکلین نظر آئین جس سے کرڈیک کو معلوم ہوا کہ اگرچہ دنیوی حیثیت سے مین کامیاب ہون مگر غالباً خدا نے ان خاموش روحانی شکلون کو قبرون مین سے اُٹھا کے کھڑا کردیا ہے تاکہ مجھے خوفزدہ کرتی رہین- اس خیال کے آتے ہی قصر سے چلے گئے- اور اس علاقے کا انتظام اور وہان کی حکومت اینگس وٹمن کے ہاتھ مین دیدی- داروغہ کی بھی یہی خواہش تھی- اُس نے اپنی نمک حرامی اور بے ایمانی کے معاوضے مین پہلے ہی سے اس کو سوچ رکھا تھا- مارکوس النڈیل یہان سے گئے تو انگریزی دارالسلطنت مین پہونچے اور عیاشی و بدکاری مین منہمک ہوگئے کیونکہ یہی ایک چیز تھی جس مین وہ اس روحانی تکلیف سے نجات پاتے جو اس جرم کے بعد سے ہمیشہ اور ہر گھڑی اُن کے دل مین موجود رہتی-

اس حالت کو کئی سال گزر گئے- ایڈگر جو النڈیل کا حقیقی وارث

تھا آرل گلن گائل کے مکان مین کنتھ کے نام سے پرورش پاتا رہا۔ پھر جب آرکوس انگریزی دربار سے ایڈنبرا مین واپس آئے اور ہمارے نوجوان بہادر کنتھ کو آرل گلن کائل کے مکان مین دیکھا تو اُنھین اس بات کا ذرا بھی وہم و گمان نہین ہوا کہ یہی میرا وہ بھتیجا ہے جس کے والدین کو مین نے قتل کیا تھا۔ جولیا لاکربی۔ اس اثنا مین شمالی اسکاٹلینڈ مین تباہ حال پھرتی رہی۔ افلاس و پریشانی کو اُس نے خود ہی قبول کیا تھا۔ اور سمجھتی تھی کہ اس طریقے سے مین اپنے گذشتہ گناہون کا کفارہ ادا کر رہی ہون۔ اسے بھی ایک روحانی تکلیف تھی۔ مگر راز کو اُس نے کسی پر ظاہر نہین کیا۔ کیونکہ ڈرتی تھی کہ اُس کے ظاہر ہوتے ہی مجھے پھانسی ہو جائے گی۔ چند سال کے بعد یکبیک اُس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ دیکھون وہ معصوم بچہ اینڈرگر جوالنڈیل کا اصلی وارث تھا زندہ و سلامت موجود ہے یا نہین۔ اس جستجو مین وہ ایڈنبرا مین آئی۔ اور اُس مکان کو ڈھونڈھنے لگی جس مین بچے کو ڈال گئی تھی۔ مگر ہر گلی کوچے کی خاک چھانی کہین پتہ نہ لگا۔ کیونکہ اُس مکان کو رات کے وقت دیکھا تھا اور اندھیرے مین اُس کی قطع ذہن نشین نہ ہو سکی تھی۔ آخر مایوس ہو کر چند روز بعد وہ ایڈنبرا سے چلی گئی۔ اور پھر شمالی علاقہ جات مین پہاڑون کی ٹھوکرین کھانے لگی۔ اس کو چند ہی روز ہوئے تھے کہ تیئیس برس بعد سنہ ۱۸۱۶ء مین اُسے دفعتًہ خیال آیا کہ پھر ایک بار چل کے قصر النڈیل کے بُرجون کو دُور سے دیکھ لون۔

لہذا اُسی طرف چل کھڑی ہوئی۔ اور جس وقت وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑی ہو کے اس عظیم الشان قصر کو دور سے دیکھ رہی تھی اُس کے دل کی عجیب حالت تھی۔ گذشتہ واقعات کی یاد اور اس قلعہ کا ہر ہر کنگرہ نظر کے سامنے آکر اُسے ایسی تکلیف دیتا کہ معلوم ہوتا جیسے کسی نے لوہے کو خوب گرم اور سرخ کر کے اُس کے سر پہ رکھ دیا۔ اسی تکلیف کے خیال سے اُس نے اتنی مدت تک ادھر آنے کا قصد نہین کیا تھا۔ مگر اب یہان آگئی تو دل مین خود بخود یہ خیال پیدا ہوا کہ قصر النڈیل کے قرب و جوار ہی مین رہنا چاہیے۔ چنانچہ پہاڑون کے اندر ایک غار اُس نے چھانٹ لیا اور اسی مین رہنے لگی۔

چند روز بعد اُس نے کنتھ اور ملکم کو اُنھین پہاڑیون مین دیکھا۔ گریہ خیال ایک لمحہ کے لیے بھی اُس کے دل مین نہین گزرا کہ کنتھ کون ہے۔ مگر آپ ہی آپ اُس کے ساتھ ایک قسم کی محبت پیدا ہو گئی۔ دوسرے دن جب وہ جنگل مین پھر رہی تھی تو اُس نے کنتھ آدی لینا اور لارڈ ملکم کو دیکھا اور اس موقع پر اُسے معلوم ہوا کہ نوجوان کنتھ اُس نازنین کا بھائی نہین ہے۔ اور اُس کی آنکھون سے ٹپکتا تھا کہ وہ اُس نازنین کو چاہتا ہے۔ اس دفعہ بھی کنتھ کی صورت دیکھتے ہی اُس کے دل مین ایک خاص قسم کی ہمدردی پیدا ہوئی۔ مگر اس کی وجہ خود اُس کی سمجھ مین نہ آتی تھی۔

اس واقعہ کو بھی ایک مہینہ ہو گیا تھا کہ مارکوئس الندیل تیئس برس کی عدم موجودگی کے بعد اپنے اس آبائی مکان مین آئے۔ جولیا لاکربی نے افواہاً سن لیا تھا کہ مارکوئس آنے والے ہین۔ جس وقت اُن کا جلوس قصر کی جانب آ رہا تھا وہ اتفاقاً جنگل مین پھر رہی تھی۔ اس نے لارڈ گلن کائل کو مارکوئس سے ملتے دیکھا۔ مارکوئس کی صورت دیکھ کر دفعتاً اُس کے دل مین ایک جوش پیدا ہوا۔ اور وہ عجیب وغریب طریقے سے اُن کا نام لے لے کر شور کرنے لگی۔ مگر مارکوئس مطلقاً نہین سمجھے کہ یہ کون عورت ہے۔ اُن کو تینون ڈاکوؤن کا بیان سن کے پورا یقین تھا کہ جولیا لاکربی ندی مین ڈوب کے مر گئی۔ لہذا اُن کے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ یہ پُراسرار عورت وہی ہے۔ اسوا اس کے اُنھون نے جولیا لاکربی کو بجز اُس دن کے جبکہ اُن کے بھائی اُسے خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے جھونپڑے سے گھوڑے پر بٹھا کر لیے جاتے تھے کبھی نہین دیکھا تھا۔ اور اس موقع پر بھی اُنھون نے اُس کی شکل نہین دیکھی تھی۔ اور اگر اُس زمانے مین اُنھون نے دیکھا بھی ہوتا تو اب ان پھٹے پرانے کپڑون مین ہرگز نہ پہچان سکتے کہ یہ وہی حسین اور نازک اندام جولیا ہے۔ الغرض وہ بالکل نہین جانتے تھے کہ یہ کون عورت ہے۔ دل مین خیال کیا کہ یہ کوئی محتاج اور مجنون عورت ہے جو بغیر کسی خاص وجہ کے میرا نام لے لے کے شور کر رہی ہے لیکن اُن کی

بات دل میں کھٹک ضرور گئی کہ اُس کی آواز میں ایک معمولی اثر ہے۔

اب جولیا کے دل میں کنتھ کے متعلق ایک خاص ہمدردی پیدا ہو گئی تھی۔ لہذا اُس کو بار بار دیکھنے کی ہوس میں وہ اسی قرب وجوار میں گشت لگانے لگی جب کنتھ نے آدی لینا کو ڈانلڈ اور کے ہاتھوں سے بچایا تو اُس وقت بھی وہ اُس کے سامنے آ گئی۔ افواہاً اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ مارکوس انڈیل یہاں اس غرض سے آئے ہیں کہ لیڈی اودی لینا سے شادی کریں۔ مگر کنتھ کی نظروں سے وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اُس پر عاشق ہے۔ لہذا جس وقت جنگل میں مارکوس ارل گلن گائل شیک آپیمن اور اُن کے ہمراہی لڑ رہے تھے اس نے سب کے سامنے پکار کے کہہ دیا کہ "جس نے اودی لینا کو چھڑایا ہے وہی بہادر اُس کو گرجے میں بھی لے جائے گا۔ اور اُن لوگوں پر افسوس ہے جو اُسے مارکوئس انڈیل کے ساتھ بیاہنا چاہتے ہیں"

پھر اُس کے بعد جولیا لاکربی نے کنتھ کو اُس روز دیکھا جبکہ کرسمس کے بعد والی صبح کو وہ اودی لینا کے ساتھ جنگل میں سیر کر رہا تھا۔ یہ خبر سارے ضلع میں مشہور ہو چکی تھی کہ رات کو دعوت میں ایک نہایت خوفناک واقعہ پیش آیا ہے۔ جولیا لاکربی کے دل میں بھی اس واقعہ کے معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ اُس نے کنتھ سے باتیں کیں اور اسی موقع پر اُس نے یہ بھی دریافت کیا کہ "کیا تم ہی وہ کنتھ ہو جس کا نام سارے ضلع میں مشہور ہو رہا ہے؟" اُس وقت وہ اس نوجوان کی صورت کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اور دل خودبخود اُس کی طرف کھنچا جاتا تھا۔ مگر کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی۔ پریشانیوں نے اُس کے ہوش وحواس بھی باطل کر دیے تھے۔ مگر یہ خیال کسی طرح اُس کے دل میں نہ آتا تھا کہ وہ معصوم اینڈ گر جس کو اُس نے ایک گڑھ میں ڈال دیا تھا اگر زندہ ہو گا تو آج اس کی اتنی ہی عمر ہو گی۔

پھر اُس کے بعد جولیا لاکربی اس طوفان کی رات کو دیکھی گئی

جبکہ کسی غیر معمولی کشش سے کھنچ کر وہ یک بیک اُٹھی اور پہاڑ دن غاروں اور چٹانوں کو طے کرتی ہوئی جنگل کی طرف چلی- وہان سے ایک غیر محسوس کشش اُس کو سنگ مرمر کی یادگار کے پاس لائی- اُسی وقت مقتول فادر نوئیس کی روحانی شکل آنگس ونٹن کو بھی یہان تک ہنکا لائی تھی- جولیا نے اپنا نام بتانا مناسب نہ جانا- اس لیے کہ وہ گمنامی ہی کی حالت مین رہنا چاہتی تھی مگر یہ ضرور چاہتی تھی کہ بوڑھے داروغہ کو ڈرا دے- اس لیے اُس نے اپنا نام اُس کے کان مین کہہ دیا جس کو سنتے ہی وہ دہشت سے بدحواس ہو کے وہان سے بھاگا- اب فقط جولیا وہان باقی تھی کہ مقتول مارکوس اور اُن کی حسین بی بی کی روحانی شکلین اُس کی نظر کے سامنے ہوگئین- مارکوئس زرہ بکتر سے آراستہ تھا اور اُن کی بی بی قیمتی کپڑے پہنے تھین- دونون نے جولیا کیطرف دیکھا اور قصر کی طرف اشارہ کیا- اگرچہ کوئی بات صاف طور پر اُس کی سمجھ مین نہین آئی مگر وہ اتنا جان گئی کہ دونون شکلین یہ بتا رہی ہین کہ وہان کوئی ایسی خدمت اُس کے متعلق ہے جو گزشتہ گناہون کا کفارہ ہو سکتی ہے- اس کے بعد طوفان بخوبی کم نہین ہوا تھا کہ جولیا لاکربی کو سراندلف میک آیبین کے جوانون سے معلوم ہوا کہ قصر النڈیل مین لارڈ ملکم کے غائب ہو جانے کے باعث کنتھ پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے اُس کو کنتھ کے ساتھ پہلے ہی ہمدردی پیدا ہو چکی تھی اب اثناے گفتگو مین اُس نے یہ سُنا کہ وہ لارڈ گلن گائل کا پروردہ نوجوان ہے تو وہ دل ہی دل مین کسی قدر چونکی اور ساتھ ہی دوسرا فقرہ یہ سُنا کہ وہ شیرخوار بچہ تھا کہ شریف ارل گلن گائل کے قلعہ کے نیچے پڑا ملا تو وہ دریاے فکر مین غرق ہو گئی- چنانچہ اطمینان کے ساتھ غور کرنے کے لیے وہ اُن لوگون کے پاس سے ہٹ آئی اور ٹہلنے لگی- ٹہلتے ٹہلتے دل مین کہا "النڈیل کے وارث کی عمر اس وقت یہی ہوگی جو کنتھ کی ہے" الغرض وہ جس قدر غور کرتی زیادہ یقین ہوتا جاتا کہ مقتول مارکوئس اور اُن کی بی بی کا فرزند یہی کنتھ ہے- یعنی وہی جسے مین

تیئس برس ہوئے ایتھرا کے ایک نامعلوم محل مین چھوڑ دی تھی۔

انھین دنون مین عطان وہین قلعہ میک آلیین کے پشت پر پہونچی وہان باورچی خانہ کے اندر ان دو خدمتگارون کو اس جنگلی سور کے متعلق باتین کرتے پایا جو ایک روز قبل وہان لایا گیا تھا اور ایک ٹوٹی ہوئی تلوار بھی اس کی گردن مین پیوست تھی۔ میک آلیین سپاہیون نے باتون باتون مین یہ بھی کہہ دیا تھا کہ کنتھ کی تلوار کا ٹوٹا ہوا قبضہ اس سے ایک ہی روز پہلے ندی کے کنارے پڑا ملا تھا۔ ٹوٹی ہوئی تلوار کا جنگلی سور کی گردن مین اور اس کے قبضہ کا ندی کے کنارے پایا جانا ایسے واقعات تھے جنھون نے جولیا لاکربی کو بالتخصیص اپنی جانب متوجہ کر لیا اور اس کے دل مین شوق پیدا ہوا کہ یہ ٹوٹی تلوار کسی طرح میرے قبضہ مین آ جاتی۔ حسن اتفاق باورچی نے اس کو نکال کے باہر پھینک دیا اور جولیا نے فوراً اٹھا کے اس کو اپنے پاس رکھ لیا۔

ان واقعات کے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ ملکم کی رہائی کی کوشش مین وہ کس طرح اسی قلعہ مین قید ہو گئی۔ پھر مارمورا اور جافرے نے کس طرح ان دونون کو آزادی دلائی۔ مگر یہ بات ہم ناظرین کو بتا دینا چاہتے ہین کہ جب یہ سب لوگ جنگل کی جانب جا رہے تھے کہ کنتھ کی بیگناہی ظاہر کرین میک آلیین نے ان کا تعاقب کیا۔ کیونکہ ان کی دستاویز کھو گئی تھی جس کو مارمورا نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ ان تعاقب کرنے والون نے پناہ گزینون کو پا لیا۔ اور جولیا لاکربی کو ایک سپاہی نے مار کے گرا دیا اور وہ یہ خیال کر کے اسی جگہ چھوڑ دی گئی کہ اس مین جان نہین باقی ہے۔

تاہم کنتھ کی جان بچ گئی اور اس کی بیگناہی پورے ثبوت کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ فقط یہی نہین ہوا کہ لارڈ ملکم صحیح و سلامت واپس آئے بلکہ وہ ٹوٹی ہوئی تلوار بھی مل گئی جس سے اس کے بیان کی تصدیق ہوئی۔ ساتھ ہی اس دستاویز سے جو مارمورا اور جافرے کے قبضہ مین تھی تا۔ کونٹ الٹرڈیل کا

دغابازی اور بے ایمانی کا حال کھل گیا۔

اُس خوفناک رات کو جبکہ لوگ کنتھ کو پھانسی دینے کے لیے جنگل میں لے گئے ہیں مارکوس کے دل میں طرح طرح کے خوف پیدا ہو رہے تھے۔ اُن کی ناپاک طبیعت نے ہزاروں خوفناک شکلیں اُن کے سامنے پیش کر دیں۔ پھر جب اُنھوں نے اُن بدشگونیوں۔ علامتوں اور شیطانی شکلوں کو دیکھا اور وہ دہشت ناک آواز سُنی جو سارے قصر میں گونج اُٹھی تھی تو خود بخود اُن کے دل میں یہ بات آئی کہ یہ نوجوان کوئی معمولی آدمی نہیں۔ یقیناً کوئی بہت بڑا شخص ہے۔ کیونکہ غیرارضی قوتیں اُس کی حفاظت کر رہی ہیں۔ چنانچہ اُنھوں نے اُسی وقت اپنا یہ خیال اپنے معتمد علیہ اینگس ڈنکن پر ظاہر کیا اور گزرے ہوئے واقعات پر غور کرنے کے ساتھ کنتھ کی عمر اور بعض اور واقعات کو تطبیق دینے لگے۔ اُنھیں نظر آیا کہ اس مجہول النسب نوجوان کی عمر وہی ہے جس سے اُنھیں خوف ہے۔ مگر جو خبر اُنھیں پہونچ چکی تھی۔ اُس کی بنا پر اُنھیں یقین کامل تھا کہ جولیا مع اُس بچے کے ندی میں ڈوب گئی۔ اس بنا پر اُنھوں نے اپنا دل مضبوط کر لیا اور مطمئن رہے کہ اُن ڈاکوؤں کا بیان غلط نہیں ہو سکتا۔ مگر چند ہی روز میں اُن کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔ کیونکہ جس رات مارکوس النڈیل نے میک آلپین بھائیوں سے معاہدہ کیا ہے اُسی رات کو جولیا لاکربی بھی وہاں آپہونچی۔ مارکوس النڈیل اُس کے پیچھے دوڑے اور اُس نے اپنا نام بتا دیا جس کو سنتے ہی مارکوس کے ہوش اُڑ گئے۔ اور اُنھیں یقین ہو گیا کہ میری موت کا وقت آپہونچا ہے۔

مارکوس جانتے تھے کہ اُس کا کیا انجام ہوگا۔ ڈاکوؤں کو دھوکا ہوا۔ جولیا لاکربی زندہ موجود ہے۔ اور وہ زندہ ہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ بچہ بھی بچ گیا ہو۔ اور یہ خیال اگر صحیح ہے تو ہزاروں واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ النڈیل کا حقیقی وارث یعنی مظلوم ایڈگر یہی نوجوان کنتھ ہے۔ یہ معلوم ہوتے ہی مارکوس کے طرز عمل میں ایک فوری انقلاب واقع ہوا۔ اور اُنھوں نے بجائے اِس کے کہ اپنے قصر میں ٹھہر کے دشمنوں کا مقابلہ کرتے انڈلف میک آلپین کو ساتھ لیا اور چھپ کے ایڈنبرا میں آئے۔ دارالسلطنت میں فوری طور پر آنے کی ضرورت یہ تھی کہ

پتہ لگائین۔ اور موقع ملے تو کوئی ایسی تدبیر اختیار کرین کہ وہ ہمیشہ کے لیے خاموش کردیا جائے۔ چاہے اِس کوشش مین سخت سے سخت دشواریان پیش آئین مگر اس مین غفلت نہ کی جائے۔

جولیا بلاکربی نے اِس کے بعد ہمارے نوجوان بہادر کنیتھ کو اسٹرلنگ کے قریب مرغزار مین پایا جہان وہ آوارہ حال پھرتی پھراتی پہونچ گئی تھی۔ اور ہمارے ناظرین دیکھ چکے ہین کہ لارڈ ڈنبار کی رہائی مین اُس نے کیسی کوشش کی۔ اُس کے چند روز بعد وہ کنیتھ سے ملنے کے لیے ایڈنبرا کی جانب آرہی تھی اور دل مین ٹھان لیا تھا کہ اب کی دفعہ اُس کا اصلی راز یعنی اُس کا حسب و نسب اُسے بتا دونگی۔ مگر انگس وٹن نے راہ مین اُس کو گرفتار کر لیا اور قصر النڈیل مین پکڑ لے گیا۔ جہان سے اُس کو کنیتھ نے رہائی دلائی۔ لہذا اب جو ملی تو اُس نے سارا حال کنیتھ کو بتا دیا۔ اُس کا بیان ایک کاغذ پر لکھ لیا گیا۔ فادر کیپٹس نے اُس پر اپنی گواہی ثبت کردی۔ اور جولیا کو اطمینان ہو گیا۔ کیونکہ کنیتھ نے اُس کا قصور معاف کر دیا۔ اور وہ فارغ البالی و اطمینان کے ساتھ سینٹ ہلینا کی خانقاہ مین رہنے لگی۔

یہ اس قصہ کے مفصل واقعات تھے۔ اور جن ذرائع سے یہ ہم پہونچائے گئے اُن کا حال بھی ہم بیان کر چکے ہین۔ لہذا اب کسی کو اس مین شبہہ نہین رہا کہ کنیتھ ہی وہ عالی نسب آدمی ہے جو النڈیل کے خطاب اور جائداد کا حقیقی وارث ہے۔

ان واقعات کے بیان کرنے مین جو ایک مسلسل قصے کی صورت مین ادا کیے گئے تھے اعلیٰ حاکم عدالت کے تین گھنٹے صرف ہوئے۔ لیکن ان لوگون کو جو اس وقت کھانے کے بڑے کمرے مین جمع تھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ معلوم ہوتا جیسے سارا بیان چند ہی منٹ مین پورا ہو گیا۔ سارا بیان سننے کے بعد ان لوگون نے جو کنیتھ کے گرد جمع تھے پھر اُسے مبارکباد دی۔ بعض لوگ اظہار ہمدردی کرنے لگے کہ آپ کو بڑی دقتین اور تکلیفین برداشت کرنا پڑین۔ کنیتھ نے مختصر الفاظ اور اپنی ہر دلعزیز آواز مین سب کا شکریہ ادا کیا۔

مگر اس کی تقریر کا کوئی حصہ اس سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا نہ تھا کہ "واقعات کے لحاظ سے ثابت ہو گیا کہ مین اس خطاب کا حقیقی وارث ہون جیسے مین نے آج اختیار کیا ہے۔ لہذا اب مین اپنے اس عزیز نام ایڈگر کو پھر اختیار کرتا ہون جو مرحوم والدین نے میرے لیے تجویز کیا تھا۔ مگر اُس کے ساتھ ہی مین اپنا دوسرا نام کنتھ بھی نہ چھوڑون گا جس نام کے ساتھ مین نے تکلیفین اور مصیبتین برداشت کین۔ اور اسی گمنامی کی حالت مین لیڈی آدی لینا میرے حال پر مہربان ہوئین۔ اور اپنی بے لوث محبت سے مجھے سرفراز کیا یہ وہ نام ہے جو اسکاٹ لینڈ کے باشندون مین نہایت مشہور ہوا۔ جن کی حفاظت کے لیے مین جنگ پر آمادہ ہوا اور خدا کی مدد سے نمایان فتح حاصل کی۔

نانوان باب

بستر مرگ

کھانے کے بڑے کمرے مین یہ رسم ادا ہو چکی تو غلام اور خدمت گار باہر نکلے بعض صحن مین ٹہلنے لگے۔ بعض فصیلون کے اوپر سیر مین مصروف ہو اور بعض اپنے کمرون مین چلے آئے۔ مگر ہر شخص کے دماغ مین یہی تعجب خیز واقعات چکر کھا رہے تھے جو ابھی ابھی اُس کے گوش گزار ہوئے تھے۔ یہ معلوم ہوتا کہ جیسے کسی فرشتے نے آسمان سے اُتر کے دوسرے عالم کا راز سب پر ظاہر کر دیا۔ اب کنتھ اُس کمرے مین گیا جس مین ایک مدت قبل اُس کے مان باپ رہا کرتے تھے۔ یہ وہی کمرہ تھا جس مین لارڈ ڈگلن گائل اپنے قیام کے زمانے مین شب باش ہوا کرتے تھے۔ جس مین ایک دروازہ کوٹھری کی جانب لگا ہوا تھا۔ اور اُس مین ایک زرہ کا جوڑا کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ ہمارے نوجوان بہادر نے اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا تاکہ اطمینان قلب کے ساتھ اُس خدا کا شکریہ ادا کرے جس کی مدد سے وہ اس درجے کو پہونچ گیا۔

شام ہوئی آفتاب غروب ہوا اور تاریکی نے اپنے سیاہ پردے زمین پر پھیلا دیے۔ سارے قصر النڈیل مین خاموشی تھی اور بجز ایک کمرے کے سب مین چراغ گل تھے۔ ہان ایک کمرے مین چراغ روشن تھا۔ اور اس مین سے کسی کے باتین کرنے کی آواز آتی تھی۔ یہ کمرہ آئنگس وِنٹن کا تھا۔

اس بدقسمت اور تباہ حال شخص کی حالت مین آخری چند گھنٹون کے اندر ایک عظیم الشان اور خوفناک انقلاب ہو گیا تھا۔ مشرقی ممالک کی وبا جو اپنے نام ہی سے جسمون مین لرزہ ڈال دیتی ہے۔ اور جس کے اثر سے چند ہی گھنٹون کے اندر نہایت قوی اور توانا و تندرست شخص زرد۔ کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ گال پچک جاتے ہین۔ آنکھین بیٹھ جاتی ہین اور کھال مین جھریان پڑ جاتی ہین اُس وبا یعنی ہیضہ کے سخت ترین حملے سے بھی انسان کی وہ حالت نہ ہوتی ہوگی جو جرائم کے انکشاف اور ساری عمر کی دغابازیون کے ظاہر ہو جانے سے چند گھنٹون کے اندر آئنگس ونٹن کی ہو گئی۔ یہ بدقسمت شخص فقط ایک ڈھانچہ رہ گیا تھا۔ سارا گوشت جو ہڈیون پر تھا پسینہ ہو کے بہ گیا۔ اور یہ پسینہ کسی وقت تو بخار کی حدت سے جلتا ہوا گرم ہوتا اور کسی وقت برف کی طرح سرد۔ سر سے پاؤن تک پسینے مین ڈوبا ہوا تھا جس کے بڑے بڑے قطرے اُس کی پیشانی اور سارے بدن سے ٹپک رہے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُس کا آخری وقت آ گیا اور موت لمبے ڈگ رکھتی ہوئی بڑی تیزی کے ساتھ اُس کی طرف چلی آتی ہے۔

اب اس کی کوئی ضرورت نہین سمجھی گئی کہ اس بدقسمت دم توڑنے والے کو قیدی کی حیثیت سے رکھا جائے۔ یا کوئی سپاہی اُس کے کمرے کے دروازے پر کھڑا کیا جائے۔ کیونکہ ملک الموت نے اس کے اعضا پر اپنا اثر ڈال دیا تھا اور وہ اپنے بستر پر بے حس و حرکت پڑا تھا۔

قادر انگینٹیس نے اُس کی حالت کنتھ سے بیان کی اور ہمارے نوجوان بہادر کو گوارا نہ ہوا کہ بدقسمت دشمن کی جانکنی کی تکلیفون مین اور اضافہ کر دے۔ اگر صحت ہو گئی تو انسانی عدالت گاہ کے سامنے اس کو

اپنے جرائم کی جوابدہی کرتی ہوگی۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ بہت ہی جلد دوسرے عالم میں پہونچ کر اپنے گناہوں کا بدلہ پانے والا تھا۔

بوڑھا داروغہ بچھونے پر پڑا تھا۔ لکھوکھا گناہوں کا بار اُس کے سر پر تھا۔ اور اُسے پریشان کر رہا تھا۔ اُسے یہ معلوم ہوتا کہ میں دنیا میں قوم یہود کی طرح اس لیے چھوڑ دیا گیا ہوں کہ دنیا کے خاتمے تک وہاں کی مصیبتیں برداشت کروں اور کبھی دم نہ نکلے۔ اینگس ونٹن کے بستر کے پاس فادر اگنیٹیس بیٹھے تھے۔ اور اپنی زبان سے اُس کو اُسی حد تک تسلی دے رہے تھے جہاں تک اس امید کی گنجائش ان کو نظر آتی کہ خدا کی درگاہ میں اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ایک چھوٹی میز پر صلیب اور تسبیح رکھی ہوئی تھی پاس ہی ایک چراغ روشن تھا۔ جس کی زرد کرنیں داروغہ کے چہرے کو زیادہ تاریک اور مہیب بنا رہی تھیں۔ مگر وہی کرنیں سینٹ کتھبرٹ کے مقدس راہب کے چہرے کو زیادہ روشن اور واضح بنائے ہوئے تھیں۔

فادر اگنیٹیس نے تسلی بخش الفاظ کہے وہی الفاظ جو الفاظ عموماً کیتھولک عقیدے والے پادری مرنے والے کے سامنے کہتے ہیں۔ مقدس راہب نے اینگس ونٹن کو ہدایت کی کہ اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرے اور سب کو نام بنام ظاہر کر کے معافی کا خواستگار ہوتا کہ دوسری دنیا میں پہونچتے وقت اس کی روح پاک و صاف ہو جائے۔ ساتھ ہی خدا کے رحم اور بخشش کو نہ بھول جائے جس کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ اور کوئی شخص یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ کہاں تک پہونچ کے ختم ہوگی۔

گنہگار داروغہ نے خاموشی اور اطمینان کے ساتھ پادری کے الفاظ سننے کی کوشش کی۔ مگر نہیں اُسے ایک لمحہ کے لیے بھی اطمینان نہ حاصل ہوتا۔ اُسے معلوم ہوتا کہ لکھوکھا بچھوؤں نے ایک ساتھ اپنے ڈنک میرے جسم میں پیوست کر دیے ہیں۔ جن سے وہ گھبرا کے پیچ و تاب کھانے اور چیخنے لگتا۔ دوسرے لمحے یہ معلوم ہوتا کہ اس کے جسم کے گرد برف کی سلیں رکھدی گئی ہیں۔ جن سے وہ بالکل بے حس و حرکت ہے اور سارے

عضو بیکار ہو گئے ہیں۔ اس حالت میں سوا اندرونی تکلیف سے کراہنے کے اور کچھ نہ کر سکتا۔ یہی دونوں حالتیں انگس ڈنٹن پر طاری تھیں اور جلد جلد یکے بعد دیگرے ان کا دورہ ہوتا۔ اسے معلوم ہوتا کہ ان تکلیفوں کا جنھیں مجھ کو دوسرے عالم میں برداشت کرنا پڑے گا یہ ایک ادنیٰ پیش خیمہ ہے۔ رات جتنی گزرتی گئی یہ تکلیفیں زیادہ سخت ہوتی گئیں۔ اور اُسے معلوم ہوتا تھا کہ موت کا وقت جس قدر قریب آتا جاتا ہے اُسی قدر ان تکلیفوں کی کوئی انتہا نہیں باقی رہی۔

ایک دفعہ اسی قسم کے تکلیف دہ دورے کے بعد جس میں بدنصیب شخص کو یہ معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑا سانپ جو برف کا بنا ہوا ہے میرے جسم کے گرد نہایت سختی کے ساتھ لپٹ گیا ہے۔ اور سارے جسم کو سرد کیے ڈالتا ہے۔ انگس ونٹن نے مقدس پادری سے پوچھا کہ کیا بارہ بجے ہوں گے۔ فادر سٹیفن نے جواب دیا کہ یقیناً آدھی رات کا وقت ہے۔ اور اس کا جواب پوری طرح ادا نہیں ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا۔ اور چوکھٹ پر ایک شکل نمودار ہوئی۔

چراغ کی روشنی تیز نہ تھی لہذا فادر اگنیشس نہ پہچان سکے کہ کون شخص کمرے میں داخل ہوا ہے۔ مگر انگس ونٹن کی آنکھیں دفعتہً غیر معمولی تیزی کے ساتھ چمکنے لگیں۔ اور اُس نے باوجود دھندلی روشنی کے پہچان لیا کہ کون کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اس شخص نے کمرے میں آتے ہی دروازہ بند کر لیا۔ بدقسمت دار دغہ کی زبان سے کوئی لفظ نہ نکل سکا۔ خوف سے اُس نے چیخنے کا ارادہ کیا۔ مگر آواز نہ نکل سکی۔ اور پھر وہی بے حس و حرکت کرنے والا اثر اُس پر غالب تھا۔ مگر اُس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ یا اللہ وہ کیسے غور سے گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور یہ معلوم ہوتا کہ ان گہرے غاروں میں سے جن میں دھنس گئی ہیں دفعتہً باہر نکل پڑیں گی۔ ساتھ ہی اُس کی صورت سے یہ معلوم ہوتا کہ اُس پر سخت ترین عذاب ہو رہا ہے۔ اور اُس کے جسم کی ہر ایک شکن

مین سرخ لوہے کی دہکتی ہوئی سلاخ رکھدی گئی ہے۔
فادر اگینٹیس اکثر لوگون کو مرتے وقت دیکھ چکے تھے۔ وہ بہت سے بدنصیب گنہگارون کے بستر مرگ پر موجود رہے تھے۔ اور آخری وقت کی مختلف قسم کی تکلیفین دیکھ چکے تھے مگر ایسا خوفناک منظر کبھی اُن کی نظرون کے سامنے نہین پیش آیا تھا۔

اُنھون نے خوف زدہ ہو کے انیگس ونٹن کے چہرے سے اپنی نظر ہٹائی۔ اور اُس جانب دیکھا جدھر وہ گنہگار مجرم غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ شیطانی شکل اب بستر کے قریب چلی آتی تھی۔ مگر نہایت آہستگی کے ساتھ کہ اس کی حرکت بھی صاف طور پر نظر آتی۔ یہ معلوم ہوتا کہ اُس کے اعضا حرکت نہین کر رہے ہین بلکہ وہ پوری شکل بجنسہ بغیر کسی حس و حرکت کے ہلتی آتی ہے۔ اس طریقے پر وہ شکل بستر کے قریب آئی اور اب فادر اگینٹیس کی سمجھ مین آیا کہ یہ کون چیز ہے۔ اور اُنھون نے اپنے ہاتھون سے اپنے سینے پر صلیب کی شکل بنائی۔

یہ وہی شکل تھی جسے اُنھون نے چند مہینے قبل اس رات کو اسی قصر مین دیکھا تھا جب کہ وہ نوجوان لنتھ کو تسلی دینے کے لیے آئے تھے۔ اور جب اُس کی بیگناہی ایک عجیب و غریب طریقے سے ظاہر ہو گئی تھی۔ بیشک یہ وہی شکل تھی۔ خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے پادریون کا جو خرقا اور سر پر ایک رومال پڑا ہوا تھا۔ مگر آہ اس مقدس لباس کے اندر کون چیز تھی۔ کوئی زندہ سانس لینے والا جسم نہ تھا بلکہ ایک بغیر گوشت اور پوست کا ڈھانچہ تھا۔

یہ شیطانی شکل بستر کے قریب آ گئی۔ یہان پہونچ کے اُس نے اپنے سر کا رومال اُلٹ دیا اور آنکھون کے خالی حلقے انیگس فرنٹن کی طرف کر دیے اور اُن سے گھورنے لگا۔ فادر اگینٹیس نے پھر اپنے ہاتھون سے صلیب بنائی اور کوشش کرنے لگے کہ مردون کے حق مین جو دعا پڑھی جاتی ہے زبان سے ادا کرین مگر اُن کے منھ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ اور اس کی وجہ خوف نہ تھی بلکہ اپنے دوست یوسٹس کی روحانی شکل کو دیکھ کے جو ایک مدت قبل مر چکے تھے

اُن کے دل میں ایک ایسا جوش پیدا ہوا کہ ایک لفظ بھی اُن کی زبان سے نہ نکل سکا۔ فادر اگنیٹیس جانتے تھے کہ یہ شکل مجھے کسی قسم کا نقصان نہ پہونچائے گی اور وہ خاموش اس وجہ سے رہے کہ وہ سمجھ رہے تھے یہ روح دوسرے عالم سے کسی خاص ضرورت سے یہان آئی ہے۔ لہذا کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہین کہ اُس سے کوئی بات پوچھے یا اُسے اپنی طرف متوجہ کرے۔

مگر اینگس ونٹن پر اس کا کیا اثر ہوا۔ اگر آپ ہم سے یہ پوچھین کہ ان ستارون مین کیا ہو رہا ہے جو رات کو آسمان پر نظر آتے ہین۔ یا یہ دریافت کرین کہ اُن سیارون مین جو کرورہا میل ہم سے دور ہین کیسی آبادی ہے تو ان امور کا بیان کرنا آسان ہو گا۔ لیکن الفاظ اُن جذبات کو کسی طرح نہین ادا کر سکتے جو اس وقت اِس گنہگار شخص کے دل مین پیدا ہوے۔ تکلیف درد۔ ٹیس۔ کمال کھچا جانا نہین یہ سب تکلیفین اُس اذیت کے مقابلے مین بہت کم ہین اور کوئی حقیقت نہین رکھتین جو اس وقت اس گنہگار مرنے والے کی روح پر نازل ہو رہی تھی۔

وہ شکل بستر کے پائنتی خاموش کھڑی تھی۔ فقط سر کھُلا ہوا تھا اور باقی سارا جسم چوغے کے اندر چھپا تھا۔ مگر وہ سر بھی بے گوشت اور پوست کا ڈھانچہ تھا۔ سفید ہڈیان چمک رہی تھین۔ اُس مین نہ آنکھین تھین اور نہ ہونٹ۔ مگر یہ معلوم ہوتا کہ اگر آنکھین موجود ہوتین تو انتہائی جوش کے ساتھ چمک رہی ہوتین۔ اور مُنھ سے اگر ہونٹ موجود ہوتے تو وہ حالات بیان کر دیتے جو اس گنہگار شخص کو آیندہ پیش آنے والے ہین۔ بدقسمت اینگس ونٹن بھی اِن باتون کو پوری طرح سمجھ گیا اور اُسے معلوم ہو گیا کہ یہ شکل مجھ سے کیا کہنے کو آئی ہے۔ وہ جان گیا کہ میری روح پر کیسا سخت ترین عذاب نازل ہونے والا ہے جس کی ابتدا اسی دنیا سے اسوقت شروع ہو گئی ہے۔

اب چراغ کی روشنی بہت دھیمی ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا کہ اُس کی لَو مین بھی اس کا احساس موجود ہے کہ یہ موت کا کمرہ ہے۔ مگر ایک چیز فادر اگنیٹیس نے

خاص طور پر محسوس کی اور وہ یہ تھی کہ اس روحانی شکل کا کسی قسم کا سایہ دیوار یا فرش پر نہیں پڑتا تھا۔

ہر چیز جو اس کمرے میں موجود تھی اس کا سایہ موجود تھا۔ میز، کرسیاں بستر، خود فادر اگنیٹیس اور وہ بدقسمت گنہگار جو بستر پر پڑا ہوا تھا سب کا سایہ موجود تھا۔ مگر اس کمرے میں ایک چیز یعنی وہ روحانی شکل ایسی موجود تھی جس کا سایہ کہیں نہ تھا۔

فادر اگنیٹیس اس پر غور کر رہے تھے کہ انھیں یہ محسوس ہوا کہ ایک قسم کی غنودگی مجھ پر طاری ہو رہی ہے۔ اُن کا سر اپنے سینے کے اوپر جھک پڑا۔ کوئی بات صاف طرح اُن کی سمجھ میں نہ آتی۔ سب چیزیں جو اس کمرے میں موجود تھیں اُن کی نظر سے غائب ہونے لگیں۔ روشنی بھی غائب ہو گئی اور اب وہ بالکل غافل تھے اُن پر یہ حالت کتنی دیر طاری رہی اس کا حال انھیں نہ معلوم ہو سکا۔ جب اُنھیں ہوش آیا اور اُنھوں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ میں اسی طرح مرنے والے شخص کے قریب کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اب اُن کے ہوش و حواس بالکل ٹھیک تھے۔ بستر کے قریب وہ روحانی شکل اُسی طرح بے حس و حرکت موجود تھی۔ اور اپنے بے آنکھوں کے حلقوں سے گنہگار مجرم کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مگر روشنی اب زیادہ دھیمی ہو گئی تھی۔ اور چراغ سے اتنی روشنی بھی نہ نکلتی جتنی فادر اگنیٹیس کے غافل ہونے سے پہلے نکل رہی تھی۔

اصل یہ ہے کہ اب چراغ بجھنے کے قریب تھا۔ مگر اب بھی اتنی روشنی موجود تھی کہ وہ روحانی شکل اور اُس کے سر کا ڈھانچہ نظر آتا۔ اور انگس ونٹن کا چہرہ بھی دکھائی دیتا جو اسی طرح بغیر آنکھ جھپکائے ہوئے اس روحانی شکل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ معلوم ہوتا کہ خدا نے اس فرشتۂ عذاب کو کسی قتل کا انتقام لینے کے لیے یہاں بھیجا ہے۔

روشنی کم ہوتی گئی۔ تیزی کے ساتھ نہیں بلکہ آہستہ آہستہ۔ یہ معلوم ہوتا کہ گنہگار مجرم کے جسم سے جس حد تک اس کی روح نکلتی جاتی ہے اُسی حد تک چراغ کی روشنی بھی کمزور ہوتی جاتی ہے۔ جان کنی کی تکلیف اور گناہوں کا

آثر اُس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا - گنیٹیس نے اب روحانی شکل کی طرف دیکھا اور اُنھیں نظر آیا کہ وہ آہستہ آہستہ پائنتی کی طرف سے سرہانے آرہی ہے - گرجودھر فادر اگنیٹیس بیٹھے تھے اُس کی دوسری جانب - ساتھ ہی جب کہ وہ آہستہ آہستہ ادھر بڑھ رہی تھی اس نے اپنا بغیر گوشت اور پوست کا ہاتھ بھی جو غدے باہر نکالا - اینگس ونٹن کی نظریں اسی روحانی شکل کی طرف جمی ہوئی تھیں - اور جدھر وہ جاتی اُسی طرف وہ اپنا سر پھیر کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا -

ایسا خوفناک منظر اپنی انتہا کو پہونچ چکا تھا - اور فادر اگنیٹیس کے دل میں بھی دہشت پیدا ہوئی - مگر خوف نہیں کیونکہ خوف اُن کے دل میں کبھی نہیں آیا تھا - جس طرح ایک چڑیا سانپ کو دیکھ کر مبہوت رہجاتی ہے جب کہ وہ آہستہ آہستہ اُس کی طرف بڑھتا ہے تاکہ اُسے پکڑ کے نگل جائے - وہی حالت اس وقت اُس بدقسمت اینگس ونٹن کی تھی جو بستر مرگ پر بے حس و حرکت پڑا تھا - اور موت کا فرشتہ اُس کے قریب آتا جاتا تھا - بیشک وہ شکل قریب ہوتی گئی - اور جس قدر قریب ہوتی جاتی تھی اُسی قدر اُس کا ہاتھ آگے بڑھتا جاتا تھا - اور اُسی مناسبت سے چراغ کی روشنی زائل ہوتی جاتی تھی - ان تینوں باتوں کو فادر اگنیٹیس نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ اینگس ونٹن مرنے کے قریب ہے وہ روحانی ڈھانچہ اُس کے قریب آتا جاتا ہے - اور چراغ بجھ رہا ہے -

آخر خاتمے کا وقت آپہونچا - دفعتہً اینگس ونٹن کے چہرے پر ایک نہایت ہی خوفناک انقلاب نمودار ہوا - ایک چیخ کی آواز اُس کے منھ سے نکلی - مگر ساتھ ہی آواز بند ہوگئی - وہ ہاتھ اُس کے قریب پہونچ گیا اور چراغ گل ہوگیا - اب اس موت کے کمرے میں کامل خاموشی اور اندھیرا تھا -

بیشک اب یہ موت کا کمرہ تھا فادر اگنیٹیس کو کوئی چیز نظر آتی مگر اُنھوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب میرے سامنے بستر پر زندہ شخص نہیں لیٹا ہے بلکہ بیجان لاش پڑی ہوئی ہے - اس بات کا اُنھیں اس درجہ یقین آگیا

کہ مرنے پر جو مغفرت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں مانگنے لگے۔ جب وہ سب دعائیں ختم ہو گئیں تو وہ اُٹھے اور رُک رُک کر ڈرتے ہوئے کھڑکی کے پاس آئے۔ اور پردہ ہٹایا۔

اب صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی تھی مگر اُس کی کرنیں اتنی تیز تھیں کہ کمرے کے اندر روشنی پہونچ سکے۔ چند منٹ کے بعد اُنھیں مردے کا چہرہ نظر آنے لگا اور اُنھیں نظر آیا کہ اس گنہگار قاتل نے جان کنی کی کیسی سخت ترین تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

فادر اگنیٹیس اس کمرے سے نکلے اور گرجے میں آئے۔ یہاں پہونچ کے اُنھوں نے ایک گھنٹہ عبادت میں صرف کیا۔ پھر وہ نوجوان لارڈ النڈل کے کمرے میں گئے کہ جہاں وہ سو رہا تھا۔ پادری صاحب اس کے بستر کے پاس بیٹھ گئے اور اُس نوجوان کے خوشنما چہرے کو غور سے دیکھنے لگے۔ آہ یہ چہرہ کیسا اچھا اور دلکش تھا۔ پھر جب فادر اگنیٹیس نے اُس چہرے کا خیال کیا جو اُنھوں نے اس سے پہلے دوسرے کمرے میں دیکھا تھا تو اُنھیں بڑی حیرت ہوئی لڑکا تکیہ پر سر رکھے فرحت بخش خواب دیکھ رہا تھا۔ اور نہایت اطمینان کے ساتھ سو رہا تھا۔ اس خواب میں اُس نے دیکھا کہ میرے ماں باپ کی روحیں آئیں۔ اب اُن کے چہروں پر تاریکی نہ تھی بلکہ اُن کا ہر خط و خال غیر معمولی خوشی کے ساتھ چمک رہا تھا۔ اُنھوں نے اپنے ہاتھ اُٹھا کے اپنے بیٹے کے سر پر رکھے۔ اُن کے ہونٹوں کو حرکت ہوئی اور آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں جس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اُس کے لیے خیر و برکت کی دعا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد بجائے اس کے کہ وہ دونوں شکلیں پہلے کی طرح غائب ہو جاتیں زیادہ تیزی کے ساتھ روشن ہو گئیں۔ یہاں تک کہ یہ معلوم ہونے لگا کہ آفتاب زمین پر اُتر آیا ہے۔ اسی حالت میں اور اسی طرح اپنے ہاتھ اُس کے سر پر جھکائے ہوئے وہ اوپر چڑھنے لگے۔ وہ چھت میں سے گزر گئے اور اُس کے بعد بھی آسمان کی جانب چڑھتے چڑھتے نظروں سے غائب ہو گئے۔

یہ خواب تھا جو ہمارے نوجوان بہادر نے دیکھا اور اُس کا فرحت بخش اثر اُس کے خوش نما چہرے سے ظاہر ہونے لگا۔ اب اُس کی آنکھ کھل گئی اور دیکھا کہ مقدس پادری اینگیٹس بستر کے قریب کھڑے ہیں۔ فوراً اُس نے اپنا خواب اُن سے بیان کیا۔

مقدس راہب نے جواب دیا "حضور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ اب آپ کو اطمینان کر لینا چاہیے کہ آپ کے والدین کی روحین اس زمین پر سرگردان و پریشان نہ پھرین گی۔ آپ کے مرحوم والد سے جو بیاہ کے بارے میں غلطی یا کمزوری ظاہر ہوئی اُسے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ فقط اسی وجہ سے نہین کہ اُن کی روح کو اتنے دنون تکلیف اُٹھانا پڑی نہ اس وجہ سے کہ آپ جوان کے بیٹے اور حقیقی وارث تھے اتنے دنون اُن حقوق سے محروم رہے بلکہ اس وجہ سے کہ اُن کی بیگناہ بیوی یعنی آپ کی والدہ کو بھی اُن کے ساتھ اس عالم مین اور دوسرے عالم مین بھی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کی روح کو اتنے دنون کیون اس زمین پر سرگردان و پریشان رکھا ایک ایسا راز ہے جس پر رائے زنی کرنے کی ضرورت نہین۔ اس واقعے کے نتیجے سے بہت فائدے حاصل کیے جا سکتے ہین لیکن آپ کو کسی نصیحت کی ضرورت نہین۔ آپ کی زندگی انسانی کمال کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔"

اتنا کہہ کے بوڑھا پادری خاموش ہو گیا کنتھ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بغیر زبان سے کچھ کہے اُن الفاظ کے شکریہ مین اسے اپنے ہونٹون تک لے گیا اور بوسہ دیا۔

اب فادر اینگیٹس نے ہمارے نوجوان بہادر کنتھ سے وہ تمام واقعات جو اینگس دشمن کی جان کنی کے وقت دیکھے تھے اور جن سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہین نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیے۔ اور اُنھین سُن کے کنتھ کے دل مین ناقابل بیان مسرت پیدا ہوئی۔

سوان باب

میک آلپین کا خاتمہ۔

اب ہم اندلف اور آیتھر کی طرف متوجہ ہوتے ہین جنھون نے غاصب مارکوئس النڈیل سے انتقام لے کر اور گھوڑون پہ بیٹھ کے راہ فرار اختیار کی تھی۔ وہ چھ آدمی جنھون نے اس کارروائی مین اُن کی مدد کی تھی اُن کے ساتھ تھے۔

قصر سے باہر نکلتے ہی اُنھون نے اپنے گھوڑون کو ایڑ بتائی اور ایک ایسی جانب چلے جدھر اُنھین اطمینان تھا کہ کنتھ کی چھوٹی فوج کے پہرے کے سپاہی نہ ملین گے۔ وہ پھیر کھا کے جنگل مین ہو پہنچے اور جنوب کی جانب سڑک پر روانہ ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ ان تمام واقعات کے بعد جو اس اثنا مین پیش آئے ہین ہم کم از کم چند روز کے لیے اسکاٹلینڈ مین کسی طرح نہین ٹھہر سکتے۔ لہذا اُنھون نے ارادہ کر لیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو انگلستان مین ہو رہین جہان اپنی مرضی کے مطابق اگر کوئی ملازمت نہ بھی ملی تو کم از کم محفوظ ضرور رہین گے۔

ہمارے ناظرین جانتے ہین کہ آدھی رات کو وہ قصر النڈیل سے نکلے تھے لہذا صبح کی روشنی نمودار ہونے تک وہ بہادر دو نکل گئے۔ چند گھنٹے وہ یکسان تیزی کے ساتھ اپنے گھوڑون کو بڑھائے چلے گئے۔ پھر جب آفتاب نکل آیا تو اُنھون نے باگین کھینچین اور فقط اس غرض سے نہین کہ ہانپتے ہوئے جانورون کو تھوڑی دیر سانس لینے کا موقع دین۔ بلکہ اس لیے تاکہ غور سے دیکھ کے پتہ لگائین کہ اب ہم کہان ہین۔ اپنے قلعہ کے چارون طرف پچاس میل کے دور مین جتنا ملک تھا اُس کے چپہ چپہ سے بخوبی واقف تھے۔

دونون بھائی اپنے ہمراہیون سے کسی قدر آگے چل رہے تھے۔ اب ان دونون مین باتین ہونے لگین۔ اور اُنھون نے اپنے خیالات کا مندرجۂ ذیل الفاظ مین اظہار کیا۔

اندلف۔ آخری چند مہینے ہم پر نہایت مصیبت اور تباہی کے گزرے

ہین اس وقت سے جب کہ ہم نے اس دغا باز غاصب کے معاملات مین دخل دینا شروع کیا جس سے کہ ہم نے اچھی کامیابی کے ساتھ انتقام لے لیا ہمارے گھر پر آفت آگئی۔"

ایتھم "بیشک ہمین قبول کرنا پڑتا ہے کہ ہمین ہر طرح شکست اور ناکامی ہوئی۔ مگر مین نہ سمجھا تھا کہ حالت یہان تک پہونچ جائے گی کہ ہمین اپنا آبائی گھر چھوڑ کے جلاوطنی اختیار کرنا پڑے گی۔ ہم نے یہ بڑی غلطی کی کہ ان لڑائیون مین شریک ہوے اور ہماری ساری بہادر رعایا قتل ہوگئی اور ہمارا علاقہ لوگون سے خالی ہوگیا۔ اب ہمارے پاس اتنے آدمی بھی نہین کہ اپنے اس قدیم قلعہ کی حفاظت کر سکیں۔"

انڈلف "بھائی جان افسوس کرنا بیکار ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ ان مصیبتون کو ہم نے جان بوجھ کر اپنے سرون پر نہین بلایا بلکہ رفتہ رفتہ بغیر اس کے کہ ہم سمجھنے بھی پائے ہون کہ ہماری یہ حالت ہو جائے گی اُن مین مبتلا ہوگئے۔ پہلے لارڈ ملکم کو اپنے قصر مین اٹھائے جانے اور اُن کی رہائی نے ہمین ایک فکر مین ڈال دیا کہ کہین سرکار ہماری دشمن نہ ہو جائے۔ اس سے بچنے کے لیے ہم نے اس دغا باز غاصب سے صلح کی اور اُس کی سازشون مین ہم بھی شریک ہوگئے۔ اُس ظالم نے ہمین بیوقوف بنا کے اپنا انتقام اور ذاتی ضرورتون مین ہم سے کام نکالا۔"

ایتھم "بیشک جب مجھے یہ سب باتین یاد آتی ہین تو میرا خون جوش کھانے لگتا ہے۔ کاش ہم اس سے علحدہ ہو کے اپنے آدمیون کو لے کر اپنے قلعہ مین چلے گئے ہوتے اور آخر وقت تک اس کی حفاظت کرتے رہتے۔"

انڈلف "کیا! فقط دو سو جانباز بہادرون کے ساتھ! نہین۔ بالکل غیر ممکن تھا۔ اس سے اچھا تو یہی ہوتا کہ ہم سب خودکشی کر لیتے۔ کیونکہ اس قلعہ کے اندر بند ہو جانے کا مطلب تو یہ تھا کہ چند گھنٹون کے اندر جل کے مرجاتے۔ کیا تم نہین جانتے ہو کہ کنتھ توپ خانہ بھی اپنے ساتھ لایا تھا؟"

ایتھم "بیشک آپ کا خیال ٹھیک۔ مین نے بے سمجھے بوجھے یہ راے

ظاہر کی تھی۔ بہرحال اب تو یہی مناسب ہے کہ جب تک موجودہ تلاطم رفع ہو یا اسکاٹ لینڈ کی پولیٹیکل حالت میں کوئی انقلاب واقع ہو ہم انگلستان میں چلے جائیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ مجھے بہ نسبت آپ کے زیادہ شکایت کرنے کا موقع نہیں ہے۔ ان ساری تباہیوں میں ایک چیز ایسی ہے جس نے آپ کو بہت زیادہ صدمہ پہونچایا ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ لیڈی وی لینا کے معاملے میں آپ ناکام رہے ہے۔"

انڈلف:- "بیشک اس چیز نے مجھے بہت تکلیف دی۔ مگر یہ بات بھی شاید میری بھلائی کے لیے ہوئی۔ تم جانتے ہو کہ عشق و محبت کی وجہ سے انسان میں کسی حد تک کمزوری ضرور پیدا ہو جاتی ہے یعنی وہ دوسرے کا تابع ہو جاتا ہے لیکن میں اس امر کو کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ میری منچلی طبیعت پر کوئی ایسا اثر پڑے۔ اور وی لینا کی صورت بھی اُسی طرح میرے خیال سے محو ہو جائے گی جس طرح میں نے اور بہت سے خواب دیکھے اور اُنھیں بھول گیا۔ اب ہمارے لیے یہی زیادہ مناسب ہے کہ آیندہ معاملات پر غور کریں۔"

ایتھ:- "جب تک ہماری تلواریں ہماری کمر میں لٹک رہی ہیں ہمیں اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کی کوئی فکر نہیں۔ اس عظیم الشان لڑائی کے بعد انگریزی سپہ سالار کا لہجہ ہمارے ساتھ اچھا نہ تھا مگر جب ہم اس پر خیال کرتے ہیں کہ اتنی بڑی فوج تباہ و برباد ہو گئی تھی اور اس کا اثر اُس کے دل پر کس قدر ہوگا تو وہ الفاظ کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا اب غور طلب یہ امر ہے کہ ہم یہاں سے جا کے اُسی سے ملیں یا اگر وہ مورد عتاب ہو کر معزول کر دیا گیا ہو تو اُس سردار سے جسے شاہ انگلستان ہنری نے اُس کی جگہ مقرر کیا ہو ملیں یا نہیں۔"

اسی قسم کی باتیں کرتے ہوئے دونوں بھائی ایک سرائے میں پہونچے اور سستانے اور کھانا کھانے کے لیے ٹھہر گئے۔ یہاں وہ ایک گھنٹہ کے قریب ٹھہرے پھر آگے روانہ ہو گئے۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ روز روشن میں بڑی سڑک پڑ جائیں۔ اُنھیں خیال تھا کہ ممکن ہے لوگ

تعاقب مین اتنی تعداد مین روانہ کیے گئے ہون جو ہمین پاکر مغلوب کرلین۔ لہذا وہ ڈمبارٹن اور لانارک شائر کی پہاڑیون اور گھاٹیون مین گھسے اور اولوالعزمی کی بے پروائی کے ساتھ جدھر راستہ ملتا چل کھڑے ہوتے انھین فقط اس بات کا خیال تھا کہ جہان تک ممکن ہو جنوب کی طرف یعنی انگلستان کی سرحد کی جانب چلے جائین۔ چلتے چلتے وہ ایک نہایت گہرے غار کے قریب پہونچے جس کے کنارے راستہ کی چوڑائی ایک گز سے زیادہ نہ تھی کیونکہ دوسری جانب ایک نہایت اونچی چٹان دیوار کی طرح کھڑی تھی۔ یہان یہ ضروری معلوم ہوا کہ سوار گھوڑون پر سے اُتر پڑین اور انھین لگام پکڑ کے لے چلین کیونکہ راستہ ناہموار اور ڈھالو تھا اور کھریا مٹی پر سے پیر پھسل پھسل جاتا تھا۔ اس کے علاوہ جابجا پتھر پڑے ہوے تھے۔ اب اس طرح یہ سب چلے جاتے تھے۔ انڈلف آگے تھا اتیھ اُس کے پیچھے اور چھ ہمراہی اُن کے بعد تھوڑے فاصلہ سے۔

چند منٹ سب لوگ خاموشی کے ساتھ چلے گئے۔ پھر دفعۃً ایک آواز آئی کہ کسی گھوڑے نے ٹھوکر کھائی ہے ساتھ ہی ایک خوفناک آواز سُنی گئی اور معلوم ہوا کہ وہ گھوڑا جانکنی کی تکلیف مین مبتلا ہے۔ اور اُس کی آواز سیکڑون پہاڑیون مین گونجی۔ سر انڈلف نے پیچھے پھر کے دیکھا اسی وقت چھ ہمراہیون کے مونہون سے چیخون کی آوازین سنی گئین۔ اتیھ کے گھوڑے کے پچھلے پیر اُس غار مین لٹک گئے تھے اور اتیھ اس کوشش مین تھا کہ اُسکا پیر پھسل گیا اور وہ سر کے بل غار مین گر پڑا۔

یہ خوفناک منظر تھا جو سر انڈلف نے دیکھا۔ دلی رنج سے ایک افسوسناک آواز اُس کے مونہہ سے نکلی جس نے اُس کے دل کا حال ظاہر کردیا۔ اپنے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور وہ پیچھے ہٹ کے چٹان کی دیوار سے سہارا دے کے کھڑا ہوگیا۔ معلوم ہوتا کہ جیسے ایک لمحہ مین اُس کی ساری قوت زائل ہوگئی۔

چھٹون ہمراہی خوفزدہ اور مضطرب ہو کے خاموش

کھڑے رہے۔ گھوڑا گہرے غار مین گرا تو اُس کے مونہہ سے ایک نہایت دردناک آواز نکل کے گونجی۔ یہ اس قدر دل پہ اثر کرنے والی آواز تھی کہ سخت سے سخت دل کو بھی ہلا دیتی اور اُسے بھی موت کی تکلیف یاد آ جاتی۔ کیونکہ ایک جانور نے زبان بےزبانی سے اپنی ایسا نہ موت پر اظہارِ حسرت کیا تھا۔ مگر ایتھم کے مونہہ سے فقط ایک آواز نکلی جو نہایت غصہ کے لہجہ مین اس وقت نکلی تھی جب اُس کے حواس درست تھے اور وہ غار مین گرنے لگا تھا۔

سر انڈلف دو منٹ اُسی طرح چٹان سے سہارا دیے ہوئے خاموش کھڑا رہا۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ دفعتہً اُس کے دل مین ایک سخت ترین درد پیدا ہوا اور اُس کے مونہہ سے ایک ایسی وحشیانہ آواز نکلی کہ اُس کے ہمراہی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ گویا ان کا یہ مطلب تھا کہ افسوس ہمارے آقا کے ہوش و حواس زائل ہو گئے ہین۔ اس کے بعد ہی اُنھین یہ دیکھ کے نہایت خوف معلوم ہوا کہ انڈلف غار کے کنارے کھڑا ہے اور اس طرح آگے کو جھکا ہوا ہے کہ اگر ایک پر بھی اُس کی پیٹھ پر رکھ دیا جاتا یا ذرا بھی ہوا تیز ہو جاتی تو وہ غار کے اندر گر پڑتا۔ کسی کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ کوئی ایک جملہ بھی اُسے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے نہ کہہ سکا۔ اُنھین یقین تھا کہ ایک لفظ بھی اُس کے کانون تک پہونچا تو اُسے ہلاکت مین ڈال دے گا۔ یہ ایک نہایت خوفناک منظر تھا۔ چھیتون سپاہی آنکھین پھاڑے اس شخص کی طرف دیکھ رہے تھے جس کی موت اور زندگی مین فقط ایک بال سے زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ وہ اس قدر خاموش تھے کہ معلوم ہوتا کوئی سانس بھی نہین لے رہا ہے۔

سر انڈلف میک آلپین ایک بیہوشی کے عالم مین غار کے اوپر جھکا ہوا نیچے دیکھ رہا تھا اور معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اپنے چھوٹے بھائی کا کیا حشر ہوا۔ اُس نے خیال کیا کہ ممکن ہے جھاڑیون یا جڑون مین اُس کے کپڑے پھنس گئے ہون گے۔ گرتے مین کوئی درخت یا اُس کی جڑ اُس کے ہاتھ مین آ گئی ہو اور ابھی وہ زندہ ہو۔ غار مین

گہرا تھا اور وہ کوشش کر رہا تھا اُس کے اندر غور سے دیکھے۔ چند لمحون مین گہرا صاف ہو گیا کیونکہ ہوا چلنے لگی تھی۔ اب اَنڈلف نے اپنے عزیز چھوٹے بھائی کو غار کی تہ مین اِس حالت مین بے حس و حرکت پڑا پایا کہ اُس کی موت مین کسی قسم کا شبہ نہین رہا۔

یہ دیکھتے ہی اَنڈلف سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر اپنے ہمراہیون کی طرف رخ کر کے کہا۔ وہ گیا۔ موت نے اُسے ہم سے چھین لیا اور پھر کبھی وہ ہمین اس دنیا مین نہ ملے گا۔ تم سب جانتے ہو کہ مین اپنے بھائی کو کتنا چاہتا تھا۔ جو محبت ہم دونون مین تھی وہ کچھ معمولی نہ تھی فقط یہی نہ تھا کہ وہ میرا عزیز قریب تھا بلکہ اُس مین اور مجھ مین اس قدر ہمخیالی تھی اور ہم دونون کے جذبات اس درجہ یکسان واقع ہوے تھے کہ معلوم ہوتا ہم دونون ایک ذات ہین۔ جب تک ہم دونون زندہ تھے زندگی ہمارے لیے باعث مسرت تھی۔ اب ایک مر گیا تو دوسرا بھی کسی طرح نہین زندہ رہ سکتا نہین۔ ایتھ میرے بھائی آیتھ تیرے بعد مین کسی حال مین زندگی نہین بسر کر سکتا۔ اب مین میدان جنگ مین کوئی خطرہ نہین برداشت کر سکون گا۔ اور دشمنون سے بہادری کے ساتھ معرکہ آرائی کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تو میرے پہلو مین نہ ہوگا۔ میری یہ حالت ہو گئی ہے گویا ایک لمحہ مین ساری قوت زائل ہو گئی۔ اب ایک بچہ بھی مجھے مغلوب کر لے گا۔ اب تلوار میرے ہاتھ مین ایک معمولی بید سے زیادہ وقعت نہ رکھے گی۔ اب خطرے مین پڑنے سے میرا دل ڈرے گا کیونکہ اب مجھ مین کسی قسم کی جرأت باقی نہین رہی۔ آہ۔ آیتھ۔ کیسا اچھا ہوتا کہ ہم دونون میدان جنگ مین لڑتے ہوے مارے گئے ہوتے۔ جس طرح زندگی مین ہمارے جذبات حرکات اور خیالات یکسان تھے اُسی طرح موت مین ہم یکسانی ہونی چاہیے تھی۔ جس طرح ہم نے ساتھ زندگی بسر کی اُسی طرح ہمین ساتھ جان دینا چاہیے۔

اَنڈلف نے یہ الفاظ افسوسناک لہجہ مین ادا کیے اور

جیسے ہی اُس نے کہنا ختم کیا اُس نے ایک جست کی اور خود کو غار کے اندر ڈال دیا۔ چھیدن ہمراہی یہ دیکھ کے نہایت خوف زدہ ہوئے وہ بے حس وحرکت خاموش کھڑے تھے اس واقعہ نے اُنھیں بے انتہا مضطرب اور پریشان کر دیا۔ راستہ اتنا تنگ تھا کہ کوئی آگے بڑھ کے اپنے آقا کو خودکشی کرنے سے روک بھی نہ سکا۔

انڈلف غار کی تہ تک گرتا چلا گیا۔ اُس کے مونہہ سے کسی قسم کی آواز نہیں نکلی۔ اُس نے نہایت استقلال کے ساتھ خود ہی جان دی۔ وہ غار کی تہ میں اپنے بھائی اتیھم کے پاس گرا۔ اور وہیں بے حس و حرکت پڑا رہ گیا۔ غرض جس طوفان خیز طریقہ پر دونوں ہیبت آگیں بھائیوں نے زندگی بسر کی تھی اُسی طوفان خیز طریقے سے دونوں نے جان بھی دی۔

ایک سو ایک وان باب

خاتمہ

عظیم الشان شہر ایڈنبرا میں اس سے زیادہ عام خوشی کا کوئی دن نہ دیکھا گیا ہو گا جس روز کہ نوجوان مارکوس انڈل لیڈی آدی لینا گلن کائل کو اپنے ساتھ گرجے میں لے گیا۔ اور یقیناً اس سے زیادہ عام طور پر ہمدردی اور ہر دلعزیزی کا اظہار کبھی نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اس نوجوان نے ایک زمانہ تک انواع و اقسام کی تکلیفیں برداشت کیں پھر خدا اُس کے حال پر مہربان ہو گیا۔ نہ یہ بات تھی کہ وہ ملک کا ایک بہت بڑا سردار اور رئیس تھا کہ لوگوں کو اُس کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی تھی بلکہ اصلی وجہ یہ تھی کہ اُس نے ملک کو ایک بہت بڑے خطرے سے نجات دلائی تھی۔ یہی وہ بہادر تھا جس کی قوت نے عظیم الشان انگریزی حملہ کو نیست و نابود

کرکے اُن کی فوجوں کو واپس دھکیل دیا تھا۔

ستمبر کا مہینہ تھا اور ایک نہایت فرحت بخش روز روشن تھا۔ اُسی دن حسین معشوقہ آدی لینا ہمارے نوجوان بہادر کنیتھ کی دولہن بنی بہادری شہر اڈنبرا کے ہر برج پر گھنٹے بج رہے تھے۔ اور گھروں پر بیشمار جھنڈے لٹک رہے تھے۔ جس راستہ سے بارات کا جلوس گزرنے والا تھا اس پر ہزاروں لوگ جمع تھے جن کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ اور کھڑکیوں میں سے حسین چہرے نکلے ہوئے اپنے گورے ہاتھوں سے ان خوش قسمت دولہا اور دولہن پر پھول برسا رہے تھے باجا بھی بج رہا تھا۔ قوالوں کی ایک جماعت جس کا سردار ہمارا فرشتہ رُو بوڑھا ہمبولہ تھا جلوس کے ساتھ تھا۔ وہ قومی راگ گا رہے تھے جسے سُن کے ہر شخص کے دل میں خود بخود ایک خاص قسم کا ولولہ پیدا ہوتا۔

اس گرجے میں جہاں یہ مبارک رسم ادا ہوئی خوش پوشاک لوگوں کا بڑا مجمع تھا۔ اُس کے ہر گوشے اور کونے میں اندر اور باہر چھت پر اور برآمدے میں ان حسین دولہا اور دولہن کی تعریف کرنے والے موجود تھے جو پُرشوق نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہاں اسکاٹ لینڈ کی کل علیٰ ترین سردار امرا اور معزز حسین عورتیں موجود تھیں۔ اور یہ سب لوگ یہاں اس غرض سے آئے تھے کہ دولہا اور دولہن کو اس خوشی کے موقع پر مبارکباد دیں۔ دولہن کے باپ نائب السلطنت لارڈ گلن گاٹل تخت کے قریب ایک مرصع کرسی پر بیٹھے تھے۔ تخت پر نوعمر بادشاہ جلوہ افروز تھا جو اس شاندار اور پُرتکلف مجمع کو دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔ دولہن کے بھائی لارڈ ملکم بھی وہاں موجود تھے اور سر جیمس لنڈسے کی ایک بیٹی اُن کا ہاتھ پر سہارا لیے کھڑی تھی کیونکہ گلن گاٹل کے وارث نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اور اس حسین لڑکی کا باپ بھی وہاں موجود تھا جس نے ہمارے نوجوان بہادر کو سب سے

پہلے ایک زرہ کا جوڑا دیا تھا اور جسے پہن کے اُس نے کیسے [illegible] نمایان انجام دیے تھے تیرھوین
لارڈ ڈنبا جس کے طرف قریب ہی کھڑے تھے اور اُن کے ساتھ [illegible] تھا جو اسی زمانے مین انگریزی
دربار سے وابستہ ہو گیا تھا اور نوجوان آرکوس اینڈل کی طرف شکریے کی نظرون سے دیکھ رہا تھا کہ اسی نے
میرے والد کی جان بچائی ہے۔ جنگجو بہادر سر ڈونلڈ کیمن بھی یہان موجود تھے۔ دربار سے اُن کے کنارہ
انگریزون کے مقابلہ مین شکست نے انھین اپنے ہم وطنون کی نظرون مین بالکل بے وقعت نہین کر دیا
تھا کیونکہ بروک شائر کی فتح سے لوگ اُس شکست کو بالکل بھول گئے تھے۔

اگر ہم اسی طرح ان سب معززین اور امرا کو نام بنام بیان کرنا چاہین جو اس وقت وہان
موجود تھے تو [illegible] لمبی ہو جائے گی لہذا مختصر لفظون مین یہ کہہ دیتے ہین کہ اس وقت اس گرجے
مین سب اعلی درجے کے اور عالی مرتبہ مرد اور حسین ترین اور ممتاز عورتین موجود تھین۔ مگر ایک
منٹ کے لیے ٹھہر کے ہم اتنا بتا دینا نہایت ضروری سمجھتے ہین کہ آرکوس اینڈل اور لیڈی اوڈی لینا
کے ہمراہیون مین جافرے بھی تھا جس کے بارے مین [illegible] تھی۔ اور [illegible]
اور گلبرٹ بھی موجود تھے۔

[illegible] پروٹسٹنٹ اصول کے مطابق عمل مین آئی اس سے پیشتر اس گرجے مین ایسے حسین اور
نامی دولہا دولھن کبھی نہین دیکھے گئے تھے جن مین پورا مردانہ حسن اور جوانمردی کی خوبیان موجود
تھین۔ اسی طرح اوڈی لینا کا [illegible] حسن و جمال اور اُس کی [illegible] سب پر روشن تھین۔ اور اس
مجمع مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جو دولھا اور دولھن کی تعریف نہ کر رہا ہو۔ [illegible] شادی کا جلوس دولھا
کے محل کی جانب روانہ ہوا اور شہر ڈن ایڈنبرا کی سڑکون پہ ہزارہا آوازین دولھا اور دولھن کو مبارکباد
دینے کے لیے مسرت خیز نعرے بلند کر رہی تھین۔

اس کے دوسرے دن دو اور شادیان عمل مین آئین مگر ان دونون مین نسبتہً بہت کم جوش
و خروش کا اظہار کیا گیا۔ پہلی شادی لارڈ [illegible] کی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔ اور دوسری
جافرے کی گلنڈورا کے ساتھ [illegible] نوجوان کو جس [illegible] جوش و خروش کے ساتھ
[illegible] کی خدمت کی تھی اور جس کا کئی دفعہ ثبوت مل چکا تھا [illegible] سلطنت لارڈ ڈگلس [illegible] نے
نائٹ کا معزز رتبہ مرحمت فرمایا۔ لہذا آئندہ جب کبھی اسلحہ ساز گلبرٹ اپنی حسین بیٹی کو لیڈی
گلنڈورا کے نام سے یاد کیے جاتے سنتا تو اُس کا سینہ پدری محبت سے پھول جاتا اور وہ اپنے
دل مین خیال کرتا کہ بیشک وہ اسی معزز خطاب کے لائق ہے کیونکہ اُس نے [illegible] کی حالت
مین کیسی عالی ہمتی کا ثبوت دیا تھا۔

بوڑھے [illegible] آرکوس اینڈل کے محل مین سکونت اختیار کر لی [illegible] اور
[illegible] اوڈی لینا دونون اُس کے [illegible] ایک [illegible] کی طرح اُس سے [illegible]

کرتے رہے۔ وہ اُن کی شادی کے بعد کئی سال زندہ رہا اور ان کے بچون کو شوق کے ساتھ اپنے گھٹنون پر بٹھا کے کھلایا کرتا۔ خادمہ ارسولا نے بھی اپنے آخری ایام آرام اور اطمینان کے ساتھ بسر کیے۔ ڈرماٹ اپنے شریف آقا لارڈ ڈنبار سے اجازت لے کر کیتھ کے پاس رہنے لگا۔ اور دغاباز مجرم اینگس ڈنمین کے بعد وہی الینڈیل کے سارے علاقہ کا داروغہ مقرر ہوا

جولیا لاکری جو اس قصہ مین زیادہ تر پراسرار عورت کے نام سے یاد کی گئی ہے خانقاہ سینٹ ہلینا مین داخل ہونے کے بعد دو سال زندہ رہی۔ اس مدت مین مارکوس الینڈیل ایک دفعہ اُس سے ملنے آئے اور نہایت محبت آمیز الفاظ مین بھی اُسے اپنی جانب سے معاف کر دیا جس کی نسبت وہ اُس سے پہلے بھی اطمینان دلا چکے تھے۔ اُس کے آخری ایام دماغی سکون و آرام مین بسر ہوئے اُس نے ایسی سچائی کے ساتھ اپنے گناہون سے توبہ کی کہ مرتے وقت اُسے اطمینان تھا کہ مجھے اپنے گناہون کی کافی سزا مل چکی اور اب وہ معاف ہو چکے ہین اور اسی قسم کے الفاظ سے فادر اگنیشیس نے اُسے تسلی دی جبکہ وہ اُس کے بستر مرگ پر جھکے کھڑے تھے۔ اور انھین دیکھ کے بہت تعجب ہوا کہ اُس کا چہرہ اینگس ڈنمین کے خوفناک چہرے سے کس قدر مختلف ہے۔ جبکہ اُس مجرم داروغہ نے اپنی جان ملک الموت کے سپرد کی تھی۔ جولیا نے انتہائی خاموشی اور اطمینان کے ساتھ جان دی اور خانقاہ سینٹ ہلینا کے قبرستان مین دفن ہوئی۔

انجام

ہمارے قصہ کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور تار و پود واقعات بن کر تیار ہو گیا ہم نے معصوم صفت نوجوان کے شریفانہ دل کا ایک معمر انسان کے گنہگار نفس سے مقابلہ کیا ہے۔ ہم نے دکھا دیا ہے کہ نیکی اس دنیا مین کس طرح اپنا انعام پاتی ہے۔ اور گناہ گو مدتون چھپا رہے اور نہایت کامیاب نظر آئے مگر انجام مین طشت از بام ہو کر تباہی و بربادی کا باعث ہو جاتا ہے

دنیا مین بہت سے گنہگار اور بہت سے نیک موجود ہین اس لیے کہ پہلا نام اُن تمام نیکیون اور بھلائیون کا مظہر ہے جن کو مصیبتون سے سابقہ رہے اور پامال کی جائین اور دوسرے نام مین ان تمام جرائم نے جنم لیا ہے جو دنیا پر غالب اور متصرف ہون۔

انسان کا دل بہت سے عبادت خانون کا حرم ہے جس مین خدا بھی پوجا جا سکتا ہے اور شیطانون کی بھی پرستش ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے اُس کے حال پر جو اس حرم مین سے تقدس کی ذات کو نکال کے شیطانی مورتون کی پوجا کرے۔

ہر دل مین ایک ایسا حرم موجود ہے جس پر آغاز ہی سے روشن ضمیری قابض ہے اور جس مین روح کی ہر بے اعتدالی کی خفیف سے خفیف آواز بھی سن لی جاتی ہے۔ گنہگار آدمی اپنے اندرونی جذبات کے لحاظ سے ساری دنیا کو فریب

دے سکتا ہے۔ مگر خود اپنے آپ کو نہین فریب دے سکتا۔ ظاہری مسرت کا تبسم مونٹون پر نمایان ہوتا ہے۔ مگر نہ نظر آنے والی روح اندر ہی اندر کڑوے آنسوؤن سے روتی رہتی ہے۔ زبان کی آواز چاہے بلند اور دم داعیہ کی ہو۔ مگر جس آواز مین روشن ضمیری دل کے اندر سرگوشیان کرتی ہے وہ بتادیتی ہے کہ مجرم مسرت سے کس قدر دور اور کتنا ذلیل وخوار ہے۔

جو قہقہے منہ سے نکل کے بلند ہوتے ہین اگرچہ شادی کی نوبت کی طرح دنیا بھر کے کانون مین گونج اُٹھین مگر خود مجرم کے دل مین اُن کی آواز پست اور رعدا سے مرگ کی طرح نامبارک ہوتی ہے۔ چنانچہ جس حال مین نہ اُس کا دل مخفی سوز وگداز سے گھلتا رہتا ہے انتہائی ریاکاری کی عیاشیان اُس سوز وگداز پر پردہ ڈالتی ہین اور موت کے تشنج کے وقت بھی اُس کا پیچھا نہین چھوڑتین۔

یہ روشن اور دلکش ہوسون سے بھری ہوئی دنیا ہے۔ جس مین کبھی ممکن ہے کہ کوئی جرم دولت عزت اور قوت کا تعویذ ثابت ہو۔ اور اکثر اوقات نیکی تکلیف اور مصیبت سے وابستہ نظر آئے مگر عقلمند اور مسرور وہ شخص ہے جو بری خواہشون سے خواہ وہ کیسی دلخوش کن ہون بچتا رہے۔ جلد یا دیر مین اُسے اس کا موقع ضرور حاصل ہوگا کہ اپنے اس طرز عمل کے منتخب کرنے پر خوشی کرے اور یہی اس کا بہترین معاوضہ ہے۔

جب روے ارض پر رات ہوتی ہے اور ایک گمراہ فرشتے کی طرح تاریکی اپنا اثر پھیلا دیتی ہے تو آہ! مجرم کے دل مین کیسے کیسے خوف اور اضطراب پیدا ہوتے ہین۔ اور پاک دل کیسی آرام دہ اور خوشگوار نیند مین مصروف ہوتا ہے!

اُس دولت وجاہ کی شان وشوکت کیسی بیکار اور مصنوعی ہے جو گناہ کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہو۔۔ اور اُس خوفناک قربانی کے معاوضے مین کوئی وقعت نہین رکھتی جو اُس کے حاصل کرنے کے لیے کی گئی۔

تلاطم خیز طوفان مین جب قدرت اپنا بازو پھیلاتی ہے تو ایک گنہگار شخص نرم گدون پر لیٹا ہوا اور ریشمی پردے اُس کے چارون طرف پڑے ہون مگر سر سے پیر تک کانپتا ہے اور اُس کا دل پست ہو جاتا ہے۔ بخلاف اس کے پاک اور بیگناہ شخص کو اسی طوفان مین یہ نظر آتا ہے قدرت کوئی ایسا اثر پیدا کرے گی جس مین میرا ہی فائدہ ہوگا۔

جب ہم گذشتہ کارنامون اور چھوٹے چھوٹے خود سر زمینداروں کے پُرانے قصرون کو دیکھتے ہین اور اس کی کوشش کرتے ہین کہ اُن کارنامون کے کارنامون کو ارتداد زمانہ کی گمنامی سے نکال کے اُن پر سے وہ گاڑھا نقاب الٹ دین جو رفتہ رفتہ اُن پر حائل ہوگیا ہے تو ہمین یہی سبق ملتا ہے کہ

حوصلہ مندی سے جس قدر برکت حاصل ہوئی اسی قدر تباہی بھی۔
مگر آہ! اس راز کے تہ تک پہونچنا نہایت مشکل ہے! اسی اولوالعزمی کے جوش نے بڑی بڑی سلطنتیں پیدا کیں پھر انھیں تباہ و برباد کر دیا اسی نے قوموں کو انتہائی عروج پر پہونچایا اور اسی نے رعونت انسانوں کو نیستی دیوتا مونک کے آگے قربان کر دیا۔

اس قصہ میں جواب ختم ہوگیا ہم نے دکھا دیا کہ ایک گنہگار اور بد اصول شخص عارضی کامیابی حاصل کرنے کے بعد اپنی عالی ہمتی کی بدولت خود اپنے ہاتھوں برباد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ایک فیاض اور شریف عالی ہمت شخص اگرچہ چند روز ناکام و نامراد رہے آخر میں ایسی کامیابی حاصل کرتا ہے جس کی بنیاد نہایت مستحکم اور پائدار ہوتی ہے۔

ختم شد

خوب خوب انجام واقعی بہترین نکلا
ناول ہو تو ایسا ہو جو دل لرزجائے
واقعی قصہ ہو تو ایسا ہو کہ طبیعت پھڑک جائے
بہترین انجام ہے
(جاجرمی)

دلگداز

مولنا شرر کا مشہور ادبی و تاریخی رسالہ جس نے زبان اردو کے علمی خزانے کو اعلی لٹریچر سے بھر دیا خریدارون کو ایک سال خریدار رہنے کے بعد اگر وہ دوسرے برس بھی خریدار رہین تو مولنا ممدوح کا ایک نیا ناول مفت نذر کیا جاتا ہے اور دوسری سال بعد کے چندے اور محصول ڈاک پر وی پی روانہ کر دیا جاتا ہے قیمت سالانہ مع محصول ڈاک عہ/ دلگداز کا وی پی ۹عہ/ کا اور ناول کا وی پی اس کا محصول بڑھا کے ۱۱ا/ کا بھیجا جاتا ہے۔

دلگداز کی مکمل جلدین		دلگداز کی ناتکمل جلدین
جلد دلگداز سنہ ۱۹۰۵ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۴ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۰۱ ۱۰/
جلد سنہ ۱۹۰۵ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۵ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۰ع ۱۵/
جلد سنہ ۱۹۰۶ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۶ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۱ع عہ/
جلد سنہ ۱۹۰۷ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۷ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۳ع عہ/
جلد سنہ ۱۹۰۸ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۸ع عہ/	منتخب مضامین ۱۸۸۷ع
جلد سنہ ۱۹۱۲ع عہ/	جلد سنہ ۱۹۱۹ع عہ/	

منیجر دلگداز

دل افروز

ناولون کے شائق خصوصاً مولنا شرر کے ناولون کے شیدا اس رسالے کو ضرور خرید فرمائین جس مین ہمیشہ دو نئے ناولون کا سلسلہ جاری رہتا ہے مجموعی صفحات ٹائٹیل کے علاوہ (۳۲) ہوتے ہین۔ پہلا ناول مولنا کا طبع زاد ہوتا ہے۔ اور دوسرا انگریزی کے کسی ناول کا ترجمہ سالانہ چندہ مع محصول ڈاک (عہ/) ہر سال اپریل سے دل افروز کا سال شروع ہوتا ہے۔ اور اپریل کا پرچہ دو روپیہ ایک آنہ (۱ا/ عہ) پر وی پی بھیج کے سالانہ چندہ وصول کر لیا جاتا ہے۔ نمونے کے واسطے سہ ٹکٹ آنا چاہیے۔

منیجر دلگداز و دل افروز

مورخ!

اعلی لٹریچر اور خالص تاریخ کا ایک ماہانہ رسالہ جس مین مختلف مضامین نہین مکمل تاریخین سلسلہ وار شایع ہوتی ہین اور ایسا انتظام کر دیا گیا ہے کہ چند روز کے اندر آپ کی زبان مین تمام قومون اور ملکون کی مبسوط اور صحیح اور مفصل و واضح تاریخین پیدا ہو جائین گی۔

نئی اشاعت مورخ مین مولنا شرر صاحب کی مشہور تاریخ "ارض مقدس"، کے ۴۸ صفحے ہوتے ہین اور اس کے بعد ۳۲ صفحون پر کانڈی کی مشہور تاریخ "دولت ہسپانیہ عرب" کا ترجمہ پورا رسالہ پانچ جز یعنی ۸۰ صفحون پر ہوتا ہے۔ مورخ کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اور محصول ڈاک چھ آنہ (۶/) پانچ روپیہ چھ آنہ (عہ/) سالانہ پر مورخ جاری کر دیا جائے گا۔ نمونے کے لیے ۸/ مرحمت ہون۔ ہمین حامیان زبان اردو اور مولنا شرر کے لٹریچر کے قدر دانون سے امید ہے کہ اس رسالے کی ضرور مربی گری کرین گے اس کا خرید ار زبان اردو کی سچی خدمت ہے توجہ فرمائیے۔ قدر دانی کیجیے اور خود اپنی اور اپنی زبان کی خدمت کیجیے۔

المشتہر

محمد صدیق حسن اسسٹنٹ ایڈیٹر دلگداز و ایڈیٹر مورخ کٹرہ بزن بیگ خان لکھنو

تصانیف مولنا محمد عبد الحلیم صاحب شرر

(۱) **جنید بغدادی**۔ حضرت جنید کے حالات۔ عہ
(۲) **ابو بکر شبلی**۔ حضرت شبلی کے حالات عہ
(۳) **تاریخ سندھ**۔ عرب کے فتوعات سندھ کی محققانہ تاریخ عہ
(۴) **عصر قدیم**۔ اقوام سلف کی نہایت واضح تاریخ عہ
(۵) **حروب صلیبیہ** انگریزی سے ترجمہ اور عربی سے تحشی عہ
(۶) **خاتم المرسلین** حضرت سرورعالم صلعم کے حالات۔
(۷) **عرب قبل از اسلام** تاریخ ارض مقدس کی تیسری جلد عہ
(۸) **خواجہ معین الدین**۔ حضرت خواجہ اجمیری کے حالات ۶
(۹) **سکینہ بنت حسین** جناب سکینہ کے حالات ۶
(۱۰) **افسانہ قیس** مجنون عامری کے حالات۔ ۳
(۱۱) **حسن بن صباح**۔ بانی فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ۔ ۶
(۱۲) **قرۃ العین**۔ ایک مجتہد زادی کے حالات۔ ۲
(۱۳) **شیرین ملکہ عجم**۔ فرہاد خسرو کی نامور معشوقہ ۳
(۱۴) **ملکہ زنوبیہ**۔ سلف کی ایک عربی نژاد ملکہ۔ ۳

ناول

(۱۵) **جویاے حق**۔ حضرت رسول صلعم کی سوانح عمری بطور ناول عہ حصہ دوم
(۱۶) **بابک خرمی**۔ سلطنت عباسیہ کے زمانے کا ایک تاریخی واقعہ ہر دو حصہ عہ
(۱۷) **مفتوح فاتح** ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول عہ
(۱۸) **الفانسو**۔ ایک عاشقانہ تاریخی ناول۔
(۱۹) **خوفناک محبت** ہندوستانی شریف زادیونکی پاکدامنی و حالت کی اس سے اچھی تصویر نہیں ہو سکتی۔ عہ
(۲۰) **حسن کا ڈاکو**۔ حرام پور کے نواب کی سرگذشت ہر دو حصہ عہ
(۲۱) **اسرار دربار حرام پور**۔ حرام پور کے نواب کے اور حالات ہر دو حصہ
(۲۲) **غیب دان دلھن**۔ حیرت انگیز غیب دانی۔ عہ
(۲۳) **رومتہ الکبری**۔ روم پر گاتھ لوگوں کا حملہ
ماہ ملک۔ غوریوں کا عروج

(۲۵) **بعث جین** پہلی صدی ہجری کا تاریخی ناول
(۲۶) **ایام عرب**۔ جاہلیت عرب کی تصویر مکمل ہر دو جلد
(۲۷) **مقدس نازنین** ایک حسینہ کا پوپ بن جانا۔
(۲۸) **شوقین ملکہ** دوسری صلیبی لڑائی۔
(۲۹) **قیس لبنی**۔ عہد صحابہ کا ایک سچا عشق
(۳۰) **فلورا فلورنڈا** اندلس میں سلطنت عرب۔
(۳۱) **آغا صادق کی شادی** ایک دلچسپ قصہ۔ ۱۰
(۳۲) **فلپانا**۔ عہد صحابہ کا ایک سچا واقعہ عہ کاغذ ولایتی۔
(۳۳) **فردوس بریں** جیتے جی جنت کی سیر۔ عہ
(۳۴) **یوسف نجمہ کا تل**

متفرقات

(۳۵) **الحکم الرفاعیہ** معرفت میں سید احمد رفاعی کے ایک رسالے کا ترجمہ۔ ۳
(۳۶) **سرسید کی دینی برکتیں**۔ ۳
(۳۷) **ہندوستان کی موسیقی** یہ مولنا شرر کا لکچر ۴
(۳۸) **اردو سے ہندوستان کا تعلق**۔ ۴
(۳۹) **زمانہ اور اسلام**۔ مولنا شرر کی مشہور نظم ۳
(۴۰) **شب وصل**۔ ۱
(۴۱) **شب غم**۔ ۱

متفرق مطبوعات دلگداز پریس

(۴۲) **اتالیق بی بی** میاں کی حرکتوں پر بی بی کی نکتہ چینی۔ ۸
(۴۳) **مسلمان فرمانروایان ہند**۔ ۵
(۴۴) **دانش عمل**۔ ایک نہایت دلچسپ ناول ہوسوم بہ "کنفیو" کا ترجمہ حصہ اول عہ دوم سوم چہارم
(۴۵) **دولت ہسپانیہ** ترجمہ تاریخ کانڈی حصہ اول۔ عہ حصہ دوم عہ سوم چہارم

حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز گڑھ بزن بیگ خان سرسٹھا لکھنؤ